تین ہزار تعریفات کا خزانہ حروفِ تہجی کے اعتبار سے
خزائن التعریفات
مرتب
حضرت علامہ مولانا
محمد انس رضا قادری المدنی
والضحیٰ پبلی کیشنز

حروفِ تہجی کے اعتبار سے
تین ہزار تعریفات کا خزانہ

خزائن التعریفات

مرتب

حضرت علامہ مولانا
محمد انس رضا قادری المدنی

والضحیٰ پبلی کیشنز
ستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور
0300-7259263,0315-4959263

کتاب	خزائن التعریفات
مصنف	حضرت علامہ مولانا محمد انس رضا قادری المدنی
ناشر	والضحیٰ پبلی کیشنز، دکان: 9، ستا ہوٹل، دربار مارکیٹ، لاہور
لیگل ایڈوائزر	محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
تاریخ اشاعت	شوال المکرم 1434ھ / اگست 2013ء
تعداد	1100
قیمت	-/380 روپے

ملنے کے پتے

فہرست
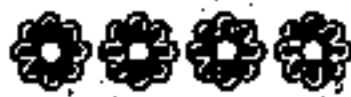
الف

اللہ عزوجل:

(۱) اس ذات واجب الوجود کا اسم ہے جو جمیع محامد کی مستحق ہے۔(المطول ۱۶)

(۲) علم ہے اس ذات واجب الوجود کا کہ جو تمام صفات کمالیہ کو جامع ہے۔
(شرح تہذیب ۲)

(۳) وہ علم جو خدائے حق پر ایسی دلالت کرتا ہے جو تمام اسماء حسنٰی کے معانی کو جامع ہے۔(التعریفات ۲۷)

الآبق:

وہ غلام جو اپنے مالک سے قصداً بھاگ جائے۔(التعریفات ۱۱)

الآجر:

وہ شخص کہ جو اجارہ کے ذریعے کام کرنیوالے کو اجرت کرتا ہے، اسکو موجر بھی کہا جاتا ہے، یا جروہ شے ہے کہ جس کو کوئی عوض دیا جائے۔(بالکسر)

الآخر (بالکسر):

جو اول کے مقابلہ میں آئے وہ آخر ہوتا ہے، یہ صفت ہے۔(قواعد الفقہ ۱۵۲)

الآخر (بالفتح):

جو اپنی جنس کے کسی فرد کے مغایر آئے۔(اسکا معنی کوئی اور ہے)(قواعد الفقہ ۱۵۲)

الآخرة:

(دارالآخرۃ) امام راغب نے فرمایا اس سے دوسری مرتبہ پیدا ہونے کو تعبیر کیا

جاتا ہے۔ جیسے دنیا کے بعد دوبارہ پیدا ہونے کو کہا جاتا ہے اور دنیا سے پہلی بار پیدا ہونے کو تعبیر کیا جاتا ہے، اس کو آخرت مؤخر ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ اصل میں یہ صفت ہے پھر بطورِ اسم اس کا استعمال ہونے لگا۔ (قواعد الفقہ ۱۵۲)

آدابُ البحث:

(۱) وہ علم ہے کہ جس میں دونوں مناظر کے درمیان کلام کو وارد کرنے کی بحث کی جاتی ہے۔ (ابجد العلوم ۲،۴۳)

(۲) (فی علم المناظرہ) وہ صناعتِ نظری کہ جس سے انسان مناظرہ کی کیفیت اور اس کی شرائط کا فائدہ حاصل کرتا ہے تاکہ وہ خود کو کج بحثی سے بچائے اور مدِ مقابل پر الزام لگائے اور اس کو خاموش کرادے۔ (قواعد الفقہ ۱۵۲)

آریہ:

وہ زبانی طور پر توحید کا دعویٰ کرتے ہیں اور بت پرستی کے حرام ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں لیکن برادری، الفت ومحبت اور اتحاد میں ان کا رویہ بت پرستوں سے مختلف نہیں بت پرستوں کو اپنا ہم مذہب اور دینی بھائی خیال کرتے ہیں، یہ لوگ مادہ اور روح دونوں کو اللہ عزوجل کی طرح قدیم اور غیر مخلوق مانتے اور کہتے ہیں۔
(فتاوٰی رضویہ ۱۲،۱۲۴،۱۲۵)

الآفاقی:

وہ شخص جو حج وعمرہ کیلئے مکہ میں میقات سے باہر آئے۔ اگر وہ میقات کے اندر سے ہوتو میقاتی ہے۔ (قواعد الفقہ ۱۵۲)

الآفۃ:

عند العلماء آفت یہ نعمتوں کا باقی نہ رہنا ہے۔

الآل:

اھل بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے مراد ہے "گھر والے" اس میں تمام نسبی رشتہ دار داخل ہیں۔ البتہ آل یہ صاحبِ عزت وشرف کی طرف مضاف ہوتا ہے چاہے وہ

دینی عزت والا ہو یا دنیوی عزت والا، جیسے آلِ نبی ﷺ، آلِ فرعون۔ اور اھلِ، معزز وغیر معزز دونوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۱۵۳)

آلِ محمد ﷺ:

اس سے کون لوگ مراد ہیں؟ اس میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) آپ ﷺ کی ذریت مراد ہے۔

(۲) آپ ﷺ کی ذریت اور آپ ﷺ کی ازواج مراد ہیں۔

(۳) آپ ﷺ کی ذریت وازواج اور ہر متبع وامتی داخل ہے۔

(۴) بنو عبد المطلب و بنو ھاشم مراد ہیں۔

(۵) فقط آلِ فاطمہ مراد رضی اللہ عنہا مراد ہیں۔ (قواعد الفقہ ۱۵۳)

الآلۃ:

فاعل اور منفعل کے درمیان وہ واسطہ جو فاعل کے اثر کو منفعل تک پہنچائے۔
(التعریفات ۲۷)

الآمۃ:

وہ زخم جو ام الدماغ یعنی دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے۔
(بہارِ شریعت ۴،۲، ۸۴۲)(قواعد الفقہ ۱۵۵)

الآن:

اس وقت کا نام ہے جس میں اس وقت تم ہو، یہ ظرف غیر متمکن ہے اور معرفہ ہے۔ اس پر "الف لام" تعریف کا داخل نہیں کیونکہ اس کے مشارک کوئی نہیں۔ (التعریفات ۲۹)

الآیۃ:

لغۃً نشانی کو آیت کہا جاتا ہے۔ اصطلاحاً قرآن پاک کے چند الفاظ کے مجموعہ کو آیت کہا جاتا ہے۔

آیۃ الکرسی:

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر "۲۵۵" یعنی "اللہ لا الہ الا ھو تا وھو العلی

العظیم'' تک۔

الآئستہ:

ایسی عورت جس کو عمر زائد ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو اس کیلئے فقہائے کرام نے ''۵۵ سال'' کی عمر کا اندازہ مقرر فرمایا ہے۔

الائمہ:

یہ امام کی جمع ہے، مذاہبِ اربعہ کے ائمہ اربعہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

(۲) امام مالک رضی اللہ عنہ

(۳) امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ

(۴) امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ (قواعد الفقہ ۱۵۵)

(اب)

الاب:

(۱) وہ حیوان جس کے نطفہ سے اسی جنس کا ایک اور حیوان پیدا ہو۔(التعریفات ۱۱)

(۲) ہر اس کو ''اب'' کہتے ہیں کہ جو کسی شے کی ایجاد، اصلاح یا ظہور کا سبب ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۵۵)

الاباحۃ:

فعل کو لانے کی اجازت ہونا کہ جیسے فاعل چاہے۔(قواعد الفقہ ۱۵۵)

الاباحیۃ:

وہ باطل گروہ ہے کہ جو کہتا ہے نہ ہمارے پاس گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ مامورات پر عمل کرنے کی طاقت ہے اس عالم میں کسی کیلئے بھی کسی پر کوئی ملکیت نہیں نہ کسی انسان پر نہ کسی شے پر بلکہ تمام لوگ تمام اموال اور ازواج میں مشترک ہیں۔ یہ گروہ بدترین گروہ ہے۔(قواعد الفقہ ۱۵۵ ملخصاً)

الاباضیۃ:

عبداللہ بن اباض کی طرف منسوب گروہ ہے۔ جو اپنے تمام مخالفین کو اگرچہ اھلِ قبلہ ہی ہوں ان کو کافر قرار دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مرتکبِ کبیرہ مُوحد ہے مگر مومن نہیں اس بنا پر کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں۔ اور یہ گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اکثر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو معاذ اللہ کافر قرار دیتے ہیں۔ (التعریفات ۱۱)

الابتداء:

لغۃً کسی کام کو شروع کرنا، ابتداء کی ۳ قسمیں ہیں۔

(۱) ''ابتداء حقیقی'' جس پر کچھ مقدم نہ ہو۔

(۲) ''ابتداء عرضی'' جس پر مقصود بالذات میں سے کچھ مقدم نہ ہو۔

(۳) ''ابتداء اضافی'' جو کسی دوسری شے کی طرف نسبت کرتے ہوئے مقدم ہو اگرچہ ہر شے پر مقدم نہ ہو۔

(فی علم النحو) اسناد کیلئے اسم کا عواملِ لفظیہ سے خالی ہونا جیسے زید منطلق۔ (التعریفات ۱۱)

(فی علم العروض) مصرع ثانی کے اول جزء کو ابتداء کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۱)

(فی علم التجوید) لغۃً شروع کرنا اصطلاحاً موقوف علیہ سے آگے پڑھنے کو ابتداء کہتے ہیں۔ (علم التجوید ۵۶)

الابتدائیۃ:

(فی علم التجوید) جملوں میں سے وہ جملہ کہ جس کیلئے اعراب سے کوئی محل نہ ہوا سے مستانفہ بھی کیا جاتا ہے۔ (کشاف اصطلاحات الفنون ۱، ۸۳)

الابتدائی:

(فی البلاغۃ) مخاطب کے خالی الذہن ہونے کی صورت میں بغیر تاکید کے کلام کرنا۔

الابتداع:

کسی شے کو بغیر مادہ زمان کے تقدم کے ایجاد کرنا جیسے ''عقول''۔ (التعریفات ۱۱)

الابتر:

لغۃً دم کٹا، ''ابتر'' اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کی اولاد باقی نہ رہے۔

الابد:

جانب مستقبل میں زمانہ غیر متناہیہ میں وجود کا استمرار ''ابد'' ہے۔(التعریفات ۱۱)

الابداع:

(۱) شے کو مثالِ سابق کے بغیر وجود میں لانا۔(کشاف اصطلاحات الفنون ۱،۸۵)

(۲) شے کو لاشئ سے وجود میں لانا۔(التعریفات ۱۲،

الابدال:

ثقل کو دور کرنے کیلئے حرف کو دوسرے حرف کی جگہ لانا۔(التعریفات ۱۲)

الابدی:

جو منعدم نہ ہو (جس پر عدم طاری نہ ہو)(التعریفات ۱۲)

الابراء من الدین:

قرض خواہ کا قرض دار کو قرض سے بری کر دینا۔(قواعد الفقہ ۱۵۶)

الابراء الاستیفاء:

کسی کا اس حق پر قبضہ کر لینے کا اعتراف کر لینا کہ جو اس کا دوسرے پر ہے۔
(قواعد الفقہ ۱۵۶)

الابراء الخاص:

کسی مخصوص دعویٰ سے بری کرنا۔ جیسے گھر کی جہت سے طلب کا دعویٰ۔
(قواعد الفقہ ۱۵۷)

الابراء العام:

ہر قسم کے دعوے سے بری کرنا۔(قواعد الفقہ ۱۵۷)

الابراد:

(فی الظہر) گرمیوں میں ظہر کی نماز کو کچھ مؤخر کرکے پڑھنا۔عین اس وقت پڑھنا کہ جب سورج سر پر ہو۔

الابن:

(مذکر)وہ حیوان جو اپنی نوع کے کسی فرد کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو۔(التعریفات ۱۲)

ابن السبیل:

وہ مسافر جو اپنی منزل (گھر) سے دور ہو اس کا مال تو ہو مگر اس کے ساتھ نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۵۷)

ابن اللبون:

وہ جانور جس پر دو سال گزر چکے ہوں اور تیسرا جاری ہو،اس کی مؤنث "بنت لامخاض" آتی ہے۔

(ات)

الاتباع:

کسی کے پیچھے جانا،کسی کی پیروی کرنا،کسی کیساتھ لاحق ہونا،مل جانا۔

الاتحاد:

(۱) دو (یا زائد) ذاتوں کا ایک ہو جانا۔حتی کہ اتحاد کی نہایت کے اتصال کے سبب دونوں ایک شے ہو جائیں۔

(۲) بغیر رویت وفکر کے قول کو بھی کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۲)

الاتفاقیۃ:

(فی علم المنطق)وہ قضیہ شرطیہ متصلہ جس میں مقدم و تالی کے درمیان علیت یا تضایف کا علاقہ نہ پایا جائے۔

الاتقان:

(۱) ادلہ کو ان کی علتوں کے ذریعے جاننا اور قواعد کلیہ کو ان کے جزئیات کے ذریعے ضبط کرنا۔ (التعریفات ۱۲)

(۲) یقین کے ذریعے شے کے معرفت ہونا۔ (ایضاً)

الاتلاف:

شے کو بالذات ہلاک کردینا۔

(ا ث)

الاِ ثبات:

(بالکسرہ) کسی شے کے ثبوت کا حکم دوسری کیلئے کرنا۔ (التعریفات ۱۲)

الاَ ثبات:

(بالفتح) کسی قوم یا گروہ یا قبیلہ کے معتبر اور ثقہ افراد کو اَثبات کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۱۵۸)

الاَثر:

اس کے ۳ معنیٰ ہیں:

(۱) نتیجہ یعنی جو شے سے حاصل ہو۔

(۲) علامت

(۳) جزء (التعریفات ۱۲)

(عند المحدثین) اثر کا اطلاق اکثر حدیثِ موقوف اور حدیثِ مقطوع پر کیا جاتا ہے۔ بعض محدثینِ اثر کا اطلاق حدیثِ مرفوع پر بھی کردیا کرتے ہیں۔

(عند الفقہاء) مرفوع کو خبر کا نام دیتے ہیں اور موقوف کو اثر کا نام دیتے ہیں۔ (قواعد الفقہ ۱۵۸، ۱۵۹)

الاثم:

(گناہ) جس سے شرعاً و طبعاً بچنا واجب ہو۔ (التعریفات ۱۲)

(ا ج)

الاجارۃ:

وہ عقد ہے کہ جس میں کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دیا جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت توضیحاً ۱۰۷/۳)

الاجارۃ اللازمۃ:

وہ اجارۂ صحیحہ کہ جو خیارِ عیب و خیارِ شرط سے خالی ہو اور عاقدین میں سے کسی کیلئے بغیر عذر کے فسخ کا اختیار نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۵۹)

الاجارۃ الباطلۃ:

وہ عقدِ اجارہ جو اپنی اصل کے اعتبار سے مشروع نہ ہو اور نہ وصف کے اعتبار سے شروع ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۵۹)

الاجارۃ الفاسدۃ:

وہ عقدِ اجارہ جو وصف کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ اپنی اصل کے اعتبار سے مشروط ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۵۹)

الاجازۃ:

کسی شے کو نافذ کر دینا۔ (قواعد الفقہ ۱۵۹)

الاجتماع:

بعض اجسام کا بعض اجسام کے قریب ہونا۔ (التعریفات ۱۲)

الاجتہاد:

(۱) لغۃً کوشش کرنا اور اصطلاحاً حکمِ شرعی کا ظن حاصل کرنے کیلئے فقیہ کا کوشش کرنا اور استدلال کی محبت سے طلبِ مقصود میں کوشش و قوت کو صرف کرنا۔ (التعریفات ۳۱)

(۲) کسی مسئلہ شرعیہ پر کتاب وسنت سے استدلال میں ذہنی وفکری قوت کو صرف کرنا۔(شرح صحیح مسلم ۳،۳۱۸)

الاجرام الفلکیۃ:

افلاک وکواکب وغیرہ وہ اجسام جو عناصر سے اوپر ہیں۔(التعریفات ۱۳)

اجزاء الشعر:

(فی علم العروض) وہ اجزاء جن سے شعر مرکب ہوتا ہے وہ درج ذیل آٹھ ہیں۔
فاعلن، فعولن، مفاعیلن، مستفعلن، فاعلاتن، مفعولات، مفاعلتن، متفاعلن۔
(التعریفات ۱۳)

الاجسام الطبعیۃ:

اربابِ کشف کے نزدیک یہ عرش وکرسی کا نام ہے۔(التعریفات ۱۳)

الاجسام العنصریۃ:

عرش وکرسی کے علاوہ آسمانوں کو اور کچھ ان میں "اسطقسات" وغیرہ ہیں ان کو کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۳)

الاجماع:

لغۃً اتفاق کرنا شرعاً امتِ محمدیہ ﷺ سے صالح مجتہدین کا ایک زمانہ میں کسی امر قولی یا فعلی پر متفق ہو جانا۔(نور الانوار ۱۲۹)

الاجماع المرکب:

ماخذ میں اختلاف کیساتھ حکم میں اتفاق ہونے کا نام ہے یوں کہ اگر دونوں ماخذ میں سے ایک فاسد ہو جائے تو حکم مختلف ہو جائے۔ جیسے قے اور مسِ ذکر کے اجماع کے وقت نقضِ وضو میں ہمارا اور شوافع کا اتفاق ہے لیکن اگر دونوں لاتے میں ذکر میں سے کوئی ایک نہ رہے تو اتفاق نہ رہے گا۔(التعریفات ۱۳)

الاجمال:

کلام کو اس طور پر لانا کہ وہ متعدد امور کا احتمال رکھے۔(التعریفات ۱۳)

الاجوف:

(فی علم الصرف) جس ''لفظ'' کا عین کلمہ حرفِ علت ہو، جیسے قال اور باع۔
(التعریفات ۱۳)

الاجیر:

وہ شخص جو عقدِ اجارہ کے ذریعے اپنے نفس کا اجارہ کرے۔ (قواعد الفقہ ۱۶۱)

الاجیر الخاص:

وہ شخص کہ مدت میں اپنے آپ کو سپرد کر دینے کے سبب اجرت کا مستحق ہوتا ہے چاہے کام کرے یا نہ کرے۔ جیسے بکریاں چرانے والا۔ (التعریفات ۱۳)

الاجیر المشترک:

وہ شخص جو ایک سے زائد کیلئے کام کرتا ہے کسی ایک خاص کیلئے نہیں کرتا اور یہ کام کرنے سے ہی اجرت کا مستحق ہوتا ہے۔ جیسے رنگساز۔

(اح)

الاحاطۃ:

کسی شے کا بالکمال ظاہری و باطنی طور پر ادراک کرنا۔ (التعریفات ۱۴)

الاحتباء:

دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں پنڈلیوں کے گرد بازوؤں سے حلقہ باندھ کر سرین پر بیٹھنا۔

الاحتباک:

کلام میں دو مقابل جمع ہو جائیں تو ایک کو حذف کر دینا کیونکہ دوسرا اس پر دلالت کر رہا ہوتا ہے۔ (التعریفات ۱۴)

الاحتراس:

وہ کلام جو خلافِ مقصود کا وہم ڈالے اس کلام کو ایسی شے کے ساتھ ذکر کرنا جو اس

وہم کو دور کر دے۔(التعریفات ۱۴)

الاحتساب:

جب بھلائی کو ترک کیا جائے تب بھلائی کا حکم دینا اور جب برائی کا ارتکاب کیا جائے تب برائی سے منع کرنا۔(قواعد الفقہ ۱۶۱)

الاحتفاز:

(من المرأۃ) عورت کا نماز میں رکوع وسجود وجلوس کی حالت میں سمٹے رہنا۔

الاحتکار:

شرعاً کھانے پینے کی چیزوں کو مہنگائی کے انتظار میں ذخیرہ کرنا۔
(شرح صحیح مسلم ۴، ۴۳۷)(لسان العرب ۴، ۲۰۸)

الاحتلام:

خواب میں (نیند) میں انزال ہو جانا۔ یہ موجب غسل ہے۔

الاحتیاط:

لغۃً حفظ اصطلاحاً گناہوں میں پڑنے سے نفس کو بچانا۔(التعریفات ۱۴)

الاحداث:

مسبوق بالزمان شے کو وجود میں لانا۔(التعریفات ۱۴)

الاحراز:

کسی شے کو محفوظ جگہ میں رکھنا۔(قواعد الفقہ ۱۶۲)

الاحرام:

شرعاً مخصوص حرمتوں میں داخل ہونا یعنی ان کا التزام کرنا ہے۔
کوئی بھی شخص یا تو ذکر مع النیۃ سے محرم ہوتا ہے یا نیت مع الخصوصیۃ سے محرم ہوتا ہے۔(قواعد الفقہ ۱۶۲)

الاحساس:

کسی ایک حس کے ذریعے شے کا ادراک کرنا۔اگر احساس ظاہری حس سے ہوتو وہ مشاھدات سے ہوتا ہے اگر باطنی حس سے ہوتو وہ وجدانیات سے ہوتا ہے۔(التعریفات ۱۴)

الاحسان:

لغۃً بھلائی کو عطا کرنا جس کا کرنا مناسب ہے۔شرعاً تو اللہ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہ دیکھ پائے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔
(التعریفات ۱۵)

الاحصار:

لغۃً منع کرنا،روکنا ہے۔شرعاً احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کو کسی وجہ سے پورا نہ کرنا برابر ہے کہ کسی دشمن کی وجہ سے ہو یا مرض کی وجہ سے ہو یا کسی اور عذر کی وجہ سے ہو۔

الاحصان:

عاقل و بالغ مرد کا عاقلہ بالغہ آزاد عورت سے نکاح صحیح میں جماع کرنا۔
(التعریفات ۱۵)

الاحکام:

یہ واحد کی جمع ہے۔احکام شرعیہ کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) نظریہ،جن سے مقصود عقیدہ ہوتا ہے۔
(۲) عملیہ جن سے مقصود عمل ہوتا ہے۔(قواعد الفقہ ۱۶۲،۱۶۳)

الاحلال:

احرام کے ممنوعات کے ارتکاب کے ذریعے احرام نکلنا۔(قواعد الفقہ ۱۶۳)

الاحناف:

یہ حنفی کی جمع ہے۔امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب کے مقلدین کو کہا جاتا ہے۔
(قواعد الفقہ ۱۶۳)

احیاء الارض:

شرعاً قاضی کے حکم سے آبادی سے دور والی غیر آباد زمین کو آباد کرنا۔

(اخ)

الاخ:

جو ماں باپ دونوں کی طرف سے دوسرے کا شریک ہو۔ یہ حقیقی بھائی ہے۔ اگر صرف باپ شریک ہو تو اسے علاتی بھائی اور اگر ماں شریک ہو تو اخیافی بھائی کہتے ہیں۔ اگر رضاعت کا علاقہ ہو تو رضاعی بھائی اسی طرح ہر طرح کے شریک کیلئے "اخ" کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جیسے اسلامی بھائی۔ (قواعد الفقہ ۱۶۳)

الاخاذات:

وہ خراب زمین جن کو ان کا مالک اس کو دے دے کہ جو ان کو آباد کرے۔ (قواعد الفقہ ۱۶۳)

الاختصار:

(۱) (فی الصلوٰۃ) نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔ (شرح صحیح مسلم ۲، ۱۱۷)

(۲) چند آیات کی تلاوت کر کے نماز کو مختصر کرنا۔

الاختصاصات الشرعیۃ:

اصولین کے نزدیک وہ اغراض ہیں کہ جو عقود اور منسوخ پر مرتب ہوتی ہیں۔ جیسے بیع میں ملک رقبہ۔ (قواعد الفقہ ۱۶۴) (کشاف اصطلاحات الفنون ۱، ۱۱۶)

اختلاف الدارین:

یہ دو علاقوں میں فوج، مملکت اور سلطان کے اختلاف سے ہوتا ہے۔ اس طرح کہ ان دونوں میں رہنے والوں کے درمیان عصمت منقطع ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ ان میں ایک کی ملکیت دوسرے پر حلال ہو جاتی ہے۔

الاختیار:

جو مراد و پسندیدہ ہے اس کی طرف مائل ہونا۔

(الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ ۹۶)

اخس السہام:

وراثت اور وصیت میں سب سے کم حصہ کو کہتے ہیں۔

الاخفاء:

لغۃً پوشیدہ کرنا اصطلاحاً اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت۔ جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ حلقی، حروفِ یرملون، الف اور باء کے سوا باقی حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو اخفاء ہوگا یعنی نون ساکن اور نون تنوین کو اس کے مخرج سے اس طرح پڑھنا کہ زبان نون کے مخرج تک نہ پہنچے البتہ قریب ہو جائے اور غنہ ایک الف کے برابر ہو۔ حروفِ اخفاء یہ ہیں۔

(۱۵) ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔ (علم التجوید ۴۲)

الاخفاء الشفوی:

اگر میم ساکن کے بعد با آجائے تو میم کو اس کے مخرج میں چھپا کر پڑھنا۔

(علم التجوید ۴۵)

الاخلاص:

لغۃً طاعات میں ریاء کو ترک کرنا، اصطلاحاً دل کو ریا کی ملاوٹ کے شائبہ سے پاک کرنا۔ (رسالہ قشیریہ ۳۷۹)

(اد)

الاداء:

(۱) عین واجب کو اس کے وقت میں لانے کا نام ہے۔ (التعریفات ۱۵)

(۲) عین واجب کو اس طرح سپرد کرنا جس طرح وہ امر سے واجب ہوا ہے۔

(نور الانوار ۳۲)

اداء شبیہ بالقضاء:

وہ اداء جو التزام کی حیثیت سے قضاء کے مشابہ ہو۔(نور الانوار ۳۶)

الاداء الکامل:

(۱) انسان کا کسی شے کو اس طرض اداء کرنا کہ جس طرح اسے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(التعریفات ۱۵)

(۲) وہ اداء جسے ایسے وصف کیساتھ ادا کیا جائے جس سے وہ مشروع ہوتی ہے۔ (نور الانوار ۳۶)

الاداء الناقص:

(۱) انسان کا کسی شے کو اس طرح اداء نہ کرنا جس طرح اسے اداء کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(التعریفات ۵۱)

(۲) (الاداء القاصر) وہ اداء جسے ایسے وصف کیساتھ ادا نہ کیا جائے جس سے وہ مشروع ہوتی تھی۔(نور الانوار ۳۶)

اداء محض:

وہ اداء جو من کل وجوہ قضاء کے مشابہ نہ ہو نہ ہی وقت کے تبدیل ہونے کی حیثیت سے نہ التزام شے کی حیثیت سے۔(نور الانوار ۳۶)

الاداۃ:

(فی علم المنطق) وہ لفظ مفرد جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرے۔

الادب:

(۱) اس کی معرفت جس کے ذریعے تمام طرح کی خطاؤں سے بچا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۶)

(۲) تمام اچھی خصلتوں کے اجتماع کا نام ہے۔(رسالہ قشیریہ ۴۹۴)

(۳) وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب میں ہر قسم کی لفظی و تحریری خطاء سے بچا جا سکے۔(ابجد العلوم ۲،۴۴)

الادب القاضی:

جن کا کرنا قاضی کیلئے مناسب ہے اور جن کا نہ کرنا مناسب ہے ان امور کا لحاظ رکھنا جیسے عدل کرنا ظلم رفع کرنا۔ (قواعد الفقہ ۱۶۶)

الادب المفتی:

حوادث ونوازل میں کسی مسئلہ کا جواب دینے میں ہر اس کا التزام کرنا مفتی کیلئے مناسب ہے۔ جیسے ادلہ تفضیلیہ کی طرف نظر کرنا یا فقہاء کے مسائل کی تخریج کی طرف نظر کرنا۔ (قواعد الفقہ ۱۶۶)

الادراک:

شے کا اس کے کمال کیساتھ احاطہ کرنا۔ (التعریفات ۹۱۶)

الادعیۃ المأثورۃ:

(۱) جن دعاؤں کو خلف نے سلف سے نقل کیا ہے۔ (التعریفات ۱۶)

(۲) وہ دعائیں جو قرآن وحدیث سے منقول ہوں۔

الادغام:

لغۃً شے کو شے میں داخل کرنا، اہلِ فن کے نزدیک حرفِ اوّل کو ساکن کر کے اسے حرفِ ثانی میں داخل کرنے کو کہتے ہیں۔ حرفِ اول کو مدغم اور ثانی کو مدغم فیہ کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۱۶)

(فی علم التجوید) ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں اس طرح ملانے کو کہتے ہیں کہ دونوں حروف ایک مشدد حرف پڑھا جائے۔ جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ یرملون میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔ راء اور لام میں بلا غنہ اور میم، نون، واو، یا میں مع الغنہ ادغام ہوگا۔ (علم التجوید ۱۴)

الادغام الشفوی:

(فی علم التجوید) اگر میم ساکن کے بعد میم آجائے تو پہلی میم کو دوسری میم میں مدغم کر دیں گے۔ (علم التجوید ۲۵)

ادغام المتجانسین:

(فی علم التجوید) اگر ایسے دوحرف ایک کلمہ یادوکلموں میں جمع ہوں جن کا مخرج ایک ہو اور حرف الگ الگ ہوں اور پہلا حرف ساکن دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کریں گے۔(علم التجوید ۴۶)

ادغام المتقاربین:

(فی علم التجوید) اگر ایسے دوحرف ایک یادوکلموں میں جمع ہوں اور باعتبارِ مخرج اور صفات کے قریب قریب ہوں تو ان کے ادغام کو ادغام متقاربین کہتے ہیں۔(علم التجوید ۴۶)

ادغام المثلین:

(فی علم التجوید) اگر ایک حرف دومرتبہ ایک یادوکلموں جمع ہو اور پہلا ان میں سے ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کریں گے، اسے ادغام مثلین کہتے ہیں۔(علم التجوید ۴۶)

الادفان:

غلام کا اپنے آقا سے ایک یادودن روپوش ہوجانا مگر شہر سے باہر نہ جانا۔
(قواعد الفقہ ۱۶۶)

الادماج:

لغۃً "لپیٹنا" اصطلاحاً وہ کلام جس کو کسی معنیٰ کیلئے چلادیا گیا ہے اس کا مدح یا کسی اور معنیٰ کو متضمن ہونا۔(التعریفات ۱۶)

(اذ)

الاذالۃ:

(فی علم العروض) وتد مجموع میں حرف ساکن زیادہ کرنا۔(التعریفات ۱۶)

الاذان:

لغۃً اعلان کرنا شرعاً اثر سے معلوم شدہ الفاظ کے ذریعے بوقتِ نماز اعلان کرنا۔
(التعریفات ۱۶)

الاذعان:

دل کا پختہ ارادہ کرنا۔(التعریفات ۱۶)

الاذن:

لغۃً اجازت دینا، شرعاً رکاوٹ کو دور کر کے اس کو تصرف کیلئے آزاد کر دینا کہ جس کیلئے شرعاً وہ تصرف ممنوع تھا۔(التعریفات ۱۶)

الاذی:

ہر وہ شے جو جس سے حیوان کو نقصان پہنچے۔

(ار)

الارادۃ:

وہ صفت جو زندہ کیلئے وہ حال واجب کرتی ہے کہ جس سے وہ فعل کر سکے ایک وجہ پر نہ دوسری وجہ پر۔(التعریفات ۱۶)

الاربعین:

اس کتاب کو کہتے ہیں کہ جس میں ۴۰ احادیث ہوں، جیسے اربعین نووی۔
(شرح صحیح مسلم ۱،۹۸)

الارسال:

(فی علم الحدیث) اسناد نہ ہونا مثلاً راوی یوں کہے قال رسول اللہ ﷺ اور حدیث فلاں عن رسول اللہ ﷺ نہ کہے۔(التعریفات ۱۷)
فقہاء کے نزدیک مطلقاً اسناد کا منقطع ہونا ارسال ہے۔

الارش:

وہ مال جو جان سے کم (یعنی عضو وغیرہ) کو تلف کرنے کا سبب واجب ہوتا ہے۔
(التعریفات ۱۷)

الارض الخراجیۃ:

وہ زمین جس پر خراج لیا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۱۶۸)

الارض العشریۃ:

وہ زمین جس پر عشر واجب ہو خراج واجب نہ ہو۔
زمین جس کے رہنے والے مسلمانوں کے آگے سرخم کردیں اور وہ زمین مسلمان لشکر پر تقسیم کردی جائے۔

الارملۃ:

وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو اس کو ارمل کہتے ہیں اور وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو اس کو ارملۃ کہتے ہیں۔ (قواعد الفقہ ۱۶۹)

الارھاص:

نبوت کے اظہار سے پہلے نبی ﷺ سے خرقِ عادت کا ظہور ہونا۔
(التعریفات ۱۷) (شرح صحیح مسلم ۱، ۶۳۸)

(از)

الازارقۃ:

یہ نافع بن ارزق کی طرف منسوب گروہ ہے۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اکثر صحابہ کرام کو معاذ اللہ کافر قرار دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ صحابہ معاذ اللہ ہمیشہ نار میں رہیں گے اور ابن ملجم کو حق پر قرار دیتے ہیں۔ (التعریفات ۱۷)

الازل:

جانب ماضی میں زمانہ غیر متناہیہ میں وجود کا استمرار ازل ہے۔ (التعریفات ۱۷)

الازلی:

جو مسبوق بالعدم نہ ہو (یعنی جو کبھی معدوم نہ ہوا ہو) موجودات کی ۳ قسمیں ہیں ان کے علاوہ قسم محال ہے۔

(۱) ازلی وابدی اللہ عزوجل کی ذات ہے۔

(۲) نہ ازلی نہ ابدی وہ دنیا ہے۔

(۳) ابدی مگر ازلی نہیں وہ آخرت ہے۔(التعریفات ۱۷)

الازلام:

یہ "الزلم" کی جمع ہے۔فال لینے کیلئے وہ تیر کہ جن سے عرب جاہلیت میں تقسیم کیا کرتے تھے کہ یہ کام کریں یا نہ کریں

(اس)

الاساءۃ:

جس کا کرنا برا ہو اور نادرا کرنے والا مستحق عتاب اور التزام فعل پر استحقاق عذاب۔یہ سنت مؤکدہ کے مقابل ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۲۸۴)

اسباغ الوضوء:

وضو اس طرح کرنا کہ فرائض وسنن ومستحبات کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔

(قواعد الفقہ ۱۷۰)

الاسبوع:

(فی الطواف)طواف کے ۷ چکر پورے کرنا۔(قواعد الفقہ ۱۷۰)

الاسبال:

تہبند یا پائچے کا ٹخنوں سے نیچے خصوصاً زمین تک پہنچے رکھنا اسبال کہلاتا ہے۔

(ماخوذ فتاوی رضویہ ۲۱/۳۷۶)

الاستار:

ایک استار ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہے۔(المنجد ۵۵)(فتاوی رضویہ ۱/۶۷۵)

الاستبراء:

(فی الجاریۃ)حمل سے مملوکہ لونڈی کے کی برأت کو طلب کرنا حیض کے ذریعے۔

(فی الاستنجاء) استنجاء کے بعد چلنے وغیرہ اسباب کے ذریعے مزید نجاست نہ نکلنے کا یقین کرنا۔ (قواعد الفقہ ۱۷۰)

استبہام التاریخ:

(فی علم الفرائض) وارث اور مورث کی موت کی ترتیب کا علم نہ ہونا۔

(قواعد الفقہ ۱۷۰)

استتباع:

کسی کی اس طرح مدح کرنا کہ دوسرے بھی مدح ہو جائے۔ (التعریفات ۱۷)

الاستثناء:

کسی کو غیر کے حکم سے خارج کرنا۔

(فی علم النحو) معنیٰ ہے الگ کرنا، خارج کرنا۔

مستثنیٰ اس کو کہتے ہیں جس کو خارج کردیا جائے مراد وہ کہ جس کو حرف استثناء کے ذریعے ماقبل کے حکم سے خارج کردیا جائے جس سے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

الاستجاء:

(فی الاستنجاء) استنجاء میں ازالہ نجاست کیلئے ڈھیلے استعمال کرنا۔

الاستحاضۃ:

لغۃً عورت کے اگلے مقام (فرج) سے خون جاری ہونا۔ شرعاً ۳ دن سے کم یا دس دن سے زیادہ عورت کا خون جاری رہنا اور نفاس میں ۴۰ دن سے زیادہ خون جاری رہنا۔

الاستحالۃ:

صورت نوعیہ کے باقی ہونے کیساتھ کیف میں حرکت ہونا۔ جیسے پانی کا گرم و ٹھنڈا ہونا۔ (التعریفات ۱۷)

الاستحسان:

لغۃً شئے کو حسن شمار کرنا۔ اصطلاحاً وہ قیاسِ خفی جس کا اثر فوری ہو۔

(الحسامی مع النامی ۲۱۸)

الاستحقاق:

کسی شے کا غیر کیلئے واجب ہونے کا ظہور ہونا؛ مستحق وہ ہوتا ہے جس کا غیر پر حق ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۷۲)

الاستحلاف:

کسی سے اللہ کے نام پر قسم لینا۔ (قواعد الفقہ ۱۷۲)

الاستخارۃ:

اللہ سے اس شئے کو طلب کرنا جس کو اختیار کرنا موافق ہو۔ اس کیلئے احادیث میں طریقہ مخصوصہ بھی منصوص ہے۔

الاستخدام:

ایک ایسا لفظ ذکر کرنا جس کے دو معنیٰ ہوں۔ لفظ کے ذریعے ایک معنیٰ مراد لینا پھر اس لفظ کی طرف ضمیر راجع کر کے اس سے دوسرا معنیٰ مراد لینا یا دو ضمیروں میں سے ایک سے ایک معنیٰ مراد لینا اور دوسری سے دوسرا مراد لینا۔ (التعریفات ۱۸، ۱۷)

الاستدارۃ:

(عند الحکماء) سطح کا اس طرح ہونا کہ اس کا ایک خط احاطہ کرے اور اس کے اندر ایک ایسا نقطہ فرض کیا جا سکے جس سے نکلنے والے تمام خطوطِ مستقیمہ ہو اس تک برابر ہوں۔ (التعریفات ۱۸)

الاستدانۃ:

کوئی چیز ادھار خریدی اور مالِ مضاربت میں اس ثمن کی جنس سے (جو رب المال نے دیا ہے) کچھ باقی نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت ۳، ۷)

الاستدراج:

کفار یا بے باک فجار سے جو خلافِ عادت بات ان کے موافق ظاہر ہو۔ (بہارِ شریعت ۱، ۵۸)

الاستدراک:

لغۃً سامع سے غلطی کا تدارک کرنا۔ اصطلاحاً ماقبل کلام سے جووھم پیدا ہوا ہے اس کودور کرنا۔(التعریفات ۱۸)

الاستدلال:

(فی علم المنطق) مدلول کے ثبوت کیلئے دلیل کو پختہ کرنا استدلال ہے۔ برابر ہے کہ وہ اثر سے مؤثر کی طرف استدلال ہو۔ یا مؤثر سے اثر کی طرف استدلال ہو۔ اول صورت میں استدلال انی اور ثانی میں استدلال لمی ہے۔(التعریفات ۱۸)

(عندالاصولیین) لغۃً دلیل طلب کرنا۔ اصطلاحاً قرآن وحدیث واجماع وغیرہ سے دلیل قائم کرنا۔

استسعاء العبد:

جب غلام کا بعض حصہ آزاد کردیا جاتا ہے تو دوسرے بعض کو چھڑانے کیلئے کسی عمل کا اس کو مکلف بنانا تا کہ وہ عمل کر کے آزاد ہو جائے۔(قواعد الفقہ ۱۷۳)

الاستسقاء:

بارش طلب کرنا جب کافی عرصہ سے بارش منقطع ہو چکی ہو۔(۱۸)

الاستصناع:

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کاریگر کو فرمائش کر کے کوئی چیز بنوائی جاتی ہے اس کو استصناع کہتے ہیں۔(بہارِ شریعت ۲،۷،۸۰)

الاستصحاب:

مغیّر کے نہ ہونے کی وجہ سے جو جیسے ہے ویسے ہی اس کو باقی رکھنا۔(التعریفات ۱۸)

الاستطاعۃ:

ایسی عرض ہے جس کو اللہ نے حیوان کے اندر پیدا فرمایا ہے کہ جس کے ذریعے وہ افعال اختیاری کرتا ہے۔

قدرت، وسعت اور طاقت تقریباً لغت میں ہم معنیٰ ہیں۔
(عند المتکلمین) اس صفت کا نام ہے جس کے ذریعے حیوان فعل یا ترک پر قادر ہو جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۹، ۱۸)

الاستطاعۃ الحقیقۃ:

وہ قدرتِ تامہ کہ جس کے پائے جانے کے وقت فعل کا صدور واجب ہو یعنی وہ فعل کے مقارن ہو۔ (التعریفات ۱۹)

الاستطاعۃ الصحیحۃ:

ایسی استطاعت ہونا کہ مرض وغیرہ اعذار اٹھ جائیں۔ (التعریفات ۱۹)

الاستطالۃ:

(فی علم التجوید) لغۃً لمبائی چاہنا۔ اصطلاحاً حرف کے مخرج میں دیر تک آواز کے جاری رہنے کو کہتے ہیں۔ یہ صفت "ضاد" میں پائی جاتی ہے۔ (علم التجوید ۳۴)

الاستعارۃ:

وہ مجاز جس کے معنیٔ حقیقی اور معنیٔ مجازی کے مابین علاقہ مشابہت کا ہو۔

الاستعارۃ التبعیۃ:

وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسمِ جنس نہ ہو بلکہ اسمِ مشتق یا فعل یا حرف ہو۔

الاستعارۃ الاصلیۃ:

وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس ہو یعنی اسم مشتق یا فعل یا حرف نہ ہو۔

الاستعارۃ العنادیۃ:

وہ استعارہ جس کے طرفین کسی ایک شے میں جمع نہ ہو سکتے ہوں۔

الاستعارۃ المجردۃ:

وہ استعارہ جس میں مستعار لہٗ کے مناسب کو ذکر کیا گیا ہو۔

الاستعارۃ المرشحۃ:

وہ استعارہ جس میں مستعار منہ کے مناسب کو ذکر کر دیا گیا ہو۔

الاستعارۃ المصرحۃ:

وہ استعارہ جس میں مستعار منہ (مشبہ بہ) کے لفظ کی تصریح ہو۔

الاستعارۃ المطلقۃ:

وہ استعارہ جس میں طرفین (مستعار لہٗ مستعار منہ) میں کسی کا بھی ملائم اور مناسب مذکور نہ ہو۔

الاستعارۃ المکنیۃ:

وہ استعارہ جس میں سقالہ کے لفظ کی تصریح ہوا اور مسقاد منہ کے لفظ کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔

الاستعارۃ الوفاقیۃ:

وہ استعارہ جس کے طرفین کسی ایک شے میں جمع ہو سکتے ہوں۔

الاستعجال:

کسی معاملہ میں اس کا وقت آنے سے پہلے جلدی کو طلب کرنا۔

(التعریفات ۱۹)

الاستعداء:

(من الاسیر) دشمنوں سے انتقام لینے کے لیے امیر سے مدد طلب کرنا۔

الاستعداد:

کسی شے کا فعل کی طرف قوتِ قریبہ یا قوتِ بعیدہ ہونا۔ (التعریفات ۱۹)

الاستعانۃ:

(فی علم البدیع) قائل غیر کے بیت کو لائے تاکہ اس سے اپنی مراد کے اتمام پر

مدد حاصل کرے۔(التعریفات ۱۹)

الاسغراق:

تمام افراد کو شامل ہونا حتیٰ کہ کوئی فرد خارج نہ ہو۔(التعریفات ۱۹)

الاستغراق الحقیقی:

لفظ سے ان تمام افراد کا ارادہ کیا جائے جن کو لفظ اور وضع کے اعتبار سے شامل ہے۔

الاستغراق العرفی:

لفظ سے ان تمام افراد کا ارادہ کیا جائے جن کو لفظ عرف کے اعتبار سے شامل ہے۔

الاستغفار:

گناہ دیکھنے کے بعد اللہ کے عذاب سے محفوظ رہنے کو طلب کرنا اور گناہ سے اعراض طلب کرنا۔(قواعد الفقہ ۱۷۴)

الاستفتاء:

فتویٰ (مسئلہ) پوچھنا۔ فتویٰ پوچھنے والے کو مستفتی اور جواب دینے والے کو مفتی کہتے ہیں۔(قواعد الفقہ ۱۷۴)

الاستفسار:

وضاحت کرنا۔ عند اہل المناظرہ لفظ کے معنیٰ کا بیان طلب کرنا استفسار ہے۔
(قواعد الفقہ ۱۷۴)

الاستفہام:

(۱) مخاطب کے مافی الضمیر کے متعلق سوال کرنا۔

(۲) شے کی صورت کے حصول کو ذہن میں طلب کرنا۔(التعریفات ۲۰)

الاستقبال:

جس زمانے میں تم ہو اس زمانے کے بعد جس وجود کا انتظار کیا جاتا ہے وہ استقبال ہے۔(التعریفات ۲۰)

الاستقامۃ:

(فی اصطلاح اھل الحقیقۃ) تمام عہدوں کو پورا کرنا اور تمام امور میں میانہ روی اختیار کرتے ہوئے صراط مستقیم پر ملازمت اختیار کرنا۔ (التعریفات ۰۲)

الاستقراء:

(۱) اکثر جزئیات میں حکم پائے جانے کی وجہ سے کلی پر وہی حکم لگا دینا۔ (التعریفات ۰۲)

(۲) وہ حجت جس میں استدلال جزئی سے کلی پر ہو۔

الاستیلام:

حجرِ اسود پر ہاتھ رکھ کر بوسہ لینا، اگر بوسہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ لگا کر چوم لینا۔ اگر یہ بھی ممکن نہیں تو ہاتھ وغیرہ سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے چوم لینا۔

الاستمناء:

ہاتھ وغیرہ کے ذریعے منی کو خارج کرنا۔

الاستنباط:

لغۃً کنویں سے پانی نکالنا، اصطلاحاً نصوص سے ذہنی صلاحیتوں کے ذریعے معانی کا استخراج کرنا۔ (التعریفات ۰۲)

الاستنثار:

ناک میں پانی ڈالنا۔ (قواعد الفقہ ۱۷۵)

الاستنجاء:

نجاست کی جگہ (سبیلین) سے نجاست کو ڈھیلے یا پانی وغیرہ کے ذریعے زائل کرنا۔ (قواعد الفقہ ۱۷۵)

الاستنشاق:

ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرنا۔ (قواعد الفقہ ۱۷۶)

الاستنقاء:

موضع استنجاء پراس طرح ڈھیلے وغیرہ ملنا کہ بدبو زائل ہوجائے۔(۱۷۶)

استواء الشمس:

نصف النہار شرعی سے زائل ہونے تک کے وقت کو کہا جاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۱۷۶)

استہلال:

پیدا ہونے والے بچے سے ایسی آواز وغیرہ آنا کہ جس سے اس کی زندگی پر دلالت ہو جیسے رونا یا عضو کو حرکت دینا۔(التعریفات ۲۰)

الاستیعاب:

کسی شے کا مکمل طور پر احاطہ کرنا۔کسی شے کو مکمل طور پر لینا۔

الاستیلاد:

نئے سرے سے کوئی کام شروع کرنا۔(عند الفقہاء) نماز کو نئی تحریمہ سے دوبارہ شروع کرنا اول تحریمہ کو باطل کرنے کے بعد۔(قواعد الفقہ ۱۷۶)

الاسحاقیۃ:

یہ نصیریہ گروہ کی طرح ہی ایک گروہ ہے جن کا نظریہ ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ میں حلول کرلیا ہے۔(التعریفات ۲۰)

الاسراء:

رات کے وقت سفر کرنا۔اور واقعہ معراج کو بھی "اسراء" کہا جاتا ہے۔

الاسراف:

(۱) کسی خسیس (گھٹیا) غرض میں مال میں مال کثیر خرچ کرنا۔(التعریفات ۲۰)

(۲) غیر حق میں خرچ کرنا۔(فتاویٰ رضویہ ۱، ۹۲۶)

(۳) کسی مناسب کام میں غیر مناسب طور پر خرچ کرنا۔

الاسفار:

(فی الفجر) فجر کی نماز اندھیرے کی بجائے اجالے میں پڑھنا۔

الاسطقسات:

یہ اصل میں یونانی لفظ ہے، لغۃً عنصرِ اصل، اسطقسات عناصرِ اربعہ کو کہا جاتا ہے، عناصرِ اربعہ یہ ہیں، (۱) پانی، (۲) مٹی، (۳) ہوا، (۴) آگ۔ (التعریفات ۱۲)

الاسقاط:

(عندالفقہاء) کچے بچے کو قبل از ولادت ضائع کر دینا۔ (قواعدالفقہ ۱۷۷)

الاسکافیۃ:

یہ گروہ ابو جعفر السکائی کے اصحاب کا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اللہ ذوی العقول کے ظلم پر قدرت نہیں رکھتا۔ (معاذ اللہ) ہاں بچوں اور مجنونوں کے ظلم پر قدرت رکھتا ہے۔ (التعریفات ۱۲)

الاسلام:

خضوع و انقیاد یعنی سرِ تسلیم خم کرنا اس لیے جس کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے۔ (التعریفات ۱۲)

اسلوب الحکیم:

متکلم کا اہم کو ترک کرنے سے اعراض کرتے ہوئے اہم کو ذکر کرنا۔ (التعریفات ۱۲)

الاسم:

وہ کلمہ جو اپنا معنیٰ ظاہر کرنے میں غیر کا محتاج نہ ہو یعنی فی نفسہٖ اپنے معنیٰ پر دلالت کرے اور ۳ زمانوں میں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کسی زمانہ سے ملا ہوا نہ ہو۔

اسم الاشارۃ:

جس اسم کو اشارہ کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے ھذا۔ (التعریفات ۱۲)

الاسم الاعظم:

وہ اسم جو تمام اسماء کو جامع ہو، کہا گیا ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ (التعریفات ۲۲)

اسم التفضیل:

وہ اسم ہے جس کو فعل سے مشتق کیا جائے تاکہ موصوف کو غیر پر زیادتی دی جائے۔ (۲۲)

اسم الجنس:

جس کی وضع اس لیے ہو کہ وہ شے پر علی سبیل البدل واقع ہو تعین کا اعتبار کیے بغیر جیسے رجل۔

جنس اور اسم جنس میں فرق یہ ہے کہ جنس کا اطلاق قلیل وکثیر پر ہوتا ہے جیسے ماء۔ جبکہ اسمِ جنس کا اطلاق کثیر پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ بلکہ ایک پر علی سبیل البدل ہوتا ہے۔ (التعریفات ۲۲)

اسم الفاعل:

وہ اسم جس کو فعل سے مشتق کیا جائے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو یا جس کیساتھ فعل قائم ہو۔

الاسم المتمکن:

(۱) جس کا آخر اس کے شروع میں عوامل کے بدلنے سے بدل جائے اور وہ حرف کے مشابہ نہ ہو۔ (التعریفات ۲۲)

(۲) وہ اسم ہے جو فعل اور حرف کے مشابہ نہ ہو۔ (التعریفات ۲۲)

الاسم الغیر المتمکن:

وہ اسم جس پر اعراب جاری نہ ہو۔ (۲۳)

اسم الآلۃ:

وہ اسم جس کو فعل سے مشتق کیا جائے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جو کسی کام کے کرنے کا ذریعہ ہو۔

اسم المفعول:

وہ اسم جس کو فعل سے مشتق کیا جائے تا کہ اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو۔

الاسم المنسوب:

وہ اسم ہے جس کے آخر میں نسبت کی علامت یائے مشددہ مکسورہ لاحق ہو، جیسے ھاشمی۔(التعریفات ۲۳)

اسماء الاستفہام:

وہ اسماء جن کے ذریعے سوال کیا جائے۔

اسماء الاصوات:

(۱) ہر وہ لفظ جس کے ذریعے آواز کی حکایت کی جائے جیسے غاق۔(التعریفات ۲۴)

(۲) وہ اسماء جو کسی حیوان کو بلانے یا کسی جاندار و بے جان چیز کی آواز ظاہر کرنے کیلئے ہوں۔

اسماء الافعال:

وہ اسماء جو فعل یعنی امر یا ماضی کے معنیٰ میں ہوں جیسے "رویدزیدا"۔ (التعریفات ۲۱)

الاسماء الحسنیٰ:

اللہ کے اسماء مبارکہ کو کہا جاتا ہے جو کہ ۹۹ مشہور ہیں۔

اسماء العدد:

وہ اسماء جن کیساتھ کسی شے کے افراد کو شمار کیا جائے۔

الاسماء المقصورۃ:

وہ اسماء جن کے آخر میں الف لازمی ہو، جیسے الفتیٰ۔

الاسماء المنقوصۃ:

وہ اسماء جن آخر میں یا ساکن ماقبل مکسور ہو۔ جیسے القاضی۔ (التعریفات ۱۲)

الاسماء الموصولات:

وہ اسماء جو صلہ کے بغیر مکمل جزء نہیں بنتے جملے کا۔

الاسمٰعیلیۃ:

وہ گروہ ہے جو اسمٰعیل بن جعفر صادق کیلئے امامت ثابت کرتے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ نہ موجود ہے نہ معدوم ہے نہ عالم ہے نہ جاہل ہے نہ قادر ہے نہ عاجز ہے۔ اسی طرح جمیع صفات میں ہے۔ (التعریفات ۲۲)

الاسناد:

دو جزؤں میں سے ایک کی نسبت دوسرے کی طرف کرنا برابر ہے کہ مخاطب کو فائدہ تامہ دے یا نہ دے۔

(فی علم النحو) دو کلموں میں سے ایک کو دوسرے کیساتھ اس وجہ پر ملانا کہ اس پر سکوت صحیح ہو۔

(فی اللغۃ) محدث یوں کہے حدثنا فلان عن فلاں عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(التعریفات ۲۳)

(فی علم البلاغۃ) ایک کلمہ یا اس کے قائم مقام کا دوسرے کلمہ کیساتھ اس طور پر ملنا کہ وہ مخاطب کو اس بات کا فائدہ دے کہ ان دونوں کلموں میں سے ایک کا مفہوم دوسرے کیلئے ثابت ہے یا دوسرے سے منفی ہے۔

الاسواریۃ:

یہ "الاسواری" کے اصحاب ہیں۔ یہ لوگ نظریات میں "نظامیہ" گروہ کے موافق ہیں البتہ کچھ زیادتی بھی رکھتے ہیں کہ اللہ اس پر قادر نہیں جس کے عدم کی اس نے خبر دی ہے یا جس کے عدم کو وہ جانتا ہے مگر انسان اس پر قادر ہے۔ (۲۳)

(اش)

الاشارۃ:

(۱) کلام کو اس کیلئے چلائے بغیر جو نفس صیغہ سے ثابت ہو۔(التعریفات ۲۴)

(۲) حس کے ذریعے کسی شے کو معین کرنا۔

اشارۃ النص:

(عندالاصولیین) جو نظم کلام سے لغۃً ثابت ہو (لیکن غیر مقصود ہو) اور اس کیلئے نص کو نہ لایا گیا ہو۔(الحسامی مع النامی ۴۷)

الاشباعی:

(فی علم التجوید) کھڑا زبر کو فتحہ اشباعی، کھڑا زیر کو کسرہ اشباعی اور الٹے پیش کو ضمہ اشباعی کہتے ہیں۔(علم التجوید ۱۶)

الاشتراک

الاشتراک اللفظی:

لفظ کی ابتداءً وضع ہی علیحدہ علیحدہ معنیٰ کیلئے ہو جیسے ''عین''۔

الاشتراک المعنوی:

لفظ کی وضع معنیٰ واحد کلی کیلئے ہو جس کے افراد کثیر ہوں جیسے ''انسان''۔

الاشتغال:

(فی علم النحو) ہر وہ اسم کہ جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم سے فارغ ہوا اور اس کی ضمیر یا متعلق میں مشغول ہو۔(عمل کر رہا ہو) اس طرح کہ اس فعل یا شبہ کو اس اسم پر مسلط کر دیا جائے یا اس اسم پر فعل کے مناسب کو مسلط کر دیا جائے تو وہ اس کو نصب دے۔

الاشتقاق:

لفظ کا دوسرے لفظ سے نکلنا اس شرط کیساتھ کہ دونوں میں معنوی اور ترکیبی

مناسبت ہو مگر صیغہ میں مغایرت ہو۔ جیسے نھق سے نعق۔ (التعریفات ۲۳)

الاشتقاق الاکبر:

لفظ کا دوسرے لفظ نکلنا یوں کہ دونوں لفظوں کے درمیان مخرج میں مناسبت ہو۔
(التعریفات ۲۳)

الاشتقاق الصغیر:

لفظ کا دوسرے لفظ سے نکلنا یوں کہ دونوں لفظوں کے درمیان لفظ و معنی میں
تناسب ہو ترتیب میں نہ ہو۔ جیسے الجذب سے جبذ۔

الاشتیاق:

حالت وصال میں محب کے باطن کا محبوب کی طرف کھنچنا تاکہ لذت کی زیادتی یا
دوام کو پایا جائے۔ (التعریفات ۲۳)

الاشواط:

یہ شوط کی جمع ہے جس کا معنی ہے چکر لگانا۔ کعبۃ اللہ شریف کے ایک طواف کو شوط
کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۱۸۰)

اشاعرۃ:

اہلسنت کا وہ گروہ جو فروعی عقائد میں امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کا
پیروکار ہے۔ (ماخوذ بہارِ شریعت حصہ اول ۱،۱۷۹)

اشہر الحج:

حج کے مہینے ۳ ہیں۔ (۱) شوال (۲) ذوالقعدۃ (۳) ذوالحجہ۔ (قواعد الفقہ ۱۸۰)

الاشہر الحرم:

حرمت والے مہینے ۴ ہیں۔ (۱) رجب (۲) ذوالقعدۃ (۳) ذوالحجہ (۴) محرم۔
(قواعد الفقہ ۱۸۰)

(اص)

اصحاب الحدیث:

وہ لوگ کہ جو حدیثِ نبوی ﷺ میں مشغول رہتے ہیں اور اپنی رائے سے نادر اً ہی کچھ کہتے ہیں۔ (قواعد الفقہ ۱۸۰)

اصحاب الرای:

اہلِ عراق میں سے قیاس کرنے والے اصحاب۔ کیونکہ یہ لوگ اس میں رائے اور قیاس سے کام لیتے تھے کتاب، حدیث اور اجماع سے استنباط کرتے ہوئے کہ جس مسئلہ میں کوئی نص یا اثر وغیرہ نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۸۰)

اکثر فقہاء احناف کے ائمہ کو ''اصحاب الرای'' کہتے ہیں۔

اصحاب الفرائض:

(فی علم الفرائض) وہ ورثاء جب معین حصہ قرآن وحدیث میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ (۱۲) افراد ہیں۔ بیوی، بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، باپ شریک بہن، ماں، جدہ صحیحہ، جدِ صحیح، ماں جایا بھائی، شوہر۔

الاصرار:

گناہ پر اڑے رہنا اور اس کی مثل کرنے کا عزم رکھنا۔ (التعریفات ۲۴)

الاصطلاح:

شے کو اس کے معنیٰ لغوی سے دوسرے معنیٰ کی طرف بیانِ مراد کیلئے نکالنا۔ (التعریفات ۲۴)

کسی شے کے اس نام پر کسی قوم کا اتفاق کر لینا کہ جو اول موضوع لہ نام سے نقل شدہ ہو اور دونوں میں لغوی مناسبت ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۸۱)

الاصغر:

(فی علم المنطق) نتیجہ کے موضوع کو اصغر کہا جاتا ہے۔

اصفرار الشمس:

سورج کا غروب کے قدر قریب ہو جانا کہ نظر اس پر ٹھہر (جم) سکے۔

(قواعد الفقہ ۱۸۱)

الاصل:

جس پر اس کے غیر کی بنا ہو۔ (التعریفات ۲۴)

اصل القیاس:

(عندالاصولیین) منصوص علیہ حکم کے محل کو "اصل قیاسی" کہا جاتا ہے۔

(قواعد الفقہ ۱۸۱)

اصول الشرع:

وہ اصول جن پر شرعی احکام کا دارو مدار ہے وہ (۴) ہیں۔

(۱) کتاب (قرآن) (۲) سنت (۳) اجماع (۴) قیاس۔

اصول الفقہ:

ان قواعد کا علم کہ جن کے ذریعے (علی وجہ التحقیق) فقہ تک سائی حاصل ہوتی ہے۔ (التعریفات ۲۴)

(اض)

الاضافۃ:

وہ نسبت جو شے کو دوسری نسبت کی طرف قیاس کرنے کیساتھ عارض ہوتی ہے۔

(التعریفات ۲۴)

الاضافۃ اللفظیۃ:

(فی علم النحو) وہ اضافت جس میں صفت کا صیغہ (اسم فاعل و مفعول، صفت مشبہ) اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔

الاضافۃ المعنویۃ:

(فی علم النحو) وہ اضافت جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کے علاوہ اور اسم کی طرف مضاف ہو۔

الاضحیۃ:

(۱) لغۃً جو یوم اضحیٰ میں ذبح کیا جائے۔ اصطلاحات مخصوص جانور کو مخصوص دن کے مخصوص وقت میں ذبح کرنا۔

(۲) اس کا نام ہے جس ایام نحر میں اللہ کی قربت کی نیت کیساتھ ذبح کیا جائے۔

(التعریفات ۲۴)

الاضطباع:

طواف میں دایاں کندھا کھلا رکھنا یوں کہ طواف کی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

الاضطراب:

کسی شے کی طرف توجہ کرنے کے بعد اس سے اعراض کرنا، جیسے ضربت زید ابل عمراً۔ (التعریفات ۲۴)

الاضطراب:

امور میں بندے کو تردد ہونا۔ (قواعد الفقہ ۱۸۲)

الاضمار:

(۱) کسی شے کو لغۃً ساقط کرنا معنیً ساقط نہ کرنا۔

(۲) کسی شے کے اثر کو باقی رکھتے ہوئے اس کو ترک کرنا۔

(فی علم العروض) دوسرے متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ جیسے "متفاعلن" کی تا کو ساکن کرنا پھر یہ "مستفعلن" کی طرف نقل ہو جائے گا۔ (التعریفات ۲۴)

(اط)

الاطراف:

جس کتاب میں حدیث کا حرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے اور پھر اس حدیث کے تمام طرف اور اسانید بیان کر دیے جائیں یا بعض کتبِ مخصوصہ کی اسانید بیان کر دی جائیں، جیسے اطراف الکتب الخمسۃ۔ (شرح صحیح مسلم ۱،۹۸)

الاطلاق:

کسی شے سے قید کو اٹھا دینا۔ (قواعد الفقہ ۱۸۳)

الاطناب:

(۱) مقصود کو عبارتِ متعارفہ سے زائد کے ذریعے ادا کرنا۔

(۲) لفظ کا اصل مراد سے زائد ہونا۔ (التعریفات ۲۵)

(اظ)

الاظہار:

(فی علم التجوید) لغۃً ظاہر کرنا۔ اصطلاحاً حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر اور غنہ کے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔

جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا اس کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں۔ (علم التجوید ۴۰)

الاظہار الشفوی:

(فی علم التجوید) اگر میم ساکن کے بعد با میم اور الف کے علاوہ ۲۶ حروف میں سے کوئی آجائے تو اظہارِ شفوی ہوگا یعنی میم کو اپنے مخرج سے ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

(علم التجوید ۴۵)

(اع)

الاعادۃ:

اول بار لائی ہوئی شے کو دوبارہ صفتِ کمال کیساتھ لانا۔

(فی علم التجوید) موقوف علیہ یا اِس سے پہلے والے کلمہ کر پڑھنا۔

(علم التجوید ۴۶)

الاعارۃ:

منافع کا بغیر کسی مالی عوض کے کسی کو مالک بنانا۔ (التعریفات ۲۵)

الاعتاق:

مملوک (غلام) سے ملکیت سے غلام کو اٹھا کر قوتِ شرعیہ مثلاً ولایت وغیرہ کو اس میں ثابت کرنا۔ (قواعد الفقہ ۱۸۳)

الاعتبار:

(فی علم الحدیث) کسی حدیث کے راوی میں یہ غور کرنا کہ اس حدیث کی روایت میں کوئی اور راوی بھی اس کا شریک ہے یا نہیں۔ (نعمۃ الباری ۱/۱۴۲)

(عند الاصولیین) ثابت شدہ حکم میں نظر کرنا کہ یہ کس معنیٰ کیلئے ثابت ہوا ہے اور اس کیساتھ اس کی نظیر کو ملا دینا۔ (قواعد الفقہ ۱۸۳)

الاعتبار المناسب:

وہ امر جس کو متکلم بحسبِ سلیقہ اور بلغاء کی تراکیب کے تتبع سے مناسب خیال کرے۔ (المطول ۶۰)

الاعتجار:

عمامہ کو سر پر اس طرح باندھنا کہ سر کا درمیانی حصہ عمامہ سے خالی رہے۔

(قواعد الفقہ ۱۸۴)

الاعتراض:

اثناء کلام یا معنیٰ دو متصل کلاموں کے درمیان کسی نکتہ کیلئے ایک یا زائد جملے لانا کہ جن کا اعراب میں کوئی محل نہ ہو۔ (التعریفات ۲۵)

الاعتقاد:

وہ حکم ذہنی جو جازم ہو اور مقابل للشک ہو۔ (قواعد الفقہ ۱۸۴)

الاعتکاف:

لغۃً ٹھہرنا، شرعاً مسجد میں اللہ کی رضا کی خاطر ٹھہرنا، اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱، ۱۲۰۲۰)

(۱) واجب (بالنذر)

(۲) سنتِ مؤکدہ (علی الکفایہ)

(۳) مستحب، اول دو کیلئے روزہ شرط ہے۔

الاعجاز:

(فی الکلام) کسی معنیٰ کو ایسے طریقہ سے ادا کرنا جو جمیع ماعداہ طرق سے زیادہ بلیغ ہو۔ (التعریفات ۲۵)

الاعراب:

عوامل کے مختلف ہونے سے کلمہ کے آخر کا لفظاً یا تقدیراً مختلف ہونا۔ (التعریفات ۲۵)

الاعرابی:

جاہل عربی کو "اعرابی" کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۲۵)

الاعلال:

(۱) حرفِ علت کو تخفیف کیلئے بدلنا۔ (التعریفات ۲۶)

(۲) حروفِ علت میں تغییر وتبدل کرکے کلمہ سے ثقل کو دور کرنا۔

الاعیان:

جواشیاء قائم بالذات ہوں، بخلافِ عرض کے۔(قواعد الفقہ ۱۸۴)

الاعیان المضمونۃ:

وہ اشیاء جو غصب ہونے کے بعد اگر ہلاک ہو جائیں اور مثلی ہوں تو مثل واجب ہو اگر قیمتی ہوں تو قیمت واجب ہو۔(قواعد الفقہ ۱۸۴)

(اغ)

الاغراء:

(فی علم النحو) مخاطب کو کسی پسندیدہ کام کرنے پر اُکسانا، جس کام پر اُکسایا جائے اسے منصوب ذکر کیا جاتا ہے۔

الاغماء:

وہ آفت ہے کہ جو دماغ یا دل کو عارض ہوتی ہے جس کی وجہ سے مدرکہ اور محرکہ قوتیں اپنے افعال سے حرکت ارادی اور ان کے آثار کے اظہار سے معطل ہو جاتی ہیں پس اس میں غشی بھی داخل ہے۔(قواعد الفقہ ۱۸۵)

(اف)

الافاقۃ:

کسی مرض یا علت کا زائل ہو جانا۔

الافتاء:

(۱) کسی مسئلہ کا حکم بیان کرنا۔(التعریفات ۲۶)

(۲) کسی بات پر اعتماد کر کے سائل کو بتایا جائے کہ تمہاری مسؤلہ صورت میں حکم شریعت یہ ہے۔(فتاوی رضویہ ۱/۱۱۴)

الافتراق:

(عندالحکماء) دو جوہروں کا دو چیزوں میں اس حیثیت سے ہونا کہ ان کے درمیان تقاضل ممکن ہو۔ (التعریفات ۲۶)

الافراد:

صرف حج کرنا۔ (شرح صحیح مسلم ۳، ۳۹۸) یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا۔

الافراد:

اجلۂ اولیاء کرام سے ہوتے ہیں، ولایت کے درجات ہیں غوثیت کے بعد فردیت۔ (ملفوظاتِ اعلیٰحضرت ۴۵۵)

الافراط:

زیادتی اور کمال کی جانب سے حد تجاوز کرنا۔ (التعریفات ۲۶)

الافطار:

روزہ دار کا ممنوعات روزہ مثلاً کھانے وغیرہ کے ذریعے روزے کا اختتام کرنا۔

الافعال التعجب:

جن (افعال) کو تعجب کے انشاء (اظہار) کیلئے وضع کیا گیا ہے یہ دو صیغے ہیں:
(۱) ما افعلہ (۲) افعل بہ۔ (التعریفات ۲۶)

الافعال التقصیر:

وہ افعال جو کسی چیز کو اس کی اصل حالت سے پھیرنے کیلئے آتے ہیں۔

افعال الذم:

جن (افعال) کو ذم (مذمت) کے انشاء کیلئے وضع کیا گیا ہے جیسے، بئس۔ (التعریفات ۲۶)

افعال الرجاء:

وہ افعال جو خبر کے قریب واقع ہونے کی امید پر دلالت کرتے ہیں۔

افعال المدح:۔

جن (افعال) کو مدح کی انشاء کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ (التعریفات ۲۶)

افعال المقاربۃ:

وہ افعال جن کو خبر کے قریب ہی واقع ہونے پر دلالت کیلئے وضع کیا گیا ہے۔

الافعال الناقصۃ:

جن (افعال) کو کسی صفت پر فاعل کے تقرر کیلئے وضع کیا گیا ہے۔
(التعریفات ۲۶)

(اق)

الاقالۃ:

دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہے اس (عقد) کے اٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔
(بہارِ شریعت ۱۱، ۱۴۲)

الاقامۃ:

شارع کے معین کردہ الفاظ کے ذریعے نماز (جماعت) کے شروع ہونے کا اعلان کرنا۔ (قواعد الفقہ ۱۸۶)

الاقتباس:

کلام خواہ نظم کی صورت میں ہو یا نثر کی صورت میں اس کا قرآن یا حدیث میں سے کسی کو متضمن ہونا۔ (التعریفات ۲۶)

الاقتصار:

حکم کا علت کے حدوث (پائے جانے) کے وقت پایا جانا نہ پہلے ہونا نہ بعد میں ہونا۔ (قواعد الفقہ ۱۸۶)

الاقتضاء:

فعل کو طلب کرنا ترک کے منع کیساتھ یا بغیر ترک کے منع کیساتھ۔ یا ترک کو

طلب کرنا فعل سے منع کیساتھ یا بغیر فعل سے منع کیساتھ۔اول ایجاب،ثانی زرب،ثالث تحریم،رابع کراہت ہے۔(التعریفات ۲۷)

اقتضاء النص:

(عندالاصولیین) وہ کہ نص پر عمل نہیں کیا جاتا مگر اس کے نص پر مقدم ہونے کی شرط کے ساتھ۔(الحسامی ۵۰)

الاقرار:

شرعاً دوسرے کیلئے جو اس پر حق ہے اس کی خبر دینا اور اس کی خبر دینا جو گزر چکا ہے۔(التعریفات ۲۷)

الاقعاء:

سُرین کو دونوں ایڑھیوں پر رکھ کر بیٹھنا، امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جلسہ میں یوں بیٹھنا افضل ہے۔(شرح صحیح مسلم ۲،۲۹)

الاقلاب:

(فی علم التجوید) لغۃً بدلنا۔اصطلاحاً ایک حرف کو دوسرے سے بدل دینے کا نام ہے۔جب نون ساکن اور تنوین کے حرف با آ جائے تو نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کر کے پڑھیں گے۔(علم التجوید ۱۴)

(اک)

الاکبر:

(فی علم المنطق) نتیجہ کے محمول کو ''اکبر'' کہا جاتا ہے۔

الاکراہ:

قدرت رکھنے والے کا اپنے غیر پر کسی ایسے کام کیلئے جبر کرنا جس کا وہ غیر ارادہ نہیں کرتا۔(النامی ۲۳۰)

الاکل:

(کھانا) جس کو چبایا جاتا ہے اس کو پیٹ تک پہنچانا چاہے چبا کر پہنچایا جائے یا بغیر چبائے پہنچایا جائے، تو دودھ اور ستو ما کول نہ ہونگے۔ (التعریفات ۲۷)

(ال)

الالتفات:

(۱) غیبت سے خطاب یا تکلم کی طرف عدول کرنا یا اس کا عکس کرنا۔
(التعریفات ۲۷)

(۲) طرقِ ثلاثہ یعنی تکلم، خطاب اور غیبت میں سے کسی ایک طریقہ کیساتھ معنیٰ ادا کرنا اس میں سے کسی دوسرے طریقہ کیساتھ ادا کرنے کے بعد، اس شرط پر کہ تعبیرِ ثانی مقتضیٰ ظاہر اور انتظار سامع کے خلاف ہو۔

الالتماس:

طلب کرنا جبکہ آمر اور مامور دونوں کے درمیان رتبہ میں برابری ہو۔
(التعریفات ۲۷)

الالتیام:

(عندالحکماء) منتشر اور متفرق اجزاء کا آپس میں ملنا۔

الالحاد:

میانہ روی سے انحراف یا تجاوز کرنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الحاد سے مراد شرک ہے۔ (تبیان القرآن ۷، ۸۳۲)

الالحاق:

مثال کو مثال پر زائد بنانا تا کہ اس کیساتھ بھی وہی معاملہ کیا جائے، اس کی شرط دونوں مصدروں کا اتحاد ہے۔ (التعریفات ۲۷)

الالف والنون زائدتان:

یہ منع صرف ایک سبب ہے، مراد ہر وہ علم یا صفت جس کے آخر میں الف نون زائدہ آجائیں۔

الالفۃ: تدبیر معاش پر معاونت میں آراء میں باہم متفق ہونا۔ (التعریفات ۲۷)

الالمام الصحیح:

المام صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے۔ وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے، پیدائش کا مقام اگرچہ دوسری جگہ ہو۔

الالہام:

(۱) بطریق فیض جو روح میں القاء کیا جائے۔ (التعریفات ۲۷)

(۲) بطریق فیض (اللہ کا) بندے کے دل میں معنیٰ کو ڈال دینا۔ (شرح العقائد ۲۳)

(ام)

الامارۃ:

لغۃً علامت، اصطلاحاً وہ جس کے علم سے مدلول کے وجود کا گمان ہو۔

علامت اور امارۃ میں یہ فرق ہے کہ علامت شے سے جدا نہیں ہوتی جبکہ امارۃ جدا ہوتی ہے۔ (التعریفات ۲۸)

الامالۃ:

الف کو یا اور زبر کو زیر کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔ (علم التجوید ۱۶)

الامالی:

جس کتاب میں شیخ کے املاء کرائے ہوئے فوائد حدیث ہوں امالی امام محمد۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۹۸)

الامام:

جس کو دین و دنیا کے تمام معاملات میں ریاست عامہ ہو۔ (التعریفات ۲۸)

الامامۃ الکبریٰ:

نبی کریم ﷺ کی نیابت مطلقہ کہ حضور ﷺ کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امورِ دینی ودنیوی میں حسبِ شرع تعریف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔(۱،۲۳۷)

الامان:

زمانہ مستقبل میں کسی ناپسندیدہ امر کے آنے کی توقع نہ ہونا۔اس کو امن بھی کہتے ہیں۔(التعریفات ۲۹)

الامانۃ:

(عندالفقہاء)وہ شے ہے کہ جو امین کے پاس پائی جائے برابر ہے کہ وہ عقد استحفاظ کے ذریعے امانت ہو، جیسے ودیعت یا کسی عقد کے ضمن میں امانت ہو جیسے ماجور و مستعار۔(قواعدالفقہ ۱۹۰)

الامۃ:

لوگوں کے گروہ کو کہا جاتا ہے چاہے وہ دین کے اعتبار سے ہو یا زمانے وغیرہ کے اعتبار سے ہو۔

اور کسی نبی کے متبعین کے گروہ کو بھی کہا عرفا امت کہا جاتا ہے۔

الامتداد الجوھری:

جو جسم کے گھٹنے بڑھنے سے تبدیل نہیں ہوتا۔

الامتداد العرضی:

جو جسم کے گھٹنے بڑھنے سے تبدیل ہوجاتا ہے۔(امتداد کی دونوں قسموں کی مثال یہ ہے کہ کپ میں پانی لیں پھر وہی پانی گلاس میں ڈالیں۔جو دونوں صورتوں میں پانی کی اصل برقرار رہی وہ امتداد جوہری ہے اور جو تبدیل ہوگئی وہ امتداد عرضی ہے۔)

الامتناع:

ذات کا ضرورۃً وجود خارجی کے نہ ہوں ہونے کا تقاضا کرنا۔(التعریفات ۲۸)

الامر:

(۱) وہ غیر کیلئے بڑائی کے طور پر قائل کا قول ''افعل'' ہے۔(نور الانوار ۲۴)

(۲) (فی علم النحو والصرف) وہ فعل ہے جس کیساتھ کسی کو زمانہ مستقبل میں کام کا حکم دیا جاتا ہے یا مستقبل میں اس سے کام کرنیکی خواہش کی جاتی ہے۔

الامر الاعتباری:

جس کا کوئی وجود نہ ہو مگر عقل میں۔اس کا جس وقت تک اعتبار کیا جائے اس وقت تک معتبر ہے۔(التعریفات ۲۹)

الامر بالمعروف:

نجات والے راستوں کی طرف رہنمائی کرنا اور ''النہی عن المنکر'' ہے۔شریعت میں ناپسندیدہ افعال پر زجر کرنا۔(التعریفات ۲۹)

الامساک بالمعروف:

طلاق رجعی دینے کے بعد (رجعت کے ذریعے) نکاح باقی رکھنا خیر اور پسندیدہ طریقہ کے ذریعے۔(قواعد الفقہ ۱۹۱)

الامکان:

کسی ذات کا عدم یا وجود کا تقاضا نہ کرنا۔(التعریفات ۲۹)

الامکان الخاص:

دونوں طرفوں (وجود،عدم) سے ضرورت کا سلب ہونا جیسے کل انسان کاتب۔ (التعریفات ۲۹)

الامکان العام:

دونوں طرفوں (وجود،عدم) میں سے ایک سے ضرورت کا سلب ہونا۔جیسے کل نارہ حارۃ۔(التعریفات ۲۹)

الاموال الباطنہ:

وہ مال جو نقدی کی صورت میں ہو یا تجارتی سامان ہو جبکہ تجارتی سامان پر عشرو

صول کرنے والا نہ گزرا ہو۔(قواعد الفقہ ۱۹۲)

الاموال الظاہرۃ:

وہ اموال جن کی زکوٰۃ امام لیتا ہے اور وہ سوائم ہیں اور وہ اموال ہیں جن پر عشر ہوا اور وہ تجارتی سامان کہ جس پر عشر وصول کرنے والا گزارا ہو۔(قواعد الفقہ ۱۹۲)

الامی:

وہ شخص جو نہ لکھتا ہو نہ کتاب سے دیکھ کر پڑھتا ہو۔(تبیان القرآن ۱، ۳۵۷)

الامیر:

وہ شخص جو کسی معین قوم کے معاملات کی دیکھ بھال کرے۔

الامور العامۃ:

وہ امور جو موجود کی اقسام یعنی واجب، جوہر، عرض میں سے کسی قسم کیساتھ مختص نہ ہوں۔(التعریفات ۲۹)

(ان)

الانابۃ:

(۱) شبہات کے اندھیروں سے دل کو نکالنا۔

(۲) غفلت سے ذکر اور وحشت سے "اُنس" کی طرف رجوع کرنا۔

(التعریفات ۳۰،۲۹)

الانتباہ:

حق کا بندے کو عنایۃً زجر فرمانا ایسے القاء وغیرہ کے ذریعے جو اسے غفلت کی رسی سے چھڑانے والے ہوں۔(التعریفات ۳۰)

الانسان:

(فی علم المنطق) انسان حیوان ناطق ہے۔(التعریفات ۳۰)

(عند الفلاسفہ) انسان وہ ہوتا ہے جو نفس ناطقہ کیساتھ مختص ہو یعنی نفس ناطقہ

انسان کا کمال اول بھی ہے۔

یعنی انسان ذات کے اعتبار کے تب کامل سمجھا جاتا ہے جب وہ نفس ناطقہ کے اعتبار سے کامل ہو۔

الانشاء:

(۱) وہ کلام جس کیلئے اسی نسبتِ خارجی نہیں ہوتی کہ جس کے مطابق وہ ہو یا نہ ہو۔

(۲) ایسی شے کو ایجاد کرنا جو مسبوق بالمادۃ والمدۃ ہو۔ (التعریفات ۳۰)

(۳) جو صدق و کذب کا احتمال نہ رکھے۔

الانصاب:

(بالفتح) وہ پتھر جو دورِ جاہلیت میں کعبۃ اللہ کے اردگرد رکھے ہوئے تھے، کہ جن پر جانور ذبح کیے جاتے تھے اور ان کی پوجا کہ جاتی تھی۔

الانفاق:

مال کو حاجت میں خرچ کرنا۔ (التعریفات ۳۰)

الانفعال:

وہ ہیئت جو متاثر کو تاثیر کے سبب غیر سے حاصل ہوتی ہے۔ (التعریفات ۳۰)

الانقسام العقلی:

جس کے اجزاء بالفعل حاصل ہوں اور بعض اجزاء دوسرے سے جدا ہوں۔ (التعریفات ۳۰)

الانقسام الفردی:

جس کو عقل ثابت رکھے مگر وہ غیر متناہی ہو۔ (التعریفات ۳۰)

الانقسام الوہمی:

جس کو وہم ثابت رکھے اور وہ متناہی ہو۔ (التعریفات ۳۰)

الانکاری:

(عند البلغاء) مخاطب کے منکر ہونے کی صورت میں حسبِ انکار تاکید کا واجب ہونا۔

الانی:

(فی علم المنطق) وہ استدلال جو علت وسبب کے وجود سے معلول وسبب پر کیا جائے۔

الانیاب:

رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔ (علم التجوید ۲۳)

(او)

الاواسط:

(فی علم المناظرۃ) وہ دلائل وحجتیں جن کے ذریعے دعووں پر استدلال کیا جاتا ہے۔ (التعریفات ۳۱)

الاوتاد:

یہ (۴) اشخاص (اولیاء اللہ) ہیں جن کا مقام چہار جہتوں (مشرق، مغرب، شمال، جنوب) میں سے ایک ایک میں ہوتا ہے۔ (التعریفات ۳۱)

ان (۴) کے مراتب کے نام یہ ہیں: (۱) عبدالرحیم (۲) عبدالکریم (۳) عبدالرشید (۴) عبدالجلیل۔ (فتاویٰ رضویہ ۳۰، ۸۶)

الاوساط المفصل

سورۃ بروج سے سورۃ لم یکن تک اوساط مفصل کہلاتا ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳، ۱، ۵۴۶)

الاوقیۃ:

(یہ ۲۱.۴۷۲ گرام کا وزن ہے)

(۱) نصف رطل کا ۶ حصہ جو چوتھائی چھٹانک ہوتا ہے۔ (المنجد ۶۷)

(۲) ۴۰ درہم کی چاندی یعنی ساڑھے سات مثقال کو کہتے ہیں۔ (قواعد الفقہ ۱۹۵)

الاول:

کسی جنس کا وہ فرد جس سے پہلے اس جنس کا کوئی فرد نہ ہو اور نہ اس کے مقارن

ہو۔(التعریفات ۳۱)

الاولیٰ:

وہ ہے جس کی طرف عقل کے توجہ کرنے کے بعد حدس وتجربہ وغیرہ کی طرف اصطلاً محتاجگی نہیں ہوتی جیسے الواحد نصف الاثنین۔(التعریفات ۳۱)

الاولیات:

(عند المناطقہ) وہ قضایا جن میں تصدیق محض تصور طرفین اور تصور نسبت سے حاصل ہو کسی اور واسطہ کی ضرورت نہ ہو۔

(اہ)

الاہانۃ:

کفار یا بے باک فجار سے جو خلاف عادت بات ان کے خلاف ظاہر ہو۔
(بہارِ شریعت ۱، ۵۸)

الاہل:

کسی شخص کے اہل میں وہ افراد شامل ہیں جو اس کے گھر میں پرورش پا رہے ہیں۔ یہ استحساناً ہے ورنہ قیاس کے مطابق صرف زوجہ کو کہا جاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۱۹۶)

الاہاب:

وہ کھال جو دباغت نہ کی گئی ہو۔(التعریفات ۳۱)

اہل الاہواء:

وہ اہلِ قبلہ جو اہلِ سنت کے عقائد سے منحرف ہیں؛ جیسے خوارج وروافض وغیرہ۔
(التعریفات ۳۱)

اہل الحق:

وہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں کی نسبت اس طرف کر دی ہے جو دلائل اور حجتوں کے ساتھ ان کے رب کے نزدیک حق ہے۔ یعنی اہلِ سنت والجماعت اہلِ حق ہیں۔
(التعریفات ۳۱)

الاہلال:

چاند دیکھ کر بلند آواز سے چلانا۔(المفردات ۷۰۷)

بلند آواز سے تکبیر کہنے کو بھی اہلال کہتے ہیں اور ذبح کے وقت تسمیہ کی آواز بلند کرنے کو بھی اہلال کہا جاتا ہے۔

اہل السنۃ والجماعۃ:

وہ اصحاب جو اس سنت کے طریقہ کا التزام کرتے ہیں جس پر بدعتیں پھیلنے سے قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل پیرا تھے۔(قواعد الفقہ ۱۹۷)

اہل الکتاب:

وہ لوگ جو کسی دینِ آسمانی کا اعتقاد رکھتے ہوں اور ان کیلئے کوئی نازل شدہ کتاب بھی ہو جیسے یہود و نصاریٰ۔(قواعد الفقہ ۱۹۷)

الاہلیۃ:

(۱) کسی شخص کا اس حالت میں ہونا کہ اس پر احکام شرعیہ تکلیفیہ کا نزول ہو سکے۔

(۲) انسان میں ایسی صلاحیت کا پایا جانا جس سے اس کیلئے یا اس پر شرعی حقوق واجب ہو سکیں۔(النامی ۲۷۳)

اہلیۃ الوجوب:

انسان کا ذمہ داری میں مشغول ہونے کے قابل ہونا۔(النامی ۲۷۳)

الاہواء:

یہ "الہویٰ" کی جمع ہے۔لغۃً نفس کا مائل ہونا۔اصطلاحاً شرع جن افعال کا تقاضا کرتی ہے ان کے خلاف کی طرف نفس کا مائل ہونا۔(قواعد الفقہ ۱۹۸)

(ای)

الایام البیض:

روشن راتوں کے دنوں کو کہا جاتا ہے۔یہ قمری ماہ کی (۱۳،۱۴) اور (۱۵) تاریخ

کے دن ہیں۔

ایام التشریق:

یہ ذوالحجۃ کے (۳) دن ہیں۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳، (قواعد الفقہ ۱۹۸)

ایام النحر:

یہ ذالحجۃ کے (۳) دن۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲۔ (۱۹۸)

الایثار:

نفع کے حصول اور ضرر کے دفع کرنے میں غیر کو خود پر مقدم کرنا یہ بھائی چارے کی انتہاء ہے۔ (۳۱)

الایجاز:

مقصود کو عبادتِ متعارفہ سے کم میں ادا کرنا۔ (التعریفات ۳۱)

الایداع:

(۱) غیر کے پاس کے حفاظت کیلئے کوئی شے امانۃً رکھنا۔ (التعریفات ۳۱)

(۲) دوسرے شخص کو اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کر دینے کو ایداع کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ۳/۳۱)

الایقان:

نظر و استدلال کے بعد کسی شے کی حقیقت کا علم ہونا۔ (التعریفات ۳۱)

الایلاء:

(۱) ایک مدت تک منکوحہ سے وطی نہ کرنے کی قسم کھانا۔ (التعریفات ۳۲)

(۲) ایلاء کے یہ معنی ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔

یا عورت باندی ہے تو ایلاء کی مدت دو ماہ ہے۔ (۱۸۲،۲)

الایم

(من المرأۃ) وہ عورت کہ جس کا شوہر نہ ہو چاہے وہ باکرہ یا ثیبہ۔

امام محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ثیبہ جس کا شوہر نہ ہو وہ "ایم" ہے۔
(قواعد الفقہ ۱۹۹)

الایماء:

تنبیہ کرنا۔ یعنی زبان کے علاوہ کسی عضو سے اشارہ کرنا۔

الایمان:

(۱) ایمان لغت میں تصدیق کرنے (یعنی سچا جاننے) کو کہتے ہیں۔ ایمان کا دوسرا لغوی معنی "امن" ہے۔
اصطلاح شرع میں ایمان کے معنی ہیں۔ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں۔ (کلماتِ کفر ۳۹)

(۲) امام ابو منصور ماتریدی کا مذہب ہے کہ ایمان تصدیق بالقلب کا نام ہے اور اقرار اجراء احکام مسلمین کیلئے شرط ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۱/۶۴)

(۳) ایمان کی (۵) وجہیں ہیں (۱) "ایمانِ مطبوع" یہ فرشتوں کا ایمان ہے۔ (۲) "ایمانِ معصوم" انبیاء کا ایمان ہے۔ (۳) "ایمانِ مقبول" مؤمنین کا ایمان ہے۔ (۴) "ایمانِ موقوف" بدعتیوں کا ایمان ہے۔ (۵) "ایمان مردود" منافقین کا ایمان ہے۔ (التعریفات ۳۲)

ایہام:

(اس کو تخییل بھی کہا جاتا ہے) ایک لفظ ذکر کیا جائے جس کے دو معنی ہوں ایک قریب۔ جب انسان سنے تو معنی قریب سمجھے جبکہ متکلم کی مراد معنی غریب ہو۔
(التعریفات ۳۲)

الأین:

وہ حالت جو کسی شے کو اس شے کے مکان میں حاصل ہونے کے سبب عارضی ہوتی ہے۔ (التعریفات ۳۲)

﴿......الباء......﴾

الباضعۃ:

وہ زخم جس میں سر کی جلد کٹ جائے۔(بہارِ شریعت ۴،۸۴۲)

الباطل:

جو اپنی اصل میں ہی صحیح نہ ہو اور جو معتزبہ نہ ہو اور جو کوئی فائدہ نہ دے۔

(التعریفات ۴۳)

اور جو اپنی صورت کے وجود کے باوجود فائت المعنیٰ ہو چکا ہے۔اہلیت نہ ہونے کے باعث ہو یا محلیت نہ ہونے کے باوجود باعث ہو۔جیسے آزاد کی جمع۔

معاملات میں اس کی ضد "صحیح" آتی ہے، اور اعتقادیات میں "حق" آتی ہے۔

الباغی:

وہ شخص جو امام برحق پر ناحق خروج کرے۔(قواعد الفقہ ۲۰۲)

الباکرۃ:

لغۃً وہ عورت جس کا پردہ بکارت زائل نہ ہوا ہو۔اصطلاحات وہ عورت جس کا پردہ بکارت وطی بالنکاح کے باعث زائل نہ ہوا ہو اگرچہ مرض یا کثرت حیض وغیرہ کے باعث زائل ہو جائے وہ باکرہ ہی ہے۔

البئر:

زمین میں وہ گہرا گڑھا جس سے پانی حاصل کیا جائے، یعنی کنواں۔

(قواعد الفقہ ۲۰۳)

(ب ت)

البتر:

(فی علم العروض) سبب خفیف کو حذف کرنا اور باقی کو قطع کرنا۔ یعنی حذف اور قطع کو جمع کرنا۔ (التعریفات ۳۳)

البتریۃ:

یہ "ابتر الثوری" کے اصحاب کا گروہ ہے۔ یہ لوگ "سلیمانہ" فرقہ کی تمام نظریات میں موافقت کرتے ہیں البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تکفیر میں توقف کرتے ہیں۔ (التعریفات ۳۳)

(ب ح)

البحث:

لغۃ تفتیش۔ اصطلاحاً دو چیزوں کے درمیان نسبت ایجابیہ یا نسبت کو بطریق استدلال ثابت کرنا۔ (التعریفات ۳۳)

البحیرۃ:

(زمانہ جاہلیت میں کفار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخری مرتبہ اس کے نر ہوتو وہ عرب اس کے کان چیر دیتے ہے پھر اسے چھوڑ دیتے۔ اور اس پر نہ سواری کرتے نہ اس سے ذبح کرتے نہ پانی اور چارے پر سے ہنکاتے اس کو بحیرہ کہتے ہیں) (خزائن العرفان ۲۲۴، ۲۲۵)

(ب خ)

البخل:

(۱) اپنے مال کو خرچ کرنے سے رکنا۔ (التعریفات ۳۳)

(۲) حاجت کے وقت ایثار کو ترک کر دینا۔ (ایضا)

(ب د)

البد:

وہ ہے جس میں کوئی ضرورت نہ ہو۔ (التعریفات ۳۳)

البداء:

کسی رائے کا ظاہر ہونا بعد اس کے کہ وہ پہلے نہ تھی۔ (التعریفات ۳۳)

البدعۃ:

(۱) وہ فعل جو سنت کے خلاف ہو۔

(۲) وہ نیا کام جس پر صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہ تھے اور نہ وہ اس میں سے ہے کہ جس کا دلیلِ شرعی تقاضا کرتی ہے۔ (التعریفات ۳۳)

البدعۃ المحرمۃ:

وہ نیا کام جس سے کوئی واجب چھوٹ جائے۔ (جاء الحق ۲۱۱)

البدعۃ المستحبۃ:

وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور اس کو تمام مسلمان کارِ ثواب جانتے ہوں یا کوئی شخص اس کو نیتِ خیر سے کرے جیسے محفلِ میلاد شریف۔ (ایضاً)

البدعۃ المکروھۃ:

وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے اگر سنت غیر مؤکدہ چھوٹی تو یہ بدعت ہے مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر سنتِ مؤکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تحریمی۔ (ایضاً)

البدعۃ الواجبۃ:

وہ نیا کام جو شرعاً منع نہ ہو اور اس کے چھوڑنے سے دین میں حرج واقع ہو۔ جیسے قرآن مجید کے اعراب اور علم نحو وغیرہ (ایضاً)

البدعۃ السیئۃ:

وہ نئی چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل شدہ دیم کے خلاف ہو خواہ وہ علم ہو یا حال

ہو۔ اور اس کی بنیاد کسی شبہ یا قیاس خفی پر ہو اور اس چیز کو دین قویم اور صراط مستقیم بنا لیا جائے۔ (شرح صحیح مسلم ۲،۱۵۵) (ردالمحتار، ۱،۵۲۴)

البدعۃ الجائزۃ:

ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور بغیر کسی نیتِ خیر کے کیا جائے جیسے چند کھانے کھانا وغیرہ۔ (جاء الحق ۲۱۰)

البدعۃ الحسنۃ:

ہر وہ نیا کام جو کسی سنت کے خلاف نہ ہو جیسے دینی مدارس، محفلِ میلاد۔

(جاء الحق ۲۰۸)

البدعۃ الاعتقادیۃ:

بدعتِ اعتقادی ان برے عقائد کو کہتے ہیں جو حضور ﷺ کے بعد اسلام میں ایجاد ہوئے جبریہ قدریہ مرجیہ وغیرہ عقائد بدعتِ اعتقادیہ ہیں۔ (جاء الحق ۲۰۶)

البدعۃ العلمیۃ:

ہر وہ کام ہے جو حضور ﷺ کے زمانہ پاک کے بعد ایجاد ہوا خواہ دنیاوی ہو یا دینی یا صحابہ کرام کے زمانہ میں ہو یا اس کے بعد بھی (ایضاً ۲۰۷)

البدل:

وہ تابع ہے جو نسبت سے مقصود ہوتا ہے، اور متبوع حرف تعارف اور تمہید کیلئے ذکر کیا جاتا ہے۔

البدلاء:

یہ (۷) اشخاص (اولیاء اللہ) ہیں۔ ان میں سے جب بھی کوئی اپنے علاقہ سے سفر کرتا ہے تو اپنی صورت و اعمال وغیرہ مشابہ اپنا بدل چھوڑ جاتا ہے حتیٰ کہ کوئی نہیں جان سکتا کہ وہ چلا گیا ہے۔ ان (۷) حضرات کے ذریعے اللہ ساتوں اقالیم کی حفاظت فرماتا ہے۔ ہر ایک اقلیم میں ان میں سے ایک کی ولایت ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا کلیم اللہ کے قدم پر ہوتا ہے اور اس کیلئے اقلیم ثانی

ہوتا ہے، تیسرا ہارون علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے، چوتھا حضرت ادریس علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے، پانچواں حضرت یوسف علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے، چھٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ساتواں حضرت آدم علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے۔ (التعریفات ۳۴)

البدنۃ:

لغۃً اونٹ۔ اصطلاحاً وہ اونٹ یا گائے جس حرم مکہ میں نحر کیا جائے۔

البدیہی:

جس کا حصول نظر وکسب پر موقوف نہ ہو برابر ہے کہ وہ تجربہ وغیرہ کی طرف بھی محتاج ہو یا نہ ہو۔ (التعریفات ۳۴)

(ب ر)

البر:

وہ عمل (فعل) جس میں خیر و بھلائی ہو۔

براعۃ الاستہلال:

مصنف اپنی تالیف کی ابتداء میں مسائل شروع کرنے سے پہلے مقصود کی طرف ایسی عبارت کے ذریعے اشارہ کر دے کہ جو مقصود پر اجمالاً دلالت کرے۔

(التعریفات ۳۴)

البرج

لغۃً بلند عمارت، محل۔ اصطلاحاً آسمان کا بارہواں حصہ جو رصدگاہوں سے دکھائی دیتا ہے۔

علماء ہیئت کہتے ہیں آسمان (۹) ہیں۔ سات آسمانوں میں سے ہر ایک میں ایک سیارہ ہے۔ آٹھویں آسمانوں میں ثابت ستارے ہیں۔ نواں آسمان فلک اطلس ہے سادہ ہے۔ آٹھویں آسمان میں ستاروں کے اجتماع سے جو مختلف شکلیں بنتی ہیں وہ اس نویں آسمان میں نظر آتی ہیں جن کو رصدگاہوں میں دیکھا جاتا ہے مثال کے طور پر کہیں یہ شیر کی شکل بن

جاتی ہے اسے برجِ اسد کہتے ہیں۔ یہ کل (۱۲) برج ہیں جو درج ذیل ہیں۔
حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔
(تبیان القرآن ۶، ۲۵۲)

البرزخ:

وہ مقامات جن میں ارواح بعد موت حشر تک حسب مراتب رہتی ہیں۔
(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ۴۵۵)

البرغوثیۃ:

وہ گروہ ہے جو کہتا ہے کہ کلام اللہ کو جب پڑھا جائے تو یہ عرض ہے اور جب لکھا جائے تو جسم ہے۔ (التعریفات ۳۴)

البرکۃ:

بڑھوتری، زیادتی۔ وہ بھلائی جو آکر نہ جائے۔

البرہان:

(۱) وہ قیاس جو قضایا کے یقینیہ سے مرکب ہو۔ (التعریفات ۳۴)
(۲) (فی علم المنطق) وہ قیاس جو قضایائے یقینیہ سے مرکب ہو برابر ہے کہ تمام قضایا بدیہی ہوں یا تمام نظریہ ہوں یا بعض بدیہیہ ہوں اور بعض نظریہ ہوں۔
(۳) ایسا بیان ہے کہ جس کے ذریعے حق باطل سے الگ ظاہر ہو جائے۔
(قواعد الفقہ ۲۰۷)

(ب س)

البستان:

وہ باغ کہ جس کے ارد گرد دیوار ہو اور اندر متفرق قسم کے درخت ہوں کہ جن کے توسط سے زراعت ممکن ہو۔ (التعریفات ۳۵)

البسیط:

تین اقسام ہیں۔

(۱) بسیطِ حقیقی، جس کیلئے اصلاً جز نہ ہو جیسے باری تعالیٰ۔

(۲) بسیطِ عرضی، جو مختلفۃ الطبائع اجسام سے مرکب نہ ہو۔

(۳) بسیطِ اضافی، جس کے اجزاء دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے کم ہوں۔

اسی طرح بسیط کی دو اقسام ہیں۔(۱) روحانی جیسے عقول۔(۲) جسمانی عناصر۔

(التعریفات ۴۵)

البسیطۃ:

وہ قضیہ حملیہ جس میں حرف سلب قضیہ کی کسی جزء کی جزء نہ بنے۔

(ب ش)

البشارۃ:

وہ خبرِ صادق جس کے سبب چہرے میں تغیر پیدا ہو جائے۔اس کا خیر اور شر دونوں میں استعمال ہوتا ہے مگر غالب طور پر اس کا استعمال خیر میں ہوتا ہے۔(التعریفات ۴۵)

(ب ص)

البصر:

(دیکھنے کی قوت) وہ قوت ہے جسے ایسے دو کھو کھلے پٹھوں میں رکھا گیا ہے جو دونوں ملتے ہیں پھر الگ ہو جاتے ہیں پھر دونوں آنکھوں کی طرف آتے ہیں۔ان کے ذریعے روشنیوں، رنگوں اور شکلوں وغیرہ کا ادراک کیا جاتا ہے۔

(التعریفات ۴۵)(شرح عقائد ۱۴)

البصیرۃ:

نورِ قدس سے منور قلب کی وہ قوت ہے جس کے ذریعے قلب اشیاء کے حقائق کو دیکھتا ہے۔(التعریفات ۴۵)

(ب ض)

البضاعۃ:

(ابضاع) ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام اور تمام نفع رب المال کیلئے قرار دیا جائے۔ (۴۳،۱)

البِضع: (بالکسر)

(۱) وہ اسم مبہم جو تین سے نو تک افراد کیلئے بولا جائے۔

(۲) تین سے زائد اور نو سے کم کیلئے بولا جاتا ہے۔ (التعریفات ۳۵)

البُضع:

(بالضم) یہ لفظ عورت کی فرج سے "کنایۃ" بولا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۰۸)

(ب ع)

البعض:

مرکب کے جزء کا نام ہے کہ جس سے جزء اور اس کے علاوہ جزء سے کل مرکب ہوتا ہے۔ (التعریفات ۳۶)

البعد:

اس امتداد کا نام ہے جو جسم میں قائم ہے۔ یہ ان کے نزدیک ہے جو خلاء کے قائل ہیں۔ جیسے افلاطون۔ (التعریفات ۳۶)

(ب ل)

البلاغۃ:

لغۃً تنبئی عن الوصول والانتہاء۔ اس کیساتھ متکلم اور کلام کو موصوف کیا جاتا ہے مفرد کو نہیں کیا جاتا۔ (المطول ۳۳)(التعریفات ۳۶)

البلاغۃ فی الکلام:

کلام کا مقتضیٰ حال کے مطابق ہونا فصاحتِ کلام کے ساتھ ساتھ۔ (ایضاً)
(المطول ۳۴)

البلاغۃ فی المتکلم:

ایسا ملکہ ہے جس کے ذریعے متکلم کلام بلیغ کو تالیف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔
(التعریفات ۳۶)(المطول ۱۷)

البلوغ:

لغۃً وصول۔ شرعاً حد صغر ختم ہو جانا تا کہ اس پر تکالیفِ شریعہ کے احکام جاری ہوں اور تصرفات نہ کرنے کی رکاوٹ ہٹ جائے۔ لڑکا احتلام یا انزال یا حاملہ کر دینے (جماع) سے بالغ ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے کچھ نہ ہو تو پندرہ سال قمری عمر ہونے پر بالغ تصور کیا جاتا ہے۔ لڑکے کے بلوغ کی عمر بارہ برس سے پندرہ برس کے درمیان ہے۔ لڑکی حیض یا احتلام یا حاملہ ہونے سے بالغہ ہو جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو مکمل پندرہ برس عمر ہونے پر بالغہ ہوگی۔ لڑکی کیلئے بلوغ کی عمر نو برس سے پندرہ برس کے درمیان ہے۔
(قواعد الفقہ ۲۱۰ توضیحاً)

بلیٰ:

جو نفی کے بعد ہے اس کے اثبات کیلئے آتا ہے۔ (التعریفات ۳۶)

(ب ن)

البناء:

جس کی تعمیر کی جائے۔ (فی الصلوۃ) نماز میں بناء کا معنیٰ ہے بغیر نئی تکبیر تحریمہ کے اسی نماز پر بناء کرنا (مکمل کرنا) کہ جس میں نمازی کو حدث ہوتا ہے۔ اس کی ضد "استیناف" ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۱۰)

البنت:

وہ (مؤنث) حیوان جو اپنی نوع کے کسی فرد کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو۔

بنت اللبون:

وہ مادہ جانور (اونٹنی) جس کی عمر دو برس مکمل ہو چکی ہو اور وہ تیسرے برس میں داخل ہو۔

بنت المخاض:

وہ مادہ (اونٹنی) جس کی عمر ایک سال مکمل ہو چکی ہو اور وہ تیسرے برس میں داخل ہو۔

البنصر:

چھنگلیا اور وسطی (بڑی انگلی) کے درمیان والی انگلی جسے انگشتِ شہادت بھی کہا جاتا ہے۔

بنو الاخیاف:

ماں شریک بہن بھائی۔ جبکہ باپ کوئی اور ہو۔

بنو العلات:

باپ شریک بہن بھائی۔ جبکہ ماں کوئی اور ہو۔

(ب ہ)

البہتان:

کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس پر جھوٹ باندھنا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ۲۹۴)

البہیمۃ:

وہ چوپایہ جو نہ پرندہ ہو نہ درندہ ہو۔

(ب ی)

البیان:

متکلم کا سامع کیلئے مراد کو ظاہر کرنا۔ (التعریفات ۳۶)

بیان التبدیل:

یہ نسخ ہے۔یعنی متاخر دلیل کے ذریعے حکم شرعی کو اٹھا دینا۔(التعریفات ۳۶)

بیان التغییر:

مشترک یا مشکل یا مجمل یا خفی میں جو خفاء ہے اس کو بیان کرنا۔(التعریفات ۳۶)

بیان التقریر:

کلام کو ایسے طریقہ سے پختہ کرنا مجاز یا خصوص کا احتمال ختم ہو جائے۔

البیانیۃ:

یہ بیان سمعان التمیمی کے متبعین ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل معاذ اللہ عزوجل انسانی صورت پر ہے اور اللہ کی روح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح میں حلول کر گئی ہے۔ پھر ان کے محمد بن حنیفہ میں پھر ان کے بیٹے ابو ہاشم میں حلول کر گئی ہے اور پھر بیان بن سمعان میں حلول کر گئی ہے۔(التعریفات ۳۲)

البیت:

(۱) ایک ہی چھت کے نیچے والا مکان کہ جس کی دھلیز ہو۔

بخلاف خانہ کے کیونکہ وہ ہر رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں چاہے بڑا ہو یا چھوٹا۔

(قواعد الفقہ ۲۱۱)

(۲) (فی علم العروض) دو مصرعوں سے مرکب منظوم کلام۔

بیت المال:

اسلامی حکومت کے خزانے کو بیت المال کہا جاتا ہے۔

البیع:

لغۃً باہم تبادلہ کرنا۔

(۱) وہ بیع جو اصلاً ہی درست نہ ہو جیسے غیر مال کی بیع۔(التعریفات ۳۷)

(۲) دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔

(بہار شریعت ۲/۶۱۵)

البیع الباطل

(۱) وہ بیع جو اصلاً ہی درست نہ ہو جیسے غیر مال کی بیع۔(التعریفات ۴۷)

(۲) مطلب یہ کہ جب بیع کا کوئی رکن مفقود ہو یا چیز قابل بیع ہی نہ ہو۔(۲،۶۹۶)

البیع بالرقم:

بائع یوں کہے میں نے یہ کپڑا تجھے بیچا اس کی رقم کے بدلے جو اس پر ہے اور مشتری نے مجلس کے اندر رقم کو جان لیا اور قبول کر لیا تو اب یہ بیع جائز ہو جائے گی۔

(التعریفات ۴۷)

بیع الحاضر للبادر:

شہری شخص اس دیہاتی سے یوں کہے جو اپنا مال بیچنے کیلئے لایا ہے۔ یہ میرے پاس چھوڑ دے تا کہ میں اس کو تیرے لیے مہنگا بیچوں۔(قواعد الفقہ ۲۱۴)

بیع حبل الحبلۃ:

(۱) جانور کے حمل کے حمل کی بیع کرنا۔ یعنی اگر یہ جانور مادہ جنے پھر وہ مادہ جو بچہ جنے اس کی بیع کرنا۔

(۲) جانور کے حمل وضع کرنے کے بعد اس حمل والے مادہ بچہ کے بڑے ہو کر بچہ جننے کی مدت تک میعاد بیع مقرر کرنا۔

بیع الحصاۃ:

کسی شے کا ڈھیر ہو اور بائع و مشتری جب قیمت پر متفق ہو جائیں تو مشتری جس کپڑے وغیرہ پر کنکری دکھ دے تو اس کو دیکھ اور جانچے بغیر بیع واجب ہو جاتی تھی اور فریقین میں سے کسی کو رد کرنے کا اختیار نہ ہوتا تھا۔

بیع السلم:

اس بیع میں مبیع بائع پر دین ہوتی ہے مگر مشتری ثمن فی الفور ادا کرتا ہے یعنی آرڈر پر مال تیار کروانا۔

البیع الصحیح:

وہ بیع جو جائز ہو اور مشروع ہو ذاتی طور پر اور وصفی طور پر۔ (قواعد الفقہ ۲۱۴)

بیع الصرف:

ثمن کو ثمن کے عوض بیع کرنا۔ (قواعد الفقہ ۲۱۴)

البیع العینۃ:

ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اس نے کہا میں قرض نہیں دونگا البتہ یہ کرسکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے کی بیچتا ہوں۔ اگر تم چاہو تو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کی بیع کر دینا، تمہیں دس روپے مل جائیں گے۔ اس طرح بیع ہوئی یہ جائز ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۱، ۲، ۸۳۲)

بیع الغرر:

وہ بیع جس میں مبیع کی ہلاکت کے سبب بیع فسخ ہونے کا خطرہ ہو۔

(التعریفات ۴۷)

البیع الفاسد:

(۱) وہ بیع کہ جو اپنی اصل کے اعتبار سے صحیح ہو وصف کے اعتبار سے صحیح نہ ہو۔

(بہارِ شریعت ۲/۶۹۹)

(۲) رکن بیع اور محل میں خرابی نہ ہو کوئی اور خرابی ہو۔ (بہارِ شریعت ۲/۶۹۹)

البیع اللازم:

وہ جو نافذ ہو اور خیار وغیرہ سے خالی ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۱۵)

البیع المبرور:

وہ بیع کہ جس میں کوئی شبہ، کوئی جھوٹ اور کوئی خیانت نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۱۵)

بیع المقایضۃ:

وہ بیع جس میں عین کو عین کے بدلے بیچا جائے یعنی مبیع کو مبیع کے عوض بیچنا۔

(قواعد الفقہ ۲۱۵)

البیع تلجئۃ

بیع تلجئۃ یہ ہے کہ دو شخص اور لوگوں یعنی دوسرے لوگوں کے سامنے بظاہر کسی چیز کو بیچنا خریدنا چاہتے ہیں مگر ان کا ارادہ اس چیز کے بیچنے خریدنے کا نہیں۔ (بہارِ شریعت ۲/۸۳۲)

البیع المکروہ:

وہ بیع جو اپنی اصل اور اپنے وصف کے اعتبار سے صحیح ہو مگر کوئی اور خرابی اس میں ہو۔

البیع المنعقد ہ:

وہ بیع جو منعقد ہو اور عاقدین وغیرہ کسی شخص کی اجازت پر وہ بیع موقوف نہ ہو۔
(قواعد الفقہ ۲۱۵)

بیع من یزید:

(بیع المزایدۃ) یہ ہے کہ عاقدین کسی بھاؤ پر راضی نہیں ہوتے اور کوئی دوسرے کی طرف نہیں جھکتا بلکہ بائع ثمن میں زیادتی کو اس سے طلب کرتا ہے جو زیادہ کرے یعنی نیلام کی بیع۔

البیع الموقوف:

وہ بیع جس کیساتھ غیر کا حق متعلق ہو۔ یہ بیع اس مستحق کی اجازت پر موقوف ہوتی ہے۔

بیع الوفاء:

(۱) بائع مشتری سے کہے "میں نے یہ چیز تجھے بیچ دی اس کے عوض جو تیرا مجھ پر قرض ہے۔ جب میں تیرا دین (قرض) ادا کردوں گا تب یہ چیز میری ہو جائے گی۔
(التعریفات ۴۷)

(۲) اس طور پر بیع کرنا کہ جب بائع مشتری کو ثمن واپس کرے تو مشتری بیع کو واپس کردے۔ (ماخوذ بہارِ شریعت حصہ ۱۱، ۲/۸۴۲)

البیھسیۃ:

یہ گروہ ابو بیہس ھیصم بن جابر کے متبعین کا ہے۔ یہ کہتے ہیں ایمان اللہ اور جس کیساتھ رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اس کا علم و اقرار ہے اور یہ بندوں کے افعال کی نسبت انکی طرف کرنے میں قدریہ کی موافقت کرتے ہیں۔ (التعریفات ۴۷)

﴿......التاء......﴾

(ت ا)

التابع:

(فی علم النحو) وہ کلمہ جس کا اعراب ایک ہی جہت سے ماقبل کلمہ کے مطابق ہوتا ہے۔ ماقبل کو متبوع کہتے ہیں۔

التابعی:

وہ شخص جو ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملا ہو اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۱۷)

التابوت:

لکڑی وغیرہ کا وہ صندوق جس میں کسی حاجت اور مصلحت کی وجہ سے میت کو ڈال کے دفن کیا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۱۲۷)

التابیر:

لغۃً شق کرنا۔ مراد یہ ہے کہ مادہ کھجوروں کے شگوفوں کو شق کر کے اس میں نر کھجور کے شگوفوں کی قلم لگانا یا نر کھجور کے شگوفوں کو مادہ کھجور میں پیوند کر دینا۔
(شرح صحیح مسلم ۲۰۶/۴)

التاجیل:

کسی امر کیلئے کوئی وقت مقرر کرنا جیسے قرض کی ادائیگی معیار مقرر کرنا۔

التاریخ:

(۱) جس دن میں کوئی کام ہوا ہے اس دن کو معین کرنا۔

(۲) وہ علم ہے جو اوقات کے ذکر پر مشتمل ہوتا ہے۔(قواعد الفقہ ۲۱۷)

التاسیس:

ایسے معنیٰ کا فائدہ دینا کہ جو معنیٰ پہلے حاصل نہ تھا۔(التعریفات ۳۸)

التاکید:

ایسے معنیٰ کا اعادہ کرنا جو پہلے سے حاصل ہو۔(التعریفات ۳۸)

(فی علم النحو) وہ تابع ہے جو متبوع کو پختہ کرتا ہے اور اس کے متعلق سامع کے شک اور وہم کو دور کرتا ہے۔

التاکید اللفظی:

لفظ اول کو دوبارہ لانا۔(التعریفات ۳۸)

التالی:

(فی علم المنطق) قضیہ شرطیہ کے جزء ثانی کو "تالی" کہا جاتا ہے۔

التالیف:

کثیر اشیاء کو اس طرح رکھنا کہ ان پر ایک نام کا اطلاق ہو برابر ہے کہ ان میں سے بعض اجزاء کی نسبت دوسرے بعض کی طرف تقدم و تاخیر کے اعتبار سے ہو یا نہ ہو۔
(التعریفات ۳۸)

التاویل:

اصل میں اس کا معنیٰ "ترجیح" ہے۔شرع میں اس کا معنیٰ ہے۔لفظ کو اس کے ظاہری معنیٰ سے اس معنیٰ کی طرف پھیرنا کہ جس کا لفظ احتمال رکھتا ہے۔جبکہ محتمل اسے کتاب و سنت کے موافق خیال کرے۔(التعریفات ۳۸)

التابط:

(فی الصلوٰۃ) کپڑے کو سیدھے بازو کے نیچے سے داخل کر کے الٹے کندھے پر ڈالنا۔

(ت ب)

التباین:

(۱) جب دو چیزوں میں سے ایک کی نسبت دوسری کی طرف کی جائے تو ان میں کوئی ایسی شئے پر صادق نہ آئے کہ جس پر دوسری صادق آ رہی ہے۔

(التعریفات ۳۸)

(۲) ایک کلی کا کوئی فرد دوسری کلی کے فرد پر صادق نہ آئے۔

التبتل:

لغۃً انقطاع۔ اصطلاحاً دنیا کی لذت اور شہوت کو ترک کر کے اللہ کی عبادت کیلئے فارغ ہونا۔ (شرح صحیح مسلم ۳،۸۳۰۷)

التبذیر:

اسراف کے طور پر مال جدا (خرچ) کرنا۔ (التعریفات ۳۸)

التبر:

درہم و دینار ڈھالنے سے قبل سونے اور چاندی کو "تبر" کہا جاتا ہے۔

(قواعد الفقہ ۲۱۸)

التبسم:

ایسا مسکرانا کہ آواز نہ خود کو سنائی دے نہ قریب والوں کو۔ (التعریفات ۳۸)

التبشیر:

ایسی خبر دینا جس میں سرور (خوشی) ہو۔ (التعریفات ۳۹)

التبکیر:

(فی الجمعۃ) جمعہ کو اول وقت میں (زوال کے فوراً بعد) ادا کرنا۔

(قواعد الفقہ ۲۱۸)

تبع التابعی:

وہ شخص جو کسی تابعی سے ایمان کی حالت میں ملا ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا

ہو۔(قواعد الفقہ ۲۱۸)

التبویئۃ:

(۱) عورت (زوجہ) کو خالی گھر میں ٹھہرانا۔(التعریفات ۳۹)

(۲) ایسی لونڈی جس کا نکاح کا لک نے کسی شخص سے کر کے اسی کے حوالے کر دیا ہو اور اس سے خدمت نہ لیتا ہو۔(بہارِ شریعت مکتبۃ المدینہ ج ۲، ۱۷)

التبیع:

وہ گائے جو ایک سال سے زائد عمر کی ہو۔اس کی مؤنث "التبیعۃ" آتی ہے۔

التبیین:

(عندالاصولیین) حال میں یہ ظاہر کرنا کہ حکمِ علت وشرط کے پائے جانے سبب ماضی میں بھی موجود تھا(قواعد الفقہ ۲۱۹)

(ت ت)

التتمیم:

ایسا کلام جو مقصود کے خلاف کا وہم نہ ڈالتا ہو اس میں کسی نکتہ کیلئے کچھ زائد لانا جیسے مبالغہ۔(التعریفات ۳۹)

(ت ث)

التثاؤب:

(جمائی) حواس کی سستی کے باعث اعضاء کا ڈھیلا پڑ جانا اور بغیر قصد کے منہ کا کھلنا۔(قواعد الفقہ ۲۱۹)

التثنیۃ:

وہ اسم جو دو افراد پر دلالت کرے۔

التثویب:

مسلمانوں کو نماز کی اطلاع اذان سے دے کر پھر دوبارہ اطلاع دینا۔

(فتاویٰ رضویہ ۵، ۳۶۱)

(ت ج)

التجارۃ:

کسی شے کو خریدنا تا کہ اس خریدی ہوئی شے کو بیچ کر نفع حاصل کیا جائے۔ (التعریفات ۳۹)

تجاہل العارف:

کسی نکتہ کی وجہ سے معلوم کو غیر معلوم کے طور پر چلانا۔ (التعریفات ۳۹)

التجربیات:

(فی علم المنطق) وہ قضایا جن میں تصدیق بار بار کے تجربات کے بعد حاصل ہو۔

التجلی:

انوارِ غیب سے جو دل پر منکشف ہو۔ (التعریفات ۳۹)

التجنیس:

(المضارع) دو کلموں میں باہم کوئی اختلاف نہ ہو سوائے ایک متقارب حرف کے جیسے الدری، الباری۔ (التعریفات ۴۰)

تجنیس التحریف:

دو کلموں میں باہم صرف ہیئت کا اختلاف ہو۔ (التعریفات ۴۰)

تجنیس التصحیف:

دو کلموں میں باہم صرف نقطے کا فرق ہو۔ جیسے اتقی، اتقی۔ (التعریفات ۴۰)

تجنیس التصریف:

دو کلموں میں صرف حرف کے بدلنے میں ہو۔ جیسے، یہون، ینون۔ (التعریفات ۴۰)

تجنیس الخطی:

دو کلموں کا باہم اتفاق حروف، حرکات اور سکنات میں نہ ہو بلکہ صرف دونوں کی شکل

ملتی جلتی ہو۔

تجنیس المستوفی:

کلام میں دو لفظ استعمال ہوں اور دونوں ہم جنس ہوں صرف نوع میں فرق ہو جیسے ایک اسم ہو ایک فعل ہو۔

تجنیس المماثل:

کلام میں دو لفظ استعمال ہوں اور دونوں ہم جنس ہوں اور باہم نوع میں بھی متفق ہوں کہ اسم، فعل اور حرف میں اختلاف نہ ہو البتہ دونوں سے دو علیحدہ معنیٰ مراد ہوں۔

التجوید:

لغۃً ستھرا کرنا، کھرا کرنا، اصطلاحاً حرف کو ان کے مخارج سے صفاتِ لازمہ عارضہ کے ساتھ ادا کرنا۔ (علم التجوید ۱۱)

التجہیز:

مرنے کے بعد میت کیلئے جو سفرِ آخرت کی طرف ضروری امور ہیں ان کا انتظام کرنا جیسے غسل و کفن و دفن وغیرہ۔ (قواعد الفقہ ۲۲۰)

(ت ح)

التحذیر:

(۱) یہ "اتق" فعل مقدر کا معمول ہے اپنے سے مابعد سے ڈراتے ہوئے جیسے ایاک والاسد۔ (التعریفات ۴۰)

(۲) اس سے مراد یہ ہے کہ مخاطب کو ناپسندیدہ اور خطرناک چیز سے ڈرایا جائے۔ اسے محذر منہ اور جس کو ڈرایا جائے اسے محذر کہتے ہیں۔

التحری:

(۱) دو امروں میں سے واضح امر کو طلب کرنا۔ (التعریفات ۴۲)

(۲) جب کسی موقع پر حقیقت معلوم کرنا دشوار ہو جائے تو سوچے اور جس جانب گمان

غالب ہو عمل کرے، اس سوچنے کا نام تحری ہے۔ (بہارِ شریعت ۳، ۶۶۱)

التحریر:

غلام کو بالمعاوضہ یا بلا معاوضہ آزاد کرنا۔ اور گردن کو آزاد کرنا کل کو آزاد کرنا ہے۔
(قواعد الفقہ ۲۲۱)

التحریف:

لفظ کو بدلنا جبکہ معنیٰ تبدیل نہ ہو۔ (التعریفات ۴۰)

التحفۃ:

جو بھلائی میں سے کوئی شے کسی کو ہدیہ کی جائے۔ (التعریفات ۴۰)

التحقیق:

کسی مسئلہ کو اس کی دلیل کے ذریعے ثابت کرنا۔ (التعریفات ۴۰)

التحکیم:

دونوں خصم کا اپنے جھگڑے میں فیصلہ کرنے کیلئے کسی کو باہم رضامندی کیساتھ ثالث بنالینا۔ اس ثالث کو "حَکَم" اور "محکم" کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۲۲)

التحلیف:

متخاصمین میں سے ایک خصم سے قسم لینا۔ (قواعد الفقہ ۲۲۲)

التحلیل:

تین طلاق والی عورت کو زوج ثانی کا نکاح صحیح کے ذریعے زوج اول حلال ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۲۲)

التحنیک:

(للولد) نومولود بچے کو کوئی شے چبا کر کھلانا۔ اس کو "گھٹی دینا" بھی کہا جاتا ہے۔

تحیۃ المسجد:

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو یا چار رکعت نماز پڑھنا تعظیم

مسجد کی نیت سے اولاً جو نماز پڑھی جائے۔

تحیۃ الوضوء:

وضو کرنے کے بعد وضو کی تری خشک ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لینا۔

(۱،۶۷۵)

(ت خ)

التخارج:

ورثاء میں سے کسی وارث کو ترکہ میں سے کوئی معین شے دے خارج کرنے میں ورثاء کا مصالحت کرنا۔(التعریفات ۴۰)

التخصر:

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔(شرح صحیح مسلم ۲،۱۱۷)

التخصیص:

علم کو اس میں سے بعض پر روک دینا۔ اس کیساتھ کسی مستقل دلیل کے ملے ہونے کے سبب (عندالنحاۃ) فقرہ میں حاصل ہونے والے اشتراک کو کم کرنا۔ جیسے رجل عالم۔(التعریفات ۴۰)

تخصیص العلۃ:

مدعیٰ علیہ وصف سے حکم کا بعض صورتوں میں کسی مانع کی وجہ سے مختلف ہو جانا۔ (التعریفات ۴۰)

التخفیف:

(عندالصرفیین) کلمہ سے ہمزہ کے ثقل کو دور کرنا۔

التخلیۃ:

(فی البیع) مبیع کو قبضہ میں لینے کیلئے بائع کا مشتری کو اجازت دے دینا جبکہ بائع کو سپرد کرنے میں کوئی مانع موجود نہ ہو۔(قواعد الفقہ ۲۲۴)

التخییر:

(فی الطلاق) زوجہ کو اپنے آپ کو طلاق دینے کا اختیار دے دینا۔ (قواعد الفقہ ۲۲۴)

(ت د)

التداخل:

ایک شے کا دوسری شے میں بغیر حجم ومقدار میں زیادتی کے داخل ہونا۔
(التعریفات ۴۰)

تداخل العددین:

(فی الفرائض) دوعددوں میں سے چھوٹا بڑے میں فنا ہو جائے یا چند بار شمار کئے جانے کے بعد چھوٹا بڑے کے برابر ہو جائے جیسے (۳ اور ۹)۔ (التعریفات ۴۰)

التداعی:

(۱) بعض لوگوں کا دوسرے بعض کو بلانا۔ فقہ میں یہ ہے کہ چار یا زائد اشخاص ایک کی اقتداء کریں۔ (قواعد الفقہ ۲۲۴)

(۲) لغوی معنٰی ہے ایک دوسرے کو بلانا۔ تداعی کے ساتھ جماعت کا مطلب ہے کہ کم از کم چار آدمی امام کی اقتداء کریں۔ (فتاویٰ رضویہ ۷/۴۳۰)

التدبر:

امور کے انجام کی طرف کرنے کا نام ہے۔ (التعریفات ۴۰)

التدبیر:

(۱) غلام کی آزادی کو موت پر معلق کرنا۔

(۲) خیر کی معرفت کے ذریعے امور کے انجام میں نظر کرنا۔ (التعریفات ۴۱،۴۰)

تدبیر المنزل:

(۱) وہ علم ہے جس سے انسان اس کی بیوی، بچوں، خادموں وغیرہ کے مابین احوال مشترکہ کے اعتدال کو اور اعتدال سے خارج امور کو درست کر لے کے طریقوں کو

جانا جاتا ہے۔ (ابجد العلوم ۲، ۱۴۵)

(۲) اس علم کا نام ہے جس کے ذریعے ایسی جماعت کے مصالح کا علم ہو جو ایک گھر میں شریک ہوں جیسے باپ، بیٹا۔

التدلیس:

(عندالمحدثین) راوی اس سے روایت کرے جس سے اس نے ملاقات کی ہے مگر سنا نہیں اور روایت میں سننے کا وہم ڈالے یا اس سے روایت کرے جس کا زمانہ پایا ہے مگر ملاقات نہیں کی اور روایت میں ملاقات کا وہم ڈالے۔

(عندالفقہاء) مال کے عیب کو چھپانا اور مشتری پر ظاہر نہ کرنا۔ (قواعد الفقہ ۲۲۵)

التدویر:

(فی علم التجوید) ترتیل اور حدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا۔ (علم التجوید ۱۸)

(ت ذ)

التذکیۃ:

لغۃً ذبح کرنا، شرعاً وجہ معلوم پر نجس خون بہانا۔ (قواعد الفقہ ۲۲۵)

التذنیب:

ایک شے کو دوسری شے کے پیچھے ان دونوں کے درمیان مناسبت کی وجہ سے رکھنا جبکہ طرفین میں سے کسی کی جانب سے احتیاج نہ ہو۔ (التعریفات ۴۱)

التذییل:

(۱) ایک جملہ کے بعد اس کے ہم معنیٰ جملہ کو تاکید کی غرض سے لانا۔ (التعریفات ۴۱)

(۲) (فی علم العروض) جس کلمہ کے آخر میں وتد مجموع ہو اس کے آخر میں ایک حرف ساکن زائد کرنا۔

(ت ر)

التراخی:

کسی فعل کو اس کے اول وقت سے فوت ہونے کے قریب وقت تک مؤخر کرنے

کا جائز ہونا۔اس کی ضد "الفور" ہے۔(قواعد الفقہ ۲۲۵)

الترادف:

مفہوم میں متحد ہونے کا نام ہے۔(التعریفات ۴۱)

التراویح:

یہ "ترویحہ" کی جمع ہے یہ اس جلسہ کو کہتے ہیں جو رمضان کی راتوں میں ہر چار رکعت کے بعد کیا جاتا ہے پانچ ترویحہ کی مکمل تراویح ہوتی ہے یعنی کل ۲۰ رکعات۔

التربع:

(فی الجلوس) دونوں سرینوں پر بیٹھنا اس طرح کہ سیدھا گھٹنا سیدھی جانب اور الٹا گھٹنا الٹی جانب، باہر ہو اور سیدھا پاؤں الٹی جانب اور الٹا پاؤں الٹی جانب ہو یعنی چار زانوں پالتی مار کر بیٹھنا۔(قواعد الفقہ ۲۲۶)

الترتیب:

لغۃً ہر شے کو اس کے مرتبہ میں رکھنا۔اصطلاحاً متعدد اشیاء کو اس طرح رکھنا کہ ان پر ایک نام کا اطلاق کیا جاسکے اور ان میں سے بعض کی طرف نسبت تقدیم و تاخیر کی ہو۔
(التعریفات ۴۱)

الترتیل:

(فی علم التجوید) قرآن پاک کو خوب ٹھہر ٹھہر کر مخارج حروف اور حفظ وقوف کی رعایت کرتے ہوئے مع التجوید پڑھنا۔

الترجی:

شے کو ممکن کے ارادہ کو ظاہر کرنا یا اس کی کرامت کو ظاہر کرنا۔(التعریفات ۴۱)

الترجیح:

(۱) دو دلیلوں میں سے ایک کو دوسری پر رتبہ دینا۔(التعریفات ۴۱)
(۲) دو ہم مثل چیزوں میں سے کسی ایک کو وصف کے اعتبار سے دوسری پر فضیلت دینا۔(الحسامی ۲۲۸)

الترجیع:

(فی الاذان) اذان میں شہادتین (اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمداً رسول الله) کواولاً آہستہ پڑھنا پھر بلند آواز سے پڑھنا۔(التعریفات ۴۱)

الترحم:

ہمارا کسی کیلئے یہ کہنا "رحمتہ اللہ علیہ" یہ عرفاً بعد از وصال اولیاء کرام کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

الترخیم:

(۱) اسم کے آخر کو تخفیفاً حذف کرنا۔(التعریفات ۴۱)

(۲) (فی علم النحو) مناذی کے آخر کو تخفیفاً گرانا۔

الترضی:

ہمارا کسی شخص کیلئے یہ قول "رضی اللہ عنہ" عرفاً یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

الترک:

مقدور فعل کا عدم ہونا برابر ہے کہ قصداً ہو یا بغیر قصد کے ہو۔(قواعد الفقہ ۲۲۷)

الترفیل:

(فی علم العروض) (جس کے آخر میں وتد مجموع ہو اس کے آخر میں) ایک سبب خفیف زائد کر دینا۔(التعریفات ۴۲)

الترکۃ:

وہ مال جس کو انسان اپنی موت کے وقت چھوڑ جائے اور وہ مال غیر کے حق سے خالی ہو۔(التعریفات ۴۲)

الترکیب:

یہ ترتیب ہی ہے لیکن اس میں بعض اشیاء کی طرف تقدم و تاخر کی نسبت نہیں

ہوتی۔(التعریفات ۴۲)

(عندالنحویین) یہ منع کا ایک سبب ہے۔مراد یہ ہے کہ دو کلمے بغیر اضافت واسناد کے مرکب ہو کر علم بن جائیں۔

(ت ز)

التزکیۃ:

قاضی کا گواہوں کے متعلق یہ تحقیق کرنا کہ وہ مال اور معتبر ہیں یا نہیں تزکیہ کہلاتا ہے۔

(ت س)

التسامح:

(۱) لفظ کو غیر حقیقت میں استعمال کرنا علاقہ معنویہ کا قصد کیے بغیر اور اس پر دلالت کرنے والے قرینہ کو قائم کیے بغیر مقام میں ظہورِ معنیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے۔

(۲) کلام سے غرض نہ جانی جائے اور اس کو سمجھنے کیلئے کسی لفظ کو مقدر ماننے کی طرف حاجت ہوتی ہے۔(التعریفات ۴۳)

التساوی:

دو کلیدوں میں سے ہر ایک کلی دوسری کے تمام افراد پر صادق آئے۔

التساہل:

(فی العبارۃ) لفظ کو اس طرح ادا کرنا کہ وہ مراد پر صراحۃ دلالت نہ کرے۔ (التعریفات ۴۲)

التسبیح:

حق کو امکان اور حدوث "وغیرہ" نقائص سے منزہ "پاک" جاننا۔(التعریفات ۴۲)

التسبیغ:

(فی علم العروض) سبب خفیف کے آخر میں ایک حرف ساکن زائد کرنا۔ (التعریفات ۴۲)

التسلسل:

امورِ غیر متناہیہ کو ترتیب دینا۔(التعریفات ۴۲)

التسلیم:

اللہ کے حکم کے آگے سرخم کردینا اور غیر موافق میں بھی اعتراض کو ترک کردینا اور قضاء کو رضا کیساتھ قبول کرنا۔(التعریفات ۴۲۔۴۳)

(فی الصلوٰۃ) نماز سے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہہ کر خروج کرنا۔

التسمیۃ:

عرف میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کیلئے بولا جاتا ہے۔

التسمیط:

(علم العروض) پر بیت کو چار اقسام پر کردینا یوں کہ بیت کی اول تین اقسام ایک سجع پر ہو جبکہ چوتھی قسم میں قافیہ کی رعایت بھی ہو اسی طرح قصیدہ کے اختتام تک ہو۔

(التعریفات ۴۲)

(ت ش)

تشبیب البنات:

بیٹیوں کے درجات کے اختلاف پر ان کا ذکر کرنا۔(التعریفات ۴۴)

التشبیک:

(بین الاصابع) بعض انگلیوں کو دوسری بعض میں داخل کرنا اور مختلط کرنا۔

(قواعد الفقہ ۲۲۸)

التشبیہ:

(۱) لغۃً ایک امر کی دوسرے امر کیساتھ کسی معنیٰ میں مشارکت پر دلالت کرنا۔ اول امر مشبہ، ثانی مشبہ بہ اور وہ معنیٰ وجہ شبہ ہوتا ہے۔ اصطلاحات فی نفسہ شے کے اوصاف میں سے کسی وصف میں دو چیزوں کے اشتراک پر دلالت کرنا۔

(التعریفات ۴۴)

(۲) (فی علم الکلام) صفات بشریہ کو اللہ کیلئے ثابت کرنا۔ (الفوز الکبیر ۱۹)

التشخص:

وہ معنیٰ ہے جس کے ذریعے شے اپنے غیر سے ممتاز ہو جاتی ہے اس حیثیت سے کہ دوسری شے اس کے مشارک نہیں رہتی۔ (التعریفات ۴۴)

التشہد:

(فی الصلوٰۃ) قعدہ میں "التحیات للہ" سے عبدہ ورسولہ" تک۔

(ت ص)

التصحیح:

(فی اللغۃ) مریض سے بیماری دور کرنا۔

(فی علم الفرائض) رؤس وسہام کے درمیان واقع ہونے والے کو کسور کو زائل کرنا۔ (التعریفات ۴۴)

تصحیح النقل:

(فی علم المناظرۃ) اس قول کی نسبت کے صدق کو بیان کرنا کہ جس قول کی نسبت منقول عنہ کی طرف کی گئی ہے۔ (رشیدیہ ۱۴)

التصحیف:

کسی شے کو اس کے خلاف پڑھنا جیسا اس کے کاتب نے ارادہ کیا ہے یا جو لوگوں کی اصطلاح ہے۔ (التعریفات ۴۴،۴۳)

التصدیق:

(۱) مخبر (خبر دینے والے) کی طرف اپنے اختیار سے صدق کی نسبت کرنا۔ (التعریفات ۴۴)

(۲) (فی علم المنطق) وہ علم جو حکم کیساتھ ہو۔

التصریف:

اصل واحد کو مختلف امثلہ کی طرف پھیرنا ان معانی مقصودہ کی وجہ سے کہ جو نہیں

حاصل ہوتے مگر اس کیساتھ۔(التعریفات ۴۴)

التصغیر:

(۱) اسم کے صیغہ کو معنیٰ کو تحقیراً یا تقلیلاً یا تکریماً بدلنے کی خاطر بدلنا۔(التعریفات ۴۴)

(۲) لغۃً چھوٹا کرنا۔ اصطلاحاً اسم معرب میں ایک خاص قسم کا تغیر پیدا کرکے اس کے مدلول کی مقدار یا کیفیت میں کمی یا عظمت کو ظاہر کرنا۔

التصفیق:

(فی الصلوٰۃ) عورت کا نماز میں اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کو الٹے ہاتھ کی پشت پر مارنا۔(قواعد الفقہ ۲۳۰)

التصور:

(۱) عقل میں شے کی صورت کا حاصل ہونا اور ماہیت کا ادراک کرنا بغیر اس پر نفی یا اثبات کا حکم لگائے۔(التعریفات ۴۴)

(۲) وہ علم جو حکم سے خالی ہو۔

التصوف:

(۱) دل کو مخلوقات کی موافقت سے پاک کرنے، طبعی ابتدائی سے ترقی کرنے، بشری خواہشات کو بجھانے، نفسانی دعاوی سے اجتناب کرنے، صفاتِ روحانیہ سے ہمکنار ہونے اور علوم حقیقت سے تعلق پیدا کرنے کا نام ہے۔(التعریفات ۴۴)

(۲) حضرت محمد جریری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تصوف پر اعلیٰ اخلاق میں داخل ہونا اور گھٹیا خیال سے نکلنے کا نام ہے۔(رسالہ قشیریہ ۴۸۸)

(ت ض)

التضاد:

دو متضاد چیزوں کو باہم رعایت کیساتھ جمع کرنا۔(التعریفات ۴۴)

التضایف:

دو چیزوں کا اس طرح ہونا کہ ان میں سے ہر ایک کا تعلق دوسرے کیساتھ تعلق کیساتھ کا سبب ہو۔ (التعریفات ۴۴)

التضمین:

(فی الشعر) کسی شعر (بیت) کا معنی اپنے ماقبل بیت کیساتھ متعلق ہو اس طرح کہ اس کے بغیر یہ صحیح نہ ہو۔ (التعریفات ۴۴)

(ت ط)

التطوع:

اس کا نام ہے جو فرائض اور واجبات پر زیادتی کے طور پر مشروع ہو۔ (التعریفات ۴۵)

التطویل:

(۱) لفظ کو اصل مراد پر زائد کرنا۔

(۲) جو اصل مراد پر بلا فائدہ زائد ہو۔ (التعریفات ۴۵)

(ت ع)

التعارض:

(عند الاصولیین) دو دلیلوں کا اس طرح ہونا کہ ان میں سے ایک ثبوت امر کا تقاضا کرے اور دوسری انتفاء امر کا تقاضا کرے ایک محل ایک زمان میں قوت اور زیادۃ میں دونوں کے مساوی ہونے کی شرط کیساتھ۔ (قواعد الفقہ ۲۳۰)

التعاطی:

(فی البیع) بغیر ایجاب وقبول کے الفاظ کے ثمن دینا اور باہم رضامندی سے بیع لینا۔ (قواعد الفقہ ۲۳۰)

التعجب:

جس کا سبب خفی سے ہو اس سے نفس کا اثر قبول کرنا۔ (التعریفات ۴۵)

(فی علم التصریف) وہ فعل ہے جس کیساتھ کسی چیز پر تعجب اور حیرانی کا اظہار کیا جائے۔

التعجیز:

(من المکاتب) مکاتب کا بدلِ کتابت کو ادا کرنے سے عجز کا اظہار کرنا۔

(قواعد الفقہ ۲۳۱)

التعدیۃ:

اصل سے فرع کی طرف حکم نقل کرنا۔ (التعریفات ۴۵)

التعریض:

(۱) (فی الکلام) جس کی مراد بغیر تصریح کے سامع نہ سمجھ سکے۔ (التعریفات ۴۵)

(۲) فعل کو کسی ایک طرف منسوب کیا جائے اور مراد اس کا غیر ہو۔

التعریف:

ایسی شے کے ذکر کا نام ہے کہ جس کی معرفت کسی دوسری شے کی معرفت کو مستلزم ہو۔ (التعریفات ۴۵)

التعریف الحقیقی:

کس کے ذریعے شے کی صورت غیر حاصلہ کو حاصل کرنے کا قصد کیا جائے۔

(رشیدیہ ۱۷)

التعریف اللفظی:

جس کے ذریعے لفظ کے مدلول کی تفسیر کرنے کا قصد کیا جائے۔ (رشیدیہ ۱۷)

التعزیۃ:

لغۃً صبر کی تلقین کرنا۔ اردو میں تعزیہ کے معنیٰ ہیں، امام حسین رضی اللہ عنہ کی تربت، ضریح، عمارت روضہ کی شبیہ جسے سونے، چاندی، لکڑی، بانس، کپڑے، کاغذ وغیرہ سے بناتے ہیں۔

یہ شبیہ غم، سوگ اور علامت محرم کے طور پر کبھی جلوس کی شکل میں لے کر نکلتے ہیں۔ کبھی گھروں میں، اماروں میں، یا ان کشادہ و مخصوص چبوتروں پر رکھتے ہیں جنھیں امام صاحب کا چوک کہا جاتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۴۹۱)

التعزیر:

(۱) حد سے کم سزا دے کر تادیب کرنا۔ (التعریفات ۴۵)

(۲) کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت ۲/۴۰۳)

التعسف:

کلام کو ایسے معنی پر محمول کرنا کہ اس پر کلام کی دلالت نہ ہو یہ وہ راستہ ہے جو مطلوب تک نہیں پہنچاتا۔ (التعریفات ۴۵)

التعصب:

حق کی دلیل ظاہر ہونے کے بعد حق کو قبول نہ کرنا۔ (قواعد الفقہ ۲۳۱)

التعقید اللفظی:

کلام کا غیر ظاہر المعنی ہونا ایسے خلل کی وجہ سے جو نظم میں ہو۔ (المطول ۴۷)

التعقید المعنوی:

کلام کا غیر ظاہر المعنی ہونا ایسے خلل کی وجہ سے جو ذہن کے معنی لغوی سے معنی مرادی کی طرف انتقال میں ہو۔ (المطول ۴۸)

التعلیق:

ایک جملہ کے مضمون کے حصول کا دوسرا جملہ کے مضمون کے حصول کے ساتھ ربط کرنا۔

(بالطلاق) طلاق کو کسی شرط پر معلق کرنا۔ جیسے کہنا، ان دخلت الدار فانت طالق۔ (قواعد الفقہ ۲۳۲)

التعلیل:

(۱) شے کی علت کو بیان کرنا اور اثر کو ثابت کرنے کیلئے مؤثر کے ثبوت کو پختہ کرنا۔ (التعریفات ۴۶)

(۲) شے کی علت کو بیان کرنا۔(رشیدیہ۲۲)

التعین:

جس کے ذریعے شے اپنے غیر سے ممتاز ہو جائے اس طرح کہ غیر اس کے مشارک نہ ہو۔(التعریفات ۴۶)

(ت غ)

التغریب:

(للزانی) زنا کرنے والے کو قاضی کا جلاوطنی کرنا۔

التغلیب:

(۱) دو معلوم امور میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا اور اس سے اطلاق دونوں پر کرنا۔(التعریفات ۴۶)

(۲) (فی البلاغۃ) دو معلوموں میں سے ایک کو دوسرے پر اطلاق لفظ میں ترجیح دینا یعنی اگر ایک معلوم کو تعبیر کرنے کیے ایک لفظ ہو اور ایک کو تعبیر کرنے کیلئے دوسرا لفظ ہو پھر ترجیح دے کر دونوں کو ایک لفظ سے تعبیر کر دیا گیا ہو۔

التغیر:

شے کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا۔(التعریفات ۴۶)

التغییر:

ایسی شے کو احداث (ایجاد) کرنا جو پہلے نہ تھی۔(التعریفات ۴۶)

(ت ف)

التفریع:

ایک شے کو دوسری کے بعد لانا اس لیے کہ بعد والی کو سابق کی محتاجگی ہے۔ (التعریفات ۴۶)

التفسیر:

اصل میں اس کا معنیٰ ہے،''کشف،اظہار،''شرعاً آیت کے معنیٰ،شانِ نزول، قصہ اور سببِ نزول کو بیان کرنا ایسا الفاظ کے ذریعے جو ان تمام پر ظاہراً دلالت کریں۔

(التعریفات ۴۶)

التفشی:

(علم التجوید) لغۃً پھیلنا،اصطلاحاً منہ میں آواز کو کہتے ہیں یہ صفت شین میں پائی جاتی ہے۔(علم التجوید ۳۴)

التفصیل:

یہ اجمال کی ضد ہے یعنی جن امور متعددہ کا کلام مجمل ہے ان میں سے بعض یا کل کو معین کر دینا۔(التعریفات ۱۳)

التفکر:

(۱) مطلوب کو حاصل کرنے کیلئے اشیاء کے معانی میں دل کو پھیرنا۔

(۲) اشیاء کی معرفت سے جو دل میں حاصل ہے اس کو حاضر کرنا۔(التعریفات ۴۶)

التفویض:

(عندالصوفیاء) اللہ کی طرف تمام امور کو سپرد کر دینا۔

(فی الطلاق) زوج اپنی زوجہ کو اپنی جانب سے طلاق دینے کا معاملہ سپرد کر دے۔(قواعد الفقہ ۲۳۳)

التفہیم:

معنیٰ کو لفظ کے ذریعے سامع کی سمجھ تک پہنچانا۔(التعریفات ۴۷)

التفکیک:

ضمیر کا معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان منتشر ہونا۔(التعریفات ۴۷)

(ت ق)

التقابل:

دو چیزوں کا ایک جگہ زمانے میں ایک جہت میں ایک جگہ جمع نہ ہوسکنا۔

تقبیل الابہامین:

جب اذان میں "اشہدان محمد رسول اللہ" کہا جائے تو انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں پر لگانا اور کہنا "قرۃ عینی بک یارسول اللہ" اور "اللھم متعنی بالسمع والبصر" اسی طرح جب بھی حضور ﷺ کا نام اقدس "محمد" کہا جائے یا سنا جائے۔ (قواعد الفقہ ۲۳۴)

التقدم الذاتی:

ایک شے کا اس طرح مقدم ہونا کہ مؤخر اس کا محتاج ہو اور یہ مؤخر کیلئے علت تامہ ہو۔

التقدم الزمانی:

جس کیلئے زمانہ کے اعتبار سے تقدم ہو۔ (التعریفات ۴۷)

التقدم الطبعی:

ایک شے کا اس طرح مقدم ہونا کہ دوسری شے نہ پائی جائے جب تک یہ نہ پائی جائے۔ (التعریفات ۴۷)

التقدم الوضعی:

ایک شے کا ذکر میں مقدم ہونا۔

التقدیر:

ہر مخلوق کی اس کے حسن، قبح، نفع، ضرر، اس کے زمانہ (مدت حیات) اس کے رہنے کی جگہ اور اس کے ثواب اور عذاب کی مقرر کردہ حد کا نام اس کی تقدیر ہے۔
(شرح صحیح مسلم ۱/۲۸۳) (شرح عقائد ۸۰)

تقدیم مبرم حقیقی:

(وہ تقدیر) کہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں۔ (بہارِ شریعت ۱/۱۲)

تقدیر معلق محض:

(وہ تقدیر) کہ صحفِ ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔
(بہارِ شریعت ۱/۱۲)

التقدیس:

لغۃً تطہیر، اصطلاحاً حق کو ہر قسم کے نقائص اور ہر اس سے منزہ جاننا جو اس کی جناب کے لائق نہیں۔ (التعریفات ۴۷)

التقریب:

(عند اہل المناظرۃ) دلیل کو ایسی وجہ پر چلانا کہ وہ مطلوب کو مستلزم ہو جائے۔
(رشیدیہ ۲۲)

اگر مطلوب غیر لازم ہو یا لازم غیر مطلوب ہو تو تقریب تام نہ ہو گی۔
(التعریفات ۴۷)

التقریر:

معنیٰ کو عبارت کے ذریعے بیان کرنا۔ (التعریفات ۴۷)

التقسیط:

دین (قرض) کو اداء کرنے کی مدت متفرق طور پر متعدد اوقات میں مقرر کرنا۔

التقسیم:

مختص کو مشترک کی طرف ملانا۔ حقیقۃً مفہوم کلی کی طرف قیودِ مخصصہ مجامعہ کو ملانا چاہے وہ متقابلہ ہوں یا غیر متقابلہ اور قیودِ متخالفہ کو ملانا اس حیثیت سے کہ ان میں سے ہر ایک سے ایک قسم حاصل ہو۔ (التعریفات ۴۷)

التقصیر :

(فی الحج) احرام سے حلال (باہر) ہوتے وقت سر کے بالوں سے ایک انگلی کے پورے کے برابر بال کتروانا۔ (قواعد الفقہ ۲۳۴)

التقلید :

(۱) انسان کا غیر کی اتباع کرنا اس کے حق پر ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے دلیل میں نظر کیے بغیر۔ (التعریفات ۴۷، ۴۸)

(۲) لغۃً گردن میں ہار ڈالنا، (المفردات ۴۱۱) اصطلاحاً مجتہد کے قول کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا۔ (تہذیب الاسماء واللغات ۴/۱۰۱) (شرح صحیح مسلم ۳، ۳۲۸، ۳۲۹)

(۳) عمل کو واجب کرنے والی دلیل جانے بغیر کسی کے قول پر عمل کرنا تقلید ہے۔ (الاحکام فی اصول الاحکام ۴، ۱۶۶)

التقوی:

(۱) لغۃً بچنا۔ (عند اہل الحقیقہ) اللہ کی اطاعت کے ذریعے اس کی عقوبت سے بچنا۔ (التعریفات ۴۷)

(۲) جس کام پر شرح صدر نہ ہو اور اس میں گناہ کا خوف ہو اُن کو ترک کر دینا تقوی ہے۔ (نعمۃ الباری ۱، ۱۷۴)

التقیۃ:

(۱) جان، عزت اور مال کو دشمنوں کے شر سے بچانا۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۶۱۹)

(۲) کسی شے کو ظاہر کرنے کے ذریعے اپنے آپ کو ملامت یا عقوبت سے بچانا جبکہ ظاہر کی گئی شے مافی الضمیر کے خلاف ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۳۴)

(ت ک)

التکاثف:

کوئی شے جدا ہوئے بغیر مرکب کے اجزاء کا ٹوٹنا۔ (التعریفات ۴۸)

التکبر:

اپنے آپ کو غیر سے صفت کمال میں بلند جاننا۔ (قواعد الفقہ ۲۳۵)

التکرار:

ایک شے کو ایک کے بعد دوسری مرتبہ لانا۔ (التعریفات ۴۸)

التکریر:

(عندالقراء) لغۃً کسی چیز کا بار بار ہونا۔ اصطلاحاً نوک زبان میں کپکپاہٹ پیدا ہونے کو کہتے ہیں۔

یہ صفت را میں پائی جاتی ہے۔ (علم التجوید ۳۴)

التکلف:

کسی مشکل کو ناگواری کیساتھ برداشت کرنا جبکہ اس ناگوار کام کو کرتے ہوئے چہرے پر بدنمائی کے آثار ہوں۔ (تبیان القرآن ۱۰،۱۵۶)

التکلیف:

مخاطب پر کلفت کو لازم کرنا۔ (التعریفات ۴۸)

التکوین:

(۱) مسبوق بالمادہ شے کو ایجاد کرنا۔ (التعریفات ۴۸)

(۲) (عندالمتکلمین) معدوم کو عدم سے وجود کی طرف لانا۔ (قواعد الفقہ ۲۳۵)

(ت ل)

التلبیس:

حقیقت کو چھپانا اور وہ شے جیسی ہے اس کے خلاف ظاہر کرنا۔ (التعریفات ۴۸)

التلبیہ:

لبیک کہنا۔ تلبیہ یہ ہے:

لبيك اللهم لبيك لبيك لاشريك لك لبيك ان الحمد

والنعمة لك والملك لاشريك لك۔

التلحین:

آواز کو خوبصورت بنانے کی خاطر کلمہ کو بدل ڈالنا۔(التعریفات ۴۸)

التلطف:

دو باہم اضافت شدہ ذاتوں میں سے ایک ذات کو دوسری ذات کی طرف اضافت کیے بغیر ذکر کرنا۔(التعریفات ۴۸)

تلقی الجلب:

شہر کے باہر سے تاجر جو غلہ لا رہے ہیں اس کو ان تاجروں کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے باہر جا کر خرید لینا۔

التلقین:

جو جان کنی کی حالت میں ہو اس کے پاس بلند سے کلمہ شہادت پڑھنا۔(اسے پڑھنے کا حکم نہ کیا جائے)

التلمیح:

کلام کے ذریعے کسی قصہ یا شعر کی طرف بغیر اس کی صراحت کیے اشارہ کرنا۔ (التعریفات ۴۸)

(ت م)

تماثل العددین:

دو عددوں میں سے ایک کا دوسرے کے مساوی ہونا، جیسے تین، تین (التعریفات ۴۸)

التمام المشترک:

(فی علم المنطق) دو ماہیتوں کے درمیان وہ جزء مشترک کہ کوئی بھی جزء مشترک اس سے خارج نہ ہو۔

التمتع:

(۱) حج اور عمرہ کے افعال کو حج کے مہینوں میں ایک ہی سال دو المام احراموں میں جمع کرنا اس کہ عمرہ کے افعال حج کے افعال پر مقدم ہوں بغیر اپنے اہل کی طرف صحیح کیے۔

(۲) حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا پھر اسی سال حج کا احرام باندھنا یا پورا عمرہ نہ کیا صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھنا۔ (بہارِ شریعت ا، ۱۱۵۷)

التمثیل:

دو جزوں میں ایک ہی حکم کو ثابت کرنا حکم کے دوسرے جزء میں ثابت ہونے کے باعث اس معنٰی کی وجہ سے جو دونوں میں مشترک ہے۔ (التعریفات ۴۹)

(عند المناطقہ) وہ حجت ہے کہ جس میں استدلال جزئی نسے جزئی پر ہو۔

التمکین:

(عند الصوفیاء) یہ استقامت پر پابندی اور رسوخ کا مقام ہے۔ جب تک بندہ رستے میں رہے اس کو صاحبِ تمکین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بلند ہوتا ہے اور ایک وصف سے دوسرے وصف کی طرف منتقل ہوتا ہے پس جب وہ وصال و انتقال پا لیتا ہے، تو اس کو تمکین حاصل ہو جاتی ہے۔ (التعریفات ۴۹)

التملیک:

کسی شے کا کسی شخص کو مالک بنانا اس کو تملیک کہا جاتا ہے۔

التمنی:

کسی شے کے حصول کو طلب کرنا برابر ہے کہ اس کا حصول ممکن ہو یا ممتنع ہو۔ (التعریفات ۴۹)

التمییز:

(۱) جو مذکور ذات سے وہم مستقر کو اٹھا دے یا مقدرہ ذات سے وہم مستقر کو اٹھا دے۔ (التعریفات ۴۹)

(۲) وہ اسمِ نکرہ جو کسی مبہم چیز کے بعد آئے اور اس کے ابہام کو دور کرے جس سے دور کرے اسے ممیّز کہتے ہیں۔

(ت ن)

التناسخ:

(۱) (عندالحکماء) نفس ناطقہ کا ایک بدن سے دوسرے بدن کی طرف منتقل ہونا۔ (قواعد الفقہ ۲۳۸)

(۲) روح کا ایک بدن سے جدا ہونے کے بعد دوسرے بدن سے تعلق کا نام ہے روح اور بدن کے درمیان تعلقِ ذاتی ہونے کی وجہ سے جبکہ دونوں تعلقوں کے درمیان کوئی زمانہ مخل نہ ہو۔ (التعریفات ۴۹)

تنافر الحروف:

کلمہ میں ایسا وصف ہے جو زبان پر ثقل اور بولنے کی تنگی کو واجب کرتا ہے۔ (المطول ۳۶)

تنافر الکلمات:

کلام کے کلمات کا زبان پر ثقیل ہونا۔ (المطول ۴۵)

التنافی:

دو چیزوں کا شے واحد میں ایک ہی زمانے میں جمع ہونا جیسے وجود عدم۔ (التعریفات ۴۹)

التناقض:

دو قضیوں کا ایجاب وسلب میں اس طرح مختلف ہونا کہ ان میں ہر ایک کا صدق لذاتہ دوسرے کے کذاب کا تقاضا کرے۔ (التعریفات ۴۹)

التنبیہ:

مخاطب کے مافی الضمیر کی نشاندہی کرنا۔ لغۃً اس پر دلالت کرنا جس سے مخاطب

غافل ہے۔اصطلاحاً وہ قاعدہ ہے جس کے ذریعے آنے والی ابحاث جملہ کے ساتھ جانی جائیں۔(التعریفات ۴۹)

التنزیل:

نبی کریم ﷺ کے قلب منور و مطہر پر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے واسطہ سے بحسبِ ضرورت قرآن کا ظہور ہونا،انزال اور تنزیل میں یہ فرق ہے کہ انزال یکبارگی ظہور اور تنزیل بتدریج ظہور کیلئے استعمال ہوتا ہے۔(التعریفات ۴۹،۵۰)

التنزیہ:

رب العالمین کو بشر کے اوصاف سے بعید (دور) جاننا۔(۵۰)

التنسیق:

(من صفة البدیع) کسی شے کو آنے والی صفات کے ذریعے مدح یا ذم کے طور پر ذکر کرنا۔(التعریفات ۵۰)

التنقیح:

معنیٰ کی وضاحت کیساتھ ساتھ لفظ کو مختصر لانا۔(التعریفات ۵۰)

التنوین:

(۱) وہ نون ساکن جو آخری حرف کی حرکت کے بعد آتا ہے۔اور فعل کی تاکید کیلئے نہیں ہوتا۔(التعریفات ۵۰)

(۲) دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہا جاتا ہے۔جس حرف پر تنوین ہو اسے منون کہتے ہیں۔

تنوین الترنم:

وہ تنوین جو قافیہ مطلقہ کے ساتھ حرفِ اطلاق کے بدلے لاحق ہوتی ہے۔(التعریفات ۵۰)

تنوین التمکن:

وہ تنوین جو اپنے مدخول کے اسمیت میں تمکن پر دلالت کرتی ہے۔
(التعریفات۵۰)

تنوین التنکیر:

وہ تنوین جو معرفہ اور نکرہ کے درمیان فرق کرنے کیلئے آتی ہے۔(التعریفات۵۰)

تنوین العوض:

وہ تنوین جو مضاف الیہ کے عوض آتی ہے، جیسے یومئذ اصل میں ''یوم اذ کان کذا'' تھا۔(التعریفات۵۰)

تنوین الغالی:

وہ تنوین جو قافیہ مقیدہ کیساتھ لاحق ہوتی ہے۔(التعریفات۵۰)

تنوین المقابلہ:

وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آتی ہے۔(التعریفات۵۰)

(ت و)

التوابع:

وہ اسماء ہیں کہ جن کا اعراب ان کے غیر کی متابعت میں ہوتا ہے اور ان کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) تاکید (۲) صفت (۳) بدل (۴) عطف بیان (۵) عطف بالحروف۔
(التعریفات۵۰)

التواتر:

وہ خبر جو ایسی قوم کی زبان سے ثابت ہو کہ جس قوم کا جھوٹ پر متفق ہونا متصور نہ ہو۔(التعریفات۵۰)

التوجد:

اپنے اختیار سے (تکلفاً) وجد لانے کا نام ہے اور ایسے شخص کا وجد کامل نہیں ہوتا۔(التعریفات ۵۰)(رسالہ قشیریہ ۱۵۵)

التواضع:

اپنے آپ کو غیر سے صفت کمال میں کم جاننا۔ یہ تکبر کی ضد ہے۔
(قواعد الفقہ ۲۳۹)

توافق العددین:

دو عددوں میں سے چھوٹا بڑے کو پورا پورا تقسیم نہ کرے لیکن کوئی تیسرا عدد دونوں کو برابر برابر تقسیم کر دے جیسے آٹھ اور بیس کو چار پورا پورا تقسیم کرتا ہے۔(التعریفات ۵۰)

التوأمان:

وہ دو بچے جو ایک ہی حمل سے پیدا ہوں کہ دونوں کی ولادت کے درمیان چھ ماہ سے کم مدت کا فاصلہ ہو۔(التعریفات ۵۰)

التوبۃ:

دل سے (گناہ پر) اصرار کی گرہ کھول کر اللہ کی طرف رجوع لانا پھر رب کے تمام حقوق کی ادائیگی کیلئے کھڑا (کمربستہ) ہونا۔(التعریفات ۵۱)
شرعاً مذموم افعال سے اچھے افعال کی طرف رجوع کرنا۔(التعریفات ۵۱)

التوجیہ:

(۱) کلام کو دو مختلف وجوہ کا محتمل بناتے ہوئے لانا۔(التعریفات ۵۱)
(۲) کلام کو اس کی ذات وصفات اور احکام وافعال میں شریک سے پاک ماننا توحید ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ۴۴)

التوراۃ:

(حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی الہامی کتاب)

یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا معنٰی ہے۔ ''شریعت''۔ اصطلاحات موجودہ بائبل کا ایک حصہ ہے۔

اس کے دو اہم حصے ہیں (۱) پرانہ عہدنامہ (۲) نیا عہدنامہ۔ کل بائبل تمام عیسائیوں کی مذہبی کتاب ہے لیکن یہودیوں کی مذہبی کتاب صرف پرانہ عہدنامہ ہے۔

(تبیان القرآن ۲،۸۸)

التورک:

(فی الصلوٰۃ) تورک علی وجہ السنۃ کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پیر کو نصب (کھڑا) کیا جائے اور بائیں پیر کو پنڈلی اور ران کے نیچے بچھا کر سرین پر بیٹھا جائے۔

(شرح صحیح مسلم ۲،۱۶۶)

التوریۃ:

(۱) متکلم اپنے کلام سے خلاف ظاہر مراد لے۔ (التعریفات ۵۱)

(۲) توریہ کے معنٰی ہیں ظاہری الفاظ کچھ ہوں اور مراد کچھ۔ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنٰی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس (متکلم) نے دوسرے معنٰی مراد لیے ہیں جو صحیح ہیں۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ۴۶۱)

التوضیح:

معارف میں حاصل ہونے والی پوشیدگی کو اٹھا دینا۔ (التعریفات ۵۲)

التوفیق:

(۱) اللہ کا بندوں کے فعل کو اپنی پسند اور رضا کے معافق کر دینا۔ (التعریفات ۵۲)

(۲) اطاعت کی قدرت کو پیدا کرنا۔

(شرح صحیح مسلم ۱،۳۶۲) (شرح مسلم للنووی ۱،۳۱)

توقف الشئی علی الشئی:

ایک شے کا دوسری شے پر موقوف ہونا اگر شروع کی جہت سے ہو تو اس کو ''مقدمہ'' کہا جاتا ہے۔ اگر شعور کی جہت سے ہو تو اس کو ''معرف'' کہا جاتا ہے۔ اگر وہ وجود کی جہت

سے ہواور شے میں داخل ہوتو اسے ''رکن'' کہا جاتا ہے۔اگر وہ شے میں داخل نہ ہواور اس میں مؤثر ہوتو اس کو ''علت'' کہا جاتا ہے اور اگر ایسا بھی نہ ہوتو اس کو ''شرط'' کہا جاتا ہے برابر ہے کہ وہ وجودی طور پر ہو یا عدمی طور پر ہو۔(التعریفات ۵۲)

التوکل:

(۱) اللہ پر بھروسہ کرنا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے ناامید ہو جانا۔ (التعریفات ۵۲)

(۲) عام مشائخ کہتے ہیں صرف خدا پر بھروسہ کرنے اور مخلوق سے ہر قسم کی امیدیں منقطع کرنے کا نام توکل ہے۔بعض مشائخ کہتے ہیں غیر سے تعلق منقطع کر کے دل کو صرف اللہ کی حفاظت میں دینے کا نام توکل ہے۔(منہاج العابدین ۱۷۶)

التوکیل:

جس شے کا وہ کوئی مالک ہے اس میں تعریف کرنے کا غیر کو اپنے قائم مقام کرنا۔ (التعریفات ۵۲)

التولیۃ:

کسی شے کو بغیر نفع وزیادتی کے اس کے ثمن کے بدلے بیع کر دینا۔(التعریفات ۵۲)

التولد:

حیوان کا بغیر ماں باپ کے خود بخود ہو جانا جیسے گرمیوں میں ٹھہرے پانی میں حشرات پیدا ہو جاتے ہیں۔(التعریفات ۵۲)

التولید:

فعل کا اپنے فاعل سے دوسرے فعل کے واسطہ سے حاصل ہونا جیسے ہاتھ کی حرکت میں چابی کی حرکت۔(التعریفات ۵۲)

التوہم:

اس معنی جزئی کا ادراک کرنا جو محسوسات کے متعلق ہے۔(التعریفات ۵۲)

(ت ہ)

التہجد:

(۱) عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد رات کو کچھ سونے کے بعد اٹھنے پر نفل ادا کرنا۔

(۲) سونے کے بعد ادا کرنا، اس کا وقت مغرب سے طلوع فجر تک ہے۔

(قواعد الفقہ ۲۴۱)

تہذیب الاخلاق:

اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ایک شخص خاص کے صالح کا علم حاصل ہو کہ جن صالح کے ذریعے وہ اچھائیوں سے آراستہ اور برائیوں سے پاک وصاف ہو جائے۔

التہلیل:

عرف میں ''لا الٰہ الا اللہ'' کیلئے بولا جاتا ہے۔

التہور:

وہ ہیئت ہے جو قوت عصبیہ کو حاصل ہوتی ہے جس کے ذریعے ان امور پر پیش قدمی کی جاتی ہے کہ جن پر پیش قدمی کرنا مناسب نہیں ہوتا جیسے کفار سے اس وقت قتال کرنا کہ جب وہ مسلمانوں کی تعداد سے زائد تعداد میں ہوں۔ (التعریفات ۵۲)

(ت ی)

التیامن:

تمام شرافت والے امور جیسے غسل و وضو وغیرہ میں دائیں (سیدھی) جانب سے ابتداء کرنا۔

التیمم:

لغۃً مطلق قصد کرنے کو کہا جاتا ہے۔

شرعاً پاک مٹی کا قصد کرنا اور اس کو صفت مخصوصہ کیساتھ حدث کو زائل کرنے کیلئے استعمال کرنا۔ (التعریفات ۵۲)

﴿......الثاء......﴾

(ا ث)

الثابت:

وہ موجود جو شک کرنے والے کے شک میں ڈالنے سے زائل نہ ہو۔

(قواعد الفقہ ۲۴۳)

(ث خ)

الثخین:

وہ موزے جو بغیر استمساک کے پہنے جاسکیں اور ان کو پہن کر چلنا آسان ہو اور ان سے گزر کر پانی جلد تک نہ پہنچ سکے۔

(ث ر)

الثرم:

(فی علم العروض) "فعولن" سے فا اور نون حذف کردینا۔ باقی رہے گا "عول" تو یہ فعل کی طرف منتقل ہوجائے گا۔ اور اسے "اثرم" کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۵۴)

(ث ق)

الثقہ:

وہ شخص کہ جس پر افعال و اقوال میں اعتماد کیا جائے۔ (التعریفات ۵۴)

(ث ل)

الثلاثی المجرد:

وہ کلمہ جس میں تین حروف اصلیہ ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔

الثلاثی المزید فیہ:

وہ کلمہ جس میں تین حروف اصلیہ ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہوں۔

الثلاثیۃ:

(فی علم المنطق) وہ قضیہ حملیہ جس میں رابطہ مذکور ہو۔

الثلم:

(فی علم العروض) "فعولن" کا فا حذف کر دینا، باقی "عولن" بچ گیا، تو یہ "فعلن" کی طرف منتقل ہو جائے گا، اس کو "اثلم" کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۵۳)

(ث م)

الثمامیۃ:

یہ "ثمامہ بن اشرس" کے اصحاب ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ یہود و نصاریٰ و زنادقہ آخرت میں مٹی ہو جائیں گے نہ جنت میں داخل ہوں گے اور نہ جہنم میں۔ (التعریفات ۵۳)

الثمن:

(۱) اس کا نام ہے جس کو بائع مبیع کے مقابلہ میں لیتا ہے چاہے وہ عین ہو یا سلعہ ہو۔ (تاج العروس ۳۴، ۳۲۷)

(۲) (عقد میں) جو چیز معین نہ ہو وہ ثمن ہے۔ (بہار شریعت ۲، ۶۲۴)

(ث ن)

الثناء:

(للشئی) وہ فعل جو اس شے کی تعظیم کا شعور دلائے۔ (التعریفات ۵۳)

الثنائیۃ:

(عندالمناطقہ) وہ قضیہ حملیہ جس میں رابطہ محذوف ہو۔

الثنایا:

سامنے والے چار دانت، اوپر والے دو دانتوں کو ثنایا علیا اور نیچے والے دو دانتوں کو ثنایا سفلیٰ کہا جاتا ہے۔(علم التوید ۲۳)

(ث و)

الثواب:

جس کے سبب اللہ کی رحمت و مغفرت اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا حقدار بنا جائے۔(التعریفات ۵۳)

(ث ی)

الثیبۃ:

وہ شادی شدہ عورت جس کا پردۂ بکارت وطی بالنکاح سے زائل ہو چکا ہو۔ یہ باکرہ کی ضد ہے۔(قواعد الفقہ ۲۴۴)

الثمن الغیر الخلقی:

ثمن غیر خلقی وہ چیزیں ہیں کہ ثمنیت کیلئے مخلوق نہیں مگر لوگ ان سے ثمن کا کام لیتے ہیں ثمن کی جگہ استعمال کرتے ہیں جیسے نوٹ، روپے، وغیرہ اسی کو ثمن اصطلاحی بھی کہتے ہیں۔(ایضاً حصہ ۱۱ (۸۲۱۲)

الثمن الخلقی:

وہ ثمن ہے جو اسی لیے (ثمنیت ہی کیلئے) پیدا کیا گیا ہو چاہے اس میں انسانی صفت داخل ہو یا نہ ہو جیسے سونا چاندی اوان کے سکے اور زیورات سب ثمن خلقی ہیں۔
(ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱ (۲، ۸۲۱)

﴿......الجیم......﴾

(ج ا)

الجاحظیۃ:

یہ عمرو بن ''بحر الجاحظ'' کے اصحاب ہیں۔ان کا کہنا یہ ہے کہ جوہر کا منعدم ہونا ممتنع ہے، خیر وشر بندے کے افعال سے ہیں، قرآن جسد ہے کبھی عورت میں منتقل ہو جاتا ہے۔
(التعریفات ۵۴)

الجار:

(الجار الملاصق) وہ ہوتا ہے کہ جس کے گھر کی چھت اس کے گھر کی چھت سے ملی ہوئی ہو اور اس کا دروازہ دوسری گلی میں ہو۔(قواعد الفقہ ۲۴۵)

الجارودیۃ:

یہ ابو الجارود کے اصحاب ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت پر اوصاف کے اعتبار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نص وارد ہے نام کے اعتبار سے نہیں، اور یہ لوگ معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی اقتداء کو ترک کرنے کے سبب صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرتے ہیں۔(التعریفات ۵۴)

الجاری من الماء:

وہ بہتا پانی جو (کم از کم) تنکا بہا کر لے جائے۔(التعریفات ۵۴)

الجامد:

وہ اسم ہے کہ جو کسی دوسرے کلمہ سے نہ نکلا ہو اور نہ متعدد ہو۔

الجامع:

جس کتاب میں آٹھ عنوانات کے تحت احادیث لائی جائیں، وہ آٹھ عنوان یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب، جیسے صحیح بخاری۔
(شرح صحیح مسلم ۱، ۹۷)

جامع الکلم:

جس کلام کے لفظ قلیل ہوں مگر معنیٰ جزیل ہوں۔ (التعریفات ۵۴)

الجاہلیۃ:

وہ دور فترت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ کے درمیان ہے۔ اور اس کے قول پر فتح مکہ سے پہلے کا زمانہ ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۲۵)

(ج ب)

الجبائیۃ:

یہ ابو علی محمد بن عبد الوہاب الجبائی جو بصرہ سے ہے اس کے اصحاب ہیں۔
ان کا کہنا ہے کہ اللہ حروف اور اصوات سے مرکب کلام فرماتا ہے جس کو جسم میں تخلیق فرماتا ہے سا و اللہ کو آخرت میں نہیں دیکھا جائے گا۔ اور بندہ اپنے فعل کا خود خالق ہے۔ اور کبیرہ گناہ کرنے والا نہ مومن ہے نہ کافر ہے اگر بلا توبہ مرگیا تو ہمیشہ نار میں رہے گا اور کرامات اولیاء کا کوئی وجود نہیں۔ (التعریفات ۵۴)

الجبریۃ:

اس فرقہ کا آغاز اموی دور کے آغاز میں ہوا۔ اس فرقے کے لوگوں کا نظریہ ہے کہ انسان کو اپنے اعمال پر کوئی اختیار نہیں، تمام اعمال کا مصدر اللہ کی ذات ہے، انسان اللہ کے ہاتھوں مجبور محض ہے۔ (مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ۸۳۲، ۸۳۳)

الجبلۃ:

کسی انسان کا فطری اور پیدائشی وصف جس کو وہ ترک نہیں کرسکتا۔
(تبیان القرآن ۸، ۴۲۷)

الجبۃ:

وہ لباس جس کی بازو کٹی ہوئی، کھلا ہوا اور کپڑوں کے اوپر پہنا جائے۔
(قواعد الفقہ ۲۴۶)

الجبن:

قوتِ غضبیہ کو حاصل ہونے والا وہ ہیئت جس کے ذریعے مناسب اور غیر مناسب کو کرنے سے باز رہا جائے۔ (التعریفات ۵۴)

(ج ح)

الجحد:

جس کو "لم" جت ساتھ ماضی کی نفی کیلئے ساکن کیا جائے، اور یہ ماضی میں فعل کے ترک کی خبر دینے سے عبارت ہے۔ تو "نفی" اس سے اعم ہوگی۔ (التعریفات ۵۴)

الجحفۃ:

(مکہ و مدینہ کے درمیان وہ مقام) جو اہل شام کی میقات ہے۔ مگر جحفہ اب بالکل معدوم گیا ہے لہذا اہل شام اب "رابغ" سے احرام باندھتے ہیں کہ جحفہ رابغ کے قریب ہے۔ (بہارِ شریعت ا، ۱۰۶۷)

(ج د)

الجد الصحیح:

جس کی طرف نسبت کرتے ہوئے درمیان میں کوئی ام (عورت) نہ آئے جیسے باپ کا باپ۔ (التعریفات ۵۴)

الجد الفاسد:

جس کی طرف نسبت کرتے ہوئے درمیان میں کوئی ام (عورت) آئے جیسے "نانا"۔ (التعریفات ۵۴)

الجدۃ الصحیحۃ:

جس کی طرف میت کی نسبت کرتے ہوئے درمیان میں کوئی جد فاسد نہ آئے جیسے باپ کی ماں۔(التعریفات ۵۴)

الجدۃ الفاسدۃ:

جس کی طرف میت کی نسبت کرتے ہوئے درمیان میں کوئی جد فاسد آجائے "جیسے نانا کی ماں۔(التعریفات ۵۴)

الجد:

لفظ سے معنی حقیقی یا معنی مجازی مرادلیا جائے اور یہ ہزل کی ضد ہے۔
(التعریفات ۵۴)

الجدل:

وہ قیاس جو مشہور ومسلّم قضایا سے مرکب ہو اور اس سے غرض مدمقابل پر الزام ہوتی ہے۔(التعریفات ۵۵)

(ج ذ)

الجذعۃ:

(من الابل) وہ اونٹنی جس کی عمر چار برس ہو چکی ہو اور وہ پانچویں برس میں داخل ہو۔اس کا مذکر "الجذع" آتا ہے۔

(ج ر)

الجراحۃ:

گوشت کے اتصال (ملاپ) کا بغیر پیپ پڑے متفرق ہونا۔اگر پیپ سے متفرق ہو تو اس کو "قرحۃ" کہا جاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۲۴۸)

الجرح المجرد:

جس سے محض گواہ کا فسق بیان کرنا مقصود ہو حق اللہ یا حق العبد کا ثابت کرنا مقصود نہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۱،۲،۲ ۹۵)

الجرموق:

وہ موزہ کہ چھوٹے موزے پر پہنا جائے تا کہ اس کو دھول اور گرد سے بچائے۔ (قواعد الفقہ ۲۴۸)

الجریب:

جریب کی مقدار انگریزی گز سے (۳۵) گز طول اور (۳۵) گز عرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۱۰، ۲۳۹)

(ج ز)

الجزاء:

خیر یا شر کے مقابلہ میں اس سے بدلہ کو کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۴۹)

الجزاف:

بغیر وزن، کیل، ناپ وغیرہ کے محض اندازے سے بیع کرنا۔ (قواعد الفقہ ۲۴۹)

الجزء:

(۱) جس سے اور اس کے علاوہ سے کوئی شے مرکب ہو۔ (التعریفات ۵۵)

(۲) جس کتاب میں صرف ایک نوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی کتاب "القرأۃ خلف الامام"۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۸۹)

الجزء الذی لا یتجزأ:

وہ ذو وضع جوہر کہ جو انقسام کو اصلاً ہی قبول نہیں کرتا نہ بحسبِ وہم نہ ہی فرض عقلی کے اور اس کے بعض افراد بعض کے ملنے سے اجسام تالیف ہوتے ہیں۔ یہی متکلمین کا مذہب ہے۔ (التعریفات ۵۵)

الجزئی الاضافی:

وہ اخص مفہوم جو کسی اعم کے تحت داخل ہو۔(التعریفات ۵۵)

الجزئی الحقیقی:

جس کا نفس تصور وقوع شرکت (کثیرین) سے مانع ہو۔(التعریفات ۵۵)

الجزیۃ:

سلطنت اسلامیہ کی طرف سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے۔
(بہارِ شریعت ۲/ ۴۴۸)

(ج س)

الجسم:

(۱) وہ جوہر جو ابعادِ ثلاثہ کو قبول کر سکتا ہو۔
(۲) وہ مرکب جو جوہر سے تالیف شدہ ہو۔(التعریفات ۵۶)

الجسم التعلیمی:

(۱) وہ جسم جو انقسام کو طولاً، عرضاً اور عمقاً قبول کرے۔(التعریفات ۵۶)
(۲) وہ عرض جو جہات ثلثہ میں پھیلا ہو۔

(ج ش)

الجشاء:

(ڈکار) وہ آواز جو پیٹ کی سیری کے وقت منہ سے نکلتی ہے۔(قواعد الفقہ ۲۵۰)

(ج ع)

الجعفریۃ:

یہ جعفر بن حرب کے اصحاب ہیں۔ یہ نظریات میں ''اسکافیہ'' فرقے کی موافقت رکھتے ہیں۔ البتہ اس فرقہ کے نظریات پر یہ عقائد زائد رکھتے ہیں کہ امت کے فاسق لوگ

زنادقہ اور مجوس سے بھی زیادہ بدتو ہیں۔اور شراب کی حد پر اجماع غلطی ہے کیونکہ حد میں نص معتبر ہوتی ہے (اجماع نہیں) اور ایک دانہ کو چوری کرنے والا فاسق ہے اور ایمان سے خالی ہے۔(التعریفات ۵۶)

الجعل:

وہ اجر کہ جو کام کرنے والے کو اس کے کام کرنے پر دیا جائے۔(التعریفات ۵۶)

(ج ل)

الجلال:

صفات میں سے وہ صفت ہے جو قہر و غضب سے متعلق ہے۔(التعریفات ۵۶)

الجلب:

وہ شے کہ جس کو ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف تجارت کیلئے لے جایا جائے۔

(قواعد الفقہ ۲۵۰)

الجلباب:

وہ چادر کہ جس سے پردہ کیا جائے اور وہ دوپٹہ سے بڑی ہو، ردا کے علاوہ ہو۔

(قواعد الفقہ ۲۵۱)

الجلد:

کوڑے مارنا۔وہ حکم ہے جو اس کیساتھ مختص ہے جو محصن نہیں اس دلیل کی وجہ سے جو محصن کیلئے رجم کے حد ہونے پر دلالت کرتی ہے۔(التعریفات ۵۶)

الجلسة:

(فی الصلوٰۃ) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، اس طرح کہ ہر عضو اپنی جگہ مستقر ہو۔(قواعد الفقہ ۲۵۱)

(ج م)

الجمال:

صفات میں سے وہ صفت ہے جو رضا و لطف سے متعلق ہے۔(التعریفات ۵۶)

الجماع:

یہ وطی سے کفایہ ہے۔یعنی مرد کے ذکر کا بقدر حشفہ عورت کی فرج میں چھپ جانا۔

الجماعۃ:

نماز کو چند اشخاص کا باہم مل کرادا کرنا۔اس (جماعت) کے قیام کیلئے کم از کم دو افراد کا ہونا ضروری ہے۔البتہ جمعہ و عیدین میں قیام جماعت کیلئے امام کے علاوہ تین مقتدیوں کا ہونا ضروری ہے۔(توضیحا،ق۲۵۲)

الجمع:

(عندالمحاسبین) ایک عدد پر دوسرا عدد زیادہ کرنا۔اس زیادتی کی بعد جو حاصل ہو اس کو مجموعہ کہا جاتا ہے۔

(عندالاصولیین) اصل اور فرع کو علت مشترکہ کی وجہ سے جمع کرنا تا کہ قیاس صحیح ہو جائے۔

(عندالنحاۃ) وہ اسم ہے جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے۔

جمع الجمع:

وہ جمع جو سب سے آخری،اتم اور اعلیٰ ہو۔(التعریفات ۵۶)

اسے جمع منتہی الجموع بھی کہا جاتا ہے یعنی وہ جمع جس سے آگے جمع (مکسر) نہیں بن سکتی۔

الجمع السالم:

وہ صیغہ جس میں واحد کا صیغہ اور بناء سلامت رہے۔(التعریفات ۵۶)

جمع القلۃ:

وہ جمع جس کا اطلاق بغیر قرینہ کے دس یا کم افراد پر ہوتا ہے اور قرینہ کیساتھ زیادہ افراد پر بھی ہوتا ہے۔(التعریفات ۵۶،۵۷)

الجمع المکسر:

وہ جمع جس میں واحد کا صیغہ اور بناء سلامت نہ رہے بلکہ بدل جائے۔

(التعریفات ۵۶)

الجملة:

جوایسے دوکلموں سے مرکب ہو جن میں سے ایک کی اضافت دوسرے کی طرف کی گئی ہو برابر ہے کہ وہ فائدہ تامہ دے یا نا دے، لہذا جملہ کلام سے اعم ہے۔
(التعریفات ۵۷)

الجملة الاسمية:

(۱) وہ جملہ جو مبتداء اور خبر سے مل کر بنتا ہے۔

(۲) وہ جملہ جس کا پہلا جزء اسم ہو۔

الجملة الفعلية:

(۱) وہ جملہ جو فعل اور فاعل سے مل کر بنتا ہے۔

(۲) وہ جملہ جس کا پہلا جزء فعل ہو۔

الجملة المعترضة:

وہ جملہ ہے جو کسی جملہ مستقلہ کے اجزاء کے درمیان واقع ہو اس معنیٰ کو پختہ کرنے کے لیے جس کا تعلق اس جملہ کے ساتھ ہے یا اس جملہ کے کسی جزء کے ساتھ ہے۔
(التعریفات ۵۷)

الجم:

(فی علم العروض) "مفاعلتن" سے میم اور لام کو حذف کرنا۔ باقی بچ گیا "فاعلن" کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اور اسے "اجم" کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۵۷)

(ج ن)

الجن:

لغۃً ستر اور خفاء۔ ان کو جن اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں سے مخفی اور مستور ہوتے ہیں۔ (نہایہ، ۱/۳۰۷) (شرح صحیح مسلم ۲/۱۰۲)
یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں یہ انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح والے ہیں

اوران میں توالد تناسل ہوتا ہے۔(بہارِ شریعت ۱/۹۶)

الجنازۃ:

(بالفتح) میت کو کہا جاتا ہے، (بالکسر) اس چارپائی کو کہا جاتا ہے جس پر میت رکھی جاتی ہے۔(شرح صحیح مسلم ۲،۴۰،۷)

الجناحیۃ:

یہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذی الجناحین کے اصحاب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ارواح میں تناسخ ہوتا ہے پس معاذ اللہ عزوجل اللہ عزوجل کی روح پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے روپ میں آئی تھی پھر حضرت شیث علیہ السلام اس طرح تمام انبیاء کرام کے روپ میں آئی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روپ میں آئی پھر ان کی اولاد کے اور اب عبداللہ بن معاویہ کے روپ میں آئی ہے۔(التعریفات ۵۷)

الجنابۃ:

دخول (جماع) یا انزال منی کے سبب غسل کا فرض ہونا۔ ایسے شخص کو جنبی کہا جاتا ہے۔

الجنایۃ:

ہر وہ ممنوعہ فعل کہ جو نفس وغیرہ پر ضرر کو متضمن ہو۔(التعریفات ۵۷)

الجنۃ:

(۱) لغۃً ہر وہ باغ کہ جس کے اندر اتنے کثیر درخت ہوں کہ جو زمین کو چھپالیں۔

(۲) جنت ایک ایسا مکان ہے کہ جس کو اللہ نے ایمان والوں کیلئے بنایا ہے اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کان نے سنا ہے نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔(بہارِ شریعت ۱،۱۵۲)

الجنس:

(۱) (عند المناطقہ) وہ کلی ہے کہ جو مختلفۃ الحقائق کثیرین پر ماھو کے جواب میں بولی جائے۔(التعریفات ۵۷)

(۲) (عند الاصولیین) وہ کلی ہے کہ جو مختلفۃ الاغراض کثیرین پر (ماھو کے جواب میں

بولی جائے۔(قواعد الفقہ ۲۵۴)

(۳) (عند الفقہاء) جس کے افراد کے درمیان غرض کی طرف نسبت کرتے ہوئے بہت زیادہ تفاوت نہ ہو۔(ایضاً)

(۴) جنابت ایک حکمی وصف ہے جسے شریعت نے مکلّف کے درمیان قائم، اس کے لیے تلاوتِ قرآن سے مانع مانا ہے جبکہ اس سے اس منی کا فروج ہو جو اس سے شہوت کے ساتھ اتری اگر چہ یہ خروج حکماً ہی ہو۔(فتاویٰ رضویہ ۱، ۷۰۶)

الجنس البعید:

کسی ماہیت کی وہ جنس کہ جب اس ماہیت کے تمام افراد کے متعلق سوال کریں تو جواب وہ جنس آئے اور اگر اس کے کوئی سے بعض مختلفہ الحقائق افراد کے متعلق سوال کریں تو کبھی جواب میں وہ جنس آئے اور کبھی نہ آئے۔

الجنس القریب:

کسی ماہیت کی وہ جنس کہ جب اس ماہیت کے تمام افراد کے متعلق سوال کریں تب بھی جواب میں وہی جنس آئے اور جب اس کے کوئی سے بعض مختلفہ الحقائق افراد کے متعلق سوال کریں تب بھی جواب میں وہی جنس آئے۔

الجنون:

(۱) عقل کا وہ فتور کہ جو افعال و اقوال کو عقل کے مطابق جاری ہونے کو منع کرے مگر نادراً۔(التعریفات ۵۸)

(۲) دماغ کی وہ آفت کہ جو افعال و اقوال کو عقل کے مطابق جاری ہونے کو منع کرے اعضاء کے فتور و ضعف کے بغیر۔(النامی ۲۸۱)

الجنین:

وہ بچہ کہ جو ماں کے پیٹ میں ہو اور ابھی پیدا نہ ہوا ہو۔

(ج و)

الجود:

وہ صفت جو مناسب کا بغیر عوض کا افادہ کرنے کا مبدا ہو۔ (التعریفات ۵۸)

جودة الفهم:

ملزومات سے لوازم کی طرف انتقال کا صحیح ہونا۔ (التعریفات ۵۸)

الجورب:

ان سوت یا کپڑے وغیرہ کا وہ موزہ کہ جس سے پانی گزر جائے۔

الجوہر:

جو تحیز کو قبول کرے۔ (الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ ۷۱)

(ج ھ)

الجہاد:

(۱) دینِ حق کی طرف بلانا۔ (التعریفات ۵۸)

(۲) دینِ حق کی طرف بلانا اور اس سے (حقیقۃ یا حکماً) قتال کرنا کہ جو اس دین کو قبول نہ کرے۔ (قواعد الفقہ ۲۵۵)

(۳) کلمہ حق کو بلند کرنے کیلئے قتال کرنا۔

الجہاز:

وہ ساز و سامان جو عورت میکے سے سسرال لائے یعنی جہیز۔ (قواعد الفقہ ۲۵۵)

الجہۃ:

(فی علم المنطق) وہ لفظ جو مادہ قضیہ پر دلالت کرے۔

جہۃ الکعبۃ:

کعبہ کی سمت (چہرہ کرنا) اس طرح کہ پیشانی کی سطح کا کوئی حصہ کعبہ یا ہوائے

کعبہ کے مساوی رہے۔

الجہل:

کسی شے کا اس کے خلاف پر اعتقاد رکھنا کہ جیسی وہ ہے۔ (التعریفات ۵۸)

الجہل البسیط:

جس کی یہ شان ہے کہ اسے علم ہو اس کا نہ جاننا۔

(التعریفات ۵۸)(النامی ۳۰۹)

الجہل المرکب:

(۱) ایسا اعتقاد جازم جو واقع کے مطابق نہ ہو۔ (التعریفات ۵۸)

(۲) ایسا اعتقاد جازم جو واقع کے مطابق نہ ہو جبکہ ہو مطابقت کا اعتقاد رکھتا ہو۔ یہ ایسا عیب ہے کہ حصول علم سے بھی اس کا ازالہ ممکن نہیں۔ (النامی ۳۰۹)

الجہمیۃ:

یہ جہم بن صفوان کے اصحاب ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ بندے کیلئے اصلاً ہی قدرت نہیں نہ ہی قدرت مؤثرہ اور نہ ہی کاسبہ، بلکہ وہ بمنزلہ جمادات کے ہیں، جنت و دوزخ کو ان میں لوگوں کو داخل کرنے کے بعد فناء کر دیا جائے گا بعد میں صرف اللہ کی ذات باقی رہے گی۔ (التعریفات ۵۸)

الجہنم:

ایک ایسا مکان ہے کہ جو اللہ کے جلال وقہر کا مظہر ہے جس میں نافرمانوں کیلئے طرح طرح کے عذابات ہیں۔ (بہار شریعت ۱،۱۶۳)

﴾......الحاء......﴿

(ا ح)

الحاجب:

(فی علم الفرائض) وہ وارث کہ جو دوسرے وارث کو اس کا حصہ لینے سے روک دے یا زیادہ حصہ لینے سے روک دے۔

الحاجۃ:

جس کی طرف کوئی انسان محتاج ہوتا ہے مگر اس (حاجت) کے بغیر اس کی بقاء ہوتی ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۵۷)

الحاجۃ الاصلیۃ:

جو انسان سے ہلاکت کو دور کر چاہے حقیقۃً جیسے نفقہ گھر کپڑے کہ جن کی طرف سردی گرمی میں حاجت ہوتی ہے اور چاہے تقدیراً جیسے قرض کہ اس کو ادا کرنے کی طرف قرض دار محتاج ہوتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۵۷)

الحاجۃ الطبعیۃ:

(فی الاعتکاف) وہ حاجت کہ جو ضروری ہو اور مسجد میں اس کو پورا نہ کیا جا سکے جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ۔ (قواعد الفقہ ۲۵۷)

الحادث:

جو مسبوق بالعدم ہو (یعنی جو پہلے نہ تھا بعد میں اس کا وجود ہوا) اسے حدث زمانی کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۵۹)

الحادثۃ:

(عندالفقہاء) وہ واقعہ کہ جس کے دقیق ہونے کی وجہ سے اس کے متعلق فتویٰ پوچھنے کی طرف محتاجگی ہوتی ہے۔ (التعریفات ۵۹)

الحارثیۃ:

یہ ابوالحارث کے اصحاب ہیں۔ یہ لوگ قدر میں ''اباضیہ'' گروہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ یعنی اس کی مخالفت کرتے ہیں کہ بندوں کے افعال اللہ کی تخلیق کردہ ہیں اور فعل سے قبل استطاعت ہوتی ہے۔ (التعریفات ۵۹)

الحارصۃ:

جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں جلد پر خراش پڑ جائے مگر خون نہ چھلکے۔ (بہارِ شریعت ۴،۸۴۲)

حافظ الحدیث:

جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناً وسنداً اور اس کے رواۃ کے احوال جرحاً وتعدیلاً محفوظ ہوں۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۷)

الحافظۃ:

وہ قوت ہے جس کا محل دماغ کا آخری حصہ ہے جس کا کام اس کو یاد رکھنا ہے جس کا وہم معانی جزئیہ سے ادراک کرتا ہے۔ (التعریفات ۵۹)

الحاکم:

وہ قاضی کہ جس کو سلطان کی طرف سے دعویٰ اور جھگڑے حل کرنے کیلئے مقرر کیا گیا ہو۔

(فی الحدیث) جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً وسنداً و جرحاً وتعدیلاً محفوظ ہوں۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۷)

الحال:

(۱) وہ اجزاء ہیں ماضی کے آخری اور مستقبل کے اول اجزاء سے متعاقبۃ ہیں بغیر مہلت وتراخی کے۔(مختصر المعانی ۲۱۳۷)

(۲) (عندالصوفیہ) ایک کیفیت ہے جو کسی ارادے کے بغیر دل پر وارد ہوتی ہے اور اس میں ان کی کوشش کا دخل نہیں ہوتا۔(رسالہ قشیریہ ۱۴۷)

(۳) (فی علم النحو) وہ اسم ہے کہ جو فاعل یا مفعول کی حالت کو بیان کرے اس حیثیت سے کہ وہ فاعل ہے یا مفعول ہے یا پھر دونوں کی ہیئت کو بیان کرے لفظاً یا معنیً۔

الحال المؤکدہ:

وہ حال ہے کہ جب تک وہ موجود ہے غالباً اس سے ذوالحال جدا نہیں ہوتا۔
(التعریفات ۵۹)

الحانث:

وہ شخص جو اپنی قسم کے موجب کو پورا نہ کرے۔(قواعد الفقہ ۲۵۸)

الحام:

کفار جب نراونٹ سے دس گیابھ حاصل ہو جاتے تو اس کو چھوڑ دیتے نہ اس پر سواری کرتے نہ اس سے کام لیتے نہ اس کو چارے پانی پر سے روکتے اس کو حامی کہتے۔
(خزائن العرفان ۲۲۵)

(ح ج)

الحج:

(۱) لغۃً قصد وزیارت۔شرعاً عبادت کیلئے بیت اللہ کا قصد کرنا۔
(شرح صحیح مسلم ۳،۲۳۰)(المفردات ۱۰۷)

(۲) حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کا طواف کا اور اس کیلئے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔(بہار شریعت ۱،۱۰۳۵)

الحج المبرور:

(۱) وہ حج میں ہیں کوئی رفث، فسوق یا جدال نہ ہو۔

(۲) وہ حج کہ جو مقبول ہو اور جس سے لوٹنے کے بعد انسان گناہوں سے پاک صاف ہو جائے۔

الحجب:

لغۃً منع۔ اصطلاحاً شخص معین کو میراث سے اس کے حصے سے منع کرنا (روکنا) یا تو کل حصے سے یا بعض حصے سے کسی دوسرے شخص کے وجود کی وجہ سے۔ اگر کل حصے سے ہو تو حجب حرمان کہا جاتا ہے۔ اور اگر بعض حصے سے ہو تو حجب نقصان کہا جاتا ہے۔

(التعریفات ۵۹)

الحجر:

(۱) لغت میں "مطلقاً روکنا" اصطلاح میں صغر، غلامی اور جنون کی وجہ سے تصرفات قولی کے نفاذ سے روکنا نہ کہ فعلی تصرفات کے نفاذ سے (التعریفات ۶۰)

(۲) کسی شخص کے تصرفات قولیہ کو روک دینے کو حجر کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ۳، ۱۹۹)

الحجۃ:

جس کے ذریعے دعویٰ کی صحت پر دلیل کی جائے۔ (التعریفات ۶۰)

(فی الحدیث) جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً اور جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۷)

(فی علم المنطق) وہ معلومات تصدیقیہ جن کو ترتیب دینے سے کوئی مجہول تصدیق حاصل ہو جائے۔

(ح د)

الحد:

وہ قول جو ماہیت شے پر دلالت کرے۔ (التعریفات ۶۰)

لغۃً منع، اصطلاحاً وہ قول ہے جو اس پر مشتمل ہو جس کے ذریعے اشتراک اور امتیاز ہو۔(التعریفات ۶۰)

حدالاعجاز:

کلام بلاغت میں اس قدر ترقی کر جائے کہ وہ بشر کی طاقت سے نکل جائے اور لوگوں کے معارضہ سے عاجز کر دے۔(التعریفات ۶۰)

الحدالاوسط:

(فی علم المنطق) جو قیاس کے دونوں مقدموں (صغریٰ و کبریٰ) میں موجود ہو۔

الحدالتام:

وہ معرف جو جنس قریب اور فصل قریب پر مشتمل ہو۔

الحدالمشترک:

وہ جزء ہے جس کو دو مقداروں کے درمیان وضع کیا گیا ہے کہ وہ ان میں سے ایک منتہیٰ ہو اور ایک کیلئے مبتداء ہو اور اس کیلئے ضروری ہے کہ ان دونوں کے مخالف ہو۔
(التعریفات ۶۰)

الحدالناقص:

وہ معرف جو جنس بعید اور فصل قریب مشتمل ہو۔

الحداد:

(سوگ) موت کی عدت یا طلاق بائن کی عدت گزارنے والی معتدہ کا زینت وغیرہ کو ترک کر دینا۔(قواعد الفقہ ۲۶۱)

الحدث:

وہ حکمی گندگی کہ جو (وضو یا غسل کا موجب ہو) نماز وغیرہ سے مانع ہو۔
(التعریفات ۶۰)

الحدر:

(عندالقراء) جلدی جلدی پڑھنا جس سے تجوید نہ بگڑے۔(علم التجوید ۱۸)

الحدس:

مبادی سے مطالب کی طرف ذہن کا تیزی سے منتقل ہونا۔

(قواعد الفقہ ۲۶۱)(التعریفات ۶۰)

الحدسیات:

وہ قضایا جن میں پختہ حکم لگانے میں عقل بار بار مشاہدہ کے ذریعے کسی واسطہ کی طرف محتاج نہیں ہوتی۔

الحدوث:

شے کا عدم کے بعد وجود میں ہونے کا نام ہے۔(التعریفات ۶۰)

الحدوث الذاتی:

شے کا اپنے وجود کیلئے غیر کا محتاج ہونا۔(التعریفات ۶۰)

الحدوث الزمانی:

شے کا سبقت زمانی کے طور پر مسبوق بالعدم ہونا۔(التعریفات ۶۰)

والحدث الصغر:

جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲،۱،۲۸۲)

الحدث الاکبر:

جن چیزوں سے غسل فرض ہو ان کو حدث اکبر کہتے ہیں۔(بہارِ شریعت ۲،۱،۲۸۲)

الحدود:

(۱) یہ "حد" کی جمع ہے جس کا لغوی معنیٰ ہے "منع"۔ شرعی معنیٰ ہے وہ عقوبت مقدرہ کہ جو اللہ کے حق کیلئے زجراً واجب کی گئی ہو۔(التعریفات ۶۰)

(۲) حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ

سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت ۲، ۳۶۹)

الحدیث:

اس کا اطلاق اس قول، فعل اور تقریر پر کیا جاتا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، اس طرح اس کا اطلاق صحابہ کرام کے قول اور فعل پر بھی کیا جاتا ہے۔

الحدیث القدسی:

جس کی خبر اللہ اپنے نبی کو الہام یا نیند کے ذریعے عطا فرمائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس معنیٰ کو اپنے الفاظ کے ذریعے بیان فرمائیں۔

حدیث النفس:

کسی چیز کا خیال آئے، ذہن اس کی طرف راغب ہو اور اس کے حصول کیلئے منصوبہ بنائے۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۵۹۴) (تفسیر الصاوی ۱، ۹۹)

الحدیقۃ:

وہ باغ کہ جس کے اردگرد دیوار ہو اور اندر ایک ہی طرح درخت ہوں کہ جن سے زراعت ممکن نہ ہو۔ (التعریفات ۳۵)

(ح ذ)

الحذذ:

(رکن کے آخر سے) وتد مجموع کو حذف کر دینا جیسے "متفاعلن" سے حذف کرنے کے بعد "متفا" بچا جو "فعلن" ہوگیا۔ (التعریفات ۶۱)

الحذف:

(فی علم العروض) (رکن کے آخر سے) سبب ساقط کر دینا جیسے "مفاعیلن" سے حذف کرنے کے بعد "مفاعی" بچا جو "فعولن" کی طرف منتقل ہوگیا۔ (التعریفات ۶۱)

(ح ر)

الحرارة:

وہ کیفیت ہے جس کی شان (کام) مختلف چیزوں کو متفرقہ کرنا اور ہم شکل چیزوں کو جمع کرنا ہے۔ (التعریفات ۶۱)

الحرام القطعی:

یہ فرض کا مقابل ہے اس کا ایک بار بھی قصداً کبیرہ وفسق ہے اور بچنا ثواب وفرض۔ (بہارِ شریعت ۱،۲۸۳)

الحرص:

شے کو اس کے پانے میں کوشش کرنے کے ذریعے طلب کرنا۔ (التعریفات ۶۱)

الحرف:

(۱) جو معنیٰ فی غیرہ پر دلالت کرے۔ (التعریفات ۶۱)

(۲) وہ کلمہ جو اپنا معنیٰ ظاہر کرنے میں غیر کا محتاج ہو۔

الحرف الاصلی:

وہ حرف جو کلمہ کی تمام تصاریف (حالتوں) میں لفظاً یا تقدیراً باقی رہے۔ (التعریفات ۶۱)

الحرف الجر:

وہ حرف جس کو فعل یا معنیٰ فعل کو اس تک پہنچانے کیلئے وضع کیا گیا ہے کہ جو اس کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ (التعریفات ۶۱)

الحرف الزائد:

وہ حرف جو کلمہ کی بعض تصاریف (حالتوں) میں ساقط ہو جائے۔ (التعریفات ۶۱)

الحرف البحری:

(عندالقراء) وہ حرف جو ہونٹوں کی تری سے نکلے جیسے ''ب''۔ (علم التجوید ۱۵)

الحروف الحافیۃ:

(عندالقراء)وہ حرف جوزبان کے بغلی کنارہ سے نکلتا ہے جیسے''ض''۔(ایضاً)

الحرف البری:

(عندالفقراء)وہ حرف جوہونٹوں کی خشکی سے نکلے جیسے''م''(ایضاً)

الحرکۃ:

(۱) قوت کا فعل کی طرف بتدریج خروج کرنا۔(کسی کا جسم)

(۲) دوکونوں کا دوآنوں میں دومکانوں میں ہونا۔(التعریفات ۶۱)

(۳) زبر،زیراورپیش کوبھی حرکت کہا جاتا ہے۔

الحرکۃ الارادیۃ:

(۱) اس کو کہتے ہیں کہ قوت محرکہ جسم میں موجود ہواور باشعور بھی ہو جیسے انسان کی ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف حرکت۔

(۲) (وہ حرکت)جس کا مبدأ امرخارج کے سبب سے نہ ہواور شعوروارادہ کوملی ہوئی ہو۔(التعریفات ۶۱)

الحرکۃ الذاتیۃ:

(۱) جس کا عروض ذاتِ جسم کیلئے فی نفسہٖ ہو۔(التعریفات ۶۱)

(۲) وہ حرکت جوکسی جسم کیلئے بغیرواسطے کے ثابت ہو۔

الحرکۃ الطبعیۃ:

(۱) اس کو کہتے ہیں کہ قوت محرکہ جسم کے اندرموجود ہولیکن باشعورنہ ہو جیسے پتھر کا اوپر سے نیچے کی طرف گرنا۔

(۲) جوامرخارج کے سبب سے حاصل نہ ہواور شعوروارادہ کے ساتھ نہ ہو۔
(التعریفات ۶۱)

الحرکۃ العارضیۃ:

(۱) وہ حرکت جوکسی جسم کیلئے واسطے کے ذریعے ثابت ہو۔جیسے کشتی پر بیٹھنے والا۔

(۲) جس کا عروض جسم کیلئے حقیقت میں اس کے کسی شے کیلئے عروض کے واسطے سے ہو۔(التعریفات ۶۱)

الحرکۃ القصریۃ:

(۱) اسے کہتے ہیں کہ قوت محرکہ جسم سے خارج ہو، جیسے ہاتھ کے ذریعے پتھر کو پھینکنا۔

(۲) جس کا مبتداء خارج سے کسی مشفاء ہونے والی ملنے والی شے کے سبب ہو۔

(التعریفات ۶۲)

الحرکۃ المستقیمۃ:

جسم کا ایک حیز سے دوسری حیز کی طرف منتقل ہونا۔

الحرکۃ فی الکم:

جسم کا ایک کیت سے دوسری کی طرف منتقل ہونا۔ جیسے نمو(بڑھنا)

(التعریفات ۶۱)

الحرکۃ فی الکیف:

جسم کا ایک کیفیت سے دوسری کی طرف منتقل ہونا۔ جیسے پانی کا گرم ہونا اور ٹھنڈا ہونا، اس حرکت کو''استحالہ'' بھی کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۶۱)

الحروف الاسلیۃ:

(عندالقراء) وہ حروف جو زبان کی نوک سے ادا ہوتے ہیں جیسے۔ز، س، ص۔

(علم التجوید ۱۵)

الحروف التحتانی:

وہ حروف جن کے نیچے نقطہ ہو، جیسے''ب''۔(علم التجوید ۱۴)

الحروف الذلقیۃ:

(عندالقراء) وہ حروف جو زبان کے کنارے سے نکلتے ہیں جیسے۔ل، ن، ر۔

(علم التجوید ۱۴)

الحروف الحلقی:

(عندالقراء) وہ حروف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں۔ جیسے۔ ء، ہ، ع، ح، غ، خ۔ (علم التجوید ۱۴)

الحروف الشمسیۃ:

وہ حروف کہ جن سے پہلے لام تعریف نہ پڑھا جائے یہ حروف قمریہ کے علاوہ حروف ہیں۔ (علم التجوید ۱۷)

الحروف الشفویۃ:

وہ حروف جو ہونٹوں سے ادا ہوں جیسے۔ ب، ف، م، و۔ (علم التجوید ۱۵)

الحروف الشجریۃ:

وہ حروف جو وسطِ زبان اور مقابل کے تالو سے ادا ہوتے ہیں جیسے۔ ج، ش، ی۔ (علم التجوید ۱۵)

الحروف القمریۃ:

وہ حروف کہ جن کے پہلے لام تعریف پڑھا جائے ان کا مجموعہ ہے۔ ''ابغ حجک وخف عقیمۃ'' (علم التجوید ۱۷)

الحروف الفوقانی:

وہ حروف جن کے اوپر نقطہ ہو جیسے ''ت''۔ (علم التجوید ۱۴)

الحروف اللثویۃ:

ث، ذ، ظ، کو کہتے ہیں کیونکہ یہ حروف جن دانتوں کے سروں سے ادا ہوتے ہیں وہ دانت ''لثہ'' یعنی مسوڑھوں میں لگے ہوتے ہیں۔ (علم التجوید ۱۵)

الحروف اللہاتیۃ:

(عندالقراء) وہ حروف جو کوے سے متصل زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوں، جیسے۔ ق، ک، (علم التجوید ۱۴)

الحروف اللین:

(عندالقراء) وہ حروف جو نرمی سے ادا ہوں جیسے۔و،ی۔(ساکن ماقبل مفتوح) (علم التجوید ۱۵)

الحروف المدۃ:

وہ حروف جو ہوا پر ختم ہوں جیسے۔ا،و،ی،(ساکن ماقبل حرکت موافق) (علم التجوید ۱۵)

الحروف المتوسطۃ:

وہ حروف جن کے درمیان نقطہ ہو جیسے "ج"۔(علم التجوید ۱۴)

الحروف المعجمۃ:

وہ حروف جن میں نقطہ نہ ہو جیسے۔ح،د۔(ایضاً)

الحروف النطعیۃ:

(عندالقراء) وہ حروف جو تالو کے اگلے حصے سے نکلتے ہیں، جیسے۔ت،د،ط۔ (علم التجوید ۱۵)

الحریۃ:

(فی اصطلاح اہل الحقیقہ) کائنات کی غلامی سے نکلنا اور تمام تعلقوں اور اغیار سے قطع تعلق ہونا۔(التعریفات ۶۲)

(ح ز)

الحزم:

امور کو بالاتفاق اخذ کرنا (لینا)۔(التعریفات ۲۶)

الحزن:

(۱) اس کا نام جو زمانہ ماضی میں کسی ناپسندیدہ شے کے وقوع سے حاصل ہوتا ہے یا محبوب شے کے فوت ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔(التعریفات ۶۲)

(۲) حزن ایک ایسی حالت ہے جو دل کو قابو کر کے اسے غفلت کی وادیوں میں بھٹکنے سے روکتی ہے۔(رسالہ قشیریہ ۲۶۹)

(ح س)

الحس المشترک:

وہ قوت ہے کہ جس میں جزئیات محسوسہ کی صورتیں مرسم ہوتی ہیں۔پس ظاہری حواس اس کیلئے جاسوس کی طرح ہیں۔انہی کے ذریعے نفس ان صورتوں پر مطلع ہوتا ہے تو ان کا ادراک کرتا ہے۔

اور اس کا محل دماغ کے جوفِ اول کا مقام حصہ ہے گویا کہ ہی ایک عین (کنواں) ہے کہ جس سے یہ پانچ نہریں پھوٹتی ہیں۔(التعریفات ۶۲)

الحسب:

جس کو انسان اپنے اور آباؤ اجداد کے فخر کرنے کا سبب شمار کرتا ہے۔(التعریفات ۶۲)

الحسد:

کسی نعمت کے منعم علیہ سے زوال کی تمنا کرنا یوں کہ وہ حاسد کو مل جائے۔
(التعریفات ۶۲)

الحسرۃ:

کسی چیز فوت ہونے یا اس کے جاتے رہنے سے جو غم اور افسوس ہوتا ہے اس کو حسرت کہتے ہیں۔(التعریفات ۶۲)

الحسن:

(۱) شے کا طبع کے موافق ہونا اور صفت کمال ہونا اور متعلق بالمدح ہونا۔
(التعریفات ۲۶)

(۲) (من الحدیث) جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔
(تذکرۃ المحدثین ۳۴)

الحسن لغیرہ:

(۱) (عندالاصولیین) اس کا نام ہے جو حسن سے متفق ہو اس معنیٰ کی وجہ سے کہ جو اس کے غیر میں ثابت میں ہے۔ (التعریفات ۲۶)

(۲) (عندالمحدثین) جو حدیث صحیح لذاتہٖ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

الحسیات:

وہ قضایا جن میں تصدیق حواسِ ظاہرہ کے واسطہ سے حاصل ہو۔

(ح ش)

الحشو:

لغۃً جس سے تکیہ بھرا جائے۔ اصطلاحاً وہ زائد جس کے تحت کوئی فائدہ نہ ہو۔

(فی علم العروض) وہ اجزاء جو بیت میں صدر و عروض اور ابتداء وضرب کے درمیان مذکور ہوں۔ (التعریفات ۶۳)

(ح ص)

الحصۃ الشائعۃ:

وہ حصہ کہ جو مالِ مشترک کے اجزاء میں سے ہر جزء میں سرایت کیے ہوئے ہو۔

(قواعد الفقہ ۲۶۵)

الحصر:

شے کو عدد معین پر وارد کرنے کا نام ہے۔ (التعریفات ۶۳)

حصر الکل فی اجزاءہ:

وہ حصر کہ اسم کل کا اطلاق اس کے اجزاء پر درست نہ ہو جیسے رسالہ کا پانچ اشیاء پر حصر کرنا کیونکہ رسالہ کا اطلاق ان پانچ میں سے ہر ایک پر نہیں کیا جاتا۔ (التعریفات ۶۳)

حصر الکلی فی جزئیاتہ:

وہ حصر کہ اسم کلی کا اطلاق اس کی جزئیات میں سے ہر ایک پر صحیح ہو، جیسے مقدمہ کا حصر منطق کی ماہیت بیان حاجت الیہ اور اس کے موضوع پر کرنا۔ (التعریفات ٦٣)

(ح ض)

الحضانۃ:

"حضانۃ" یہ بچے کی پرورش کرنا ہے۔ (التعریفات ٦٤)

الحضور:

صوفی جب خلق سے غائب ہوتا ہے اور اس کے دل پر ذکر حق کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ قلبی طور پر اپنے رب کے حضور حاضر ہوتا ہے اس کیفیت کو حضور کہتے ہیں۔

(رسالہ قشیریہ ١٦٨)

(ح ظ)

الحظر:

جس کے ترک پر ثواب ملے اور اس کے کرنے پر عقاب ہو۔ (التعریفات ٦٤)

(ح ف)

الحفصیۃ:

یہ حفص بن ابی مقدام کے اصحاب ہیں۔ ان کے نظریات بھی "اباضیہ" گروہ کی طرح ہیں۔ مگر ان پر یہ زائد کرتے ہیں۔ کہ اللہ کی معرفت ایمان اور شرک کے درمیان ہے یعنی ایک ایسی خصلت ہے جو دونوں کے درمیان متوسط ہے۔ (التعریفات ٦٤)

الحفظ:

ادراک شدہ صورتوں کو ضبط کرنا۔ (التعریفات ٦٤)

(ح ق)

الحق:

لغتۂ وہ ثابت کرنا کہ جس کے انکار کی راہ نہ ہو۔ اصطلاحاً وہ حکم جو واقع کے مطابق ہو۔ اس کا اطلاق اقوال، عقائد، ادیان اور مذاہب پر کیا جاتا ہے۔ اس کے مقابل "باطل" آتا ہے۔

الحقۃ:

وہ جانور (اونٹی) جس کی عمر تین سال مکمل ہو چکی ہو اور چوتھے سال میں داخل ہو، اس کا مذکر "الحق" آتا ہے۔

الحقد:

انتقام کو طلب کرنا اور عداوت کی وجہ سے مخلوق پر قلب میں برا گمان ہونا۔ (التعریفات ۶۵)

حقوق اللہ:

(۱) اللہ کی جانب کی رعایت کرتے ہوئے جن کو طلب کیا جائے نہ کہ غیر کی رعایت کرتے ہوئے اس حیثیت سے کہ اس کے حکم کو لایا جائے۔

(۲) جن کے متعلق عام کا نفع ہو۔ (النامی ۲۴۴)

حقوق العباد:

جن کیساتھ مصلحت خاصہ متعلق ہو۔ (النامی ۲۴۵)

الحقیقۃ:

(۱) یہ اس کا نام ہے کہ جس سے ماوضع لہ (جس کیلئے اس کی وضع ہے) مراد لیا جائے۔ (التعریفات ۶۵)

(۲) وہ لفظ جو اصطلاح تخاطب کے اعتبار سے اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو۔ (عندالصوفیاء) ربوبیت کے مشاہدہ کو حقیقت کہتے ہیں۔ (رسالہ قشیریہ ۱۸۷)

حقیقۃ الحقائق:

(فی علم التصوف) وہ مرتبہ اور یہ جو جمیع حقائق کو جامع ہے اسے حضرۃ الجمع اور حضرۃ الجود بھی کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۶۵)

حقیقۃ الشیئ:

(۱) جس کے ساتھ وہ شے شے ہے جیسے حیوان ناطق انسان کیلئے۔ بخلاف ضاحک اور کاتب کے اسی طرح وہ بھی کہ جس کے بغیر انسان کا تصور ممکن ہے۔

(۲) جس کے ساتھ وہ شے باعتبار تحقق کے شے ہے۔ (التعریفات ۶۵)

الحقیقۃ العقلیۃ:

وہ جملہ ہے جس میں فعل (یا معنیٰ فعل) کی نسبت اس کی طرف کی جائے جو متکلم کے نزدیک فعل کا فاعل ہے۔ (التعریفات ۶۵)

(ح ک)

الحکایۃ:

(۱) لفظ کو اس طرح لانا کہ جس طرح وہ پہلے تھا۔

(۲) کلمہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرنا بغیر حرکت اور صیغہ کو تبدیل کیے۔

(التعریفات ۶۵)

الحکم:

(۱) ایک امر کی دوسرے امر کی طرف نسبت کرنا ایجاباً ہو یا سلباً ہو۔ (التعریفات ۶۵)

(۲) (عند الاصولیین) اللہ کا وہ خطاب کہ جو مکلفین کے افعال کے متعلق ہو بالاقتضاء او التخییر۔ (تلویح ۳۰)

الحکم الشرعی:

اللہ کا وہ حکم جو مکلفین کے افعال کے متعلق ہے۔ (التعریفات ۶۶)

الحکماء الاشراقیون:

وہ حکماء جن کا قول اور فعل سنت کے مطابق ہو۔ان کا سردار افلاطون ہے۔
(التعریفات ۹۶)

الحکماء المشاؤن:

ان کا رئیس (سردار) ارسطو ہے۔(التعریفات ٦٦)

الحکمۃ:

(۱) ہر وہ علم جو حسن اور کمال کی طرف پہنچائے اور نقص وقبیح سے مانع ہو۔
(شرح صحیح مسلم ۱،۲۷۰۰)(اکمال اکمال المعلم ۱،۱۶۰)

(۲) وہ علم جس میں موجودات خارجیہ کے حقیقی اور نفس الامری حالات سے بقدر طاقت بشریہ کے بحث کی جائے۔

الحکمۃ الالھیۃ:

(۱) وہ علم جس میں ان موجودات خارجیہ کے احوال سے بحث کی جاتی ہے کہ جن کا وجود ہمارے اختیار میں نہیں اور جو مادہ کے مجرد ہوتے ہیں۔(التعریفات ٦٦)

(۲) اس کے ذریعے ان امور کے حالات معلوم ہوتے ہیں جو اپنے وجود خارجی اور وجود ذہنی میں مادہ کے محتاج نہیں ہوتے۔

الحکمۃ الریاضیۃ:

اس کے ذریعے ان امور کے حالات معلوم ہوتے ہیں جو صرف اپنے وجود خارجی مادہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

الحکمۃ الطبعیۃ:

اس کے ذریعے ان امور کے حالات معلوم ہوتے ہیں جو اپنے وجود خارجی اور وجود ذہنی میں کے محتاج ہوتے ہیں۔

الحکمۃ العملیۃ:

اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ایسے امور کے حالات کا علم ہو جن کا وجود

ہماری قدرت واختیار میں ہو۔

الحکمۃ النظریۃ:

اس علم کا نام ہے جس کے ذریعے ایسے امور کے حالات معلوم ہوتے ہیں جن کا وجود ہماری قدرت واختیار میں نہ ہو۔

(ح ل)

الحلال:

ہر وہ شے جس کے استعمال کرنے پر عقاب نہ ہو۔ (التعریفات ٦٦)

الحلۃ:

ایک قسم کی دو چادروں کو کہتے ہیں جن میں سے ایک باندھ لیتے ہیں اور ایک اوڑھ لیتے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۳۲۹)

الحلم:

(۱) غضب کے وقت اطمنان ہونا۔

(۲) ظالم سے بدلہ لینے میں تاخیر کرنا۔ (التعریفات ٦٦، ٦٧)

الحلول:

کسی چیز کا دوسری چیز کے ساتھ ایسا اختصاص کہ دونوں میں علیحدگی متصور نہ ہو سکے۔

الحلول الجواری:

(۱) دو جسموں میں سے ایک کا دوسرے کیلئے ظرف ہونا جیسے پانی کا کوزے میں حلول کرنا۔ (التعریفات ٦٧)

(۲) (الحلول الطریانی) حال کا ہر ہر جزء محل کے ہر ہر جزء کے مقابل نہ ہو جیسے گلاس میں پانی۔

الحلول السریانی:

(۱) دو جسموں کا اس طرح متحد ہونا کہ ایک کی طرف اشارہ کرنا دوسرے کی طرف

اشارہ کرنا ہو جیسے پھول کے پانی کا پھول میں حلول۔(التعریفات ۷۶)

(۲) حال کا ہر ہر جزء محل کے ہر ہر جزء کے مقابل ہو۔جیسے حلوے میں مٹھاس۔

(ح م)

الحمد:

(۱) کسی خوبی پر تعظیم کی جہت سے ثناء کرنا چاہیے نعمت کے بدلے میں ہو یا غیر نعمت کے بدلے میں ہو۔(التعریفات ۷۶)

(۲) زبان کے ذریعے جمیل اختیاری پر ثناء کرنا چاہے فضل کے عوض ہو یا غیر فضل کے عوض ہو۔(المطول ۱۵)

الحمد الحالی:

وہ حمد جو بحسبِ روح وقلب ہوتی ہے جیسے علمی و عملی کمالات سے متصف ہونا اور اخلاق الٰہیہ اپنانا۔(التعریفات ۶۷)

الحمد العرفی:

وہ فعل جو منعم کی تعظیم کا شعور دلائے اس کے منعم ہونے کا سبب عام ہے کہ وہ زبان کا فعل ہو یا ارکان کا۔(التعریفات ۶۷)

الحمد الفعلی:

بدنی اعمال کو اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر لانا۔(التعریفات ۶۷)

الحمد القولی:

زبان کا حق کی حمد و ثناء کرنا اس کے ذریعے کہ جس کیساتھ اس حق نے اپنی حمد اپنے انبیاء کی مبارک زبانوں کے ذریعے فرمائی ہے۔(التعریفات ۶۷)

الحمزیۃ:

یہ حمزہ بن ادرک کے اصحاب ہیں، یہ بدعتوں میں ''میمونیہ'' فرقے کی موافقت کرتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ کفار کے بچے آگ میں جائیں گے۔(التعریفات ۶۷)

الحملة:

نفس انسانی کا بحسب اس کی قوت نطقیہ عملیہ کے جو کمال ممکن ہے اس کی طرف خروج کرنا۔(التعریفات ۷۶)

الحمیة:

محرم اور دین پر تہمت سے محافظت کرنا۔(التعریفات ۶۷)

(ح و)

الحواس الباطنة:

یہ پانچ ہیں:(۱) حس شرک (۲) خیال (۳) وہم (۴) حافظہ (۵) متصرفہ۔

الحواس الظاہرة:

یہ پانچ ہیں:(۱) سمع (۲) بصر (۳) ذوق (۴) لمس (۵) شم۔

الحوالة:

یہ تحول سے مشتق ہے بمعنی انتقال۔شرعاً دین کو محیل کے ذمہ سے محال علیہ کے ذمہ کی طرف نقل کرنا۔(التعریفات ۶۷)

الحوالة المطلقة:

وہ حوالہ جس میں یہ قید نہ ہو کہ محیل کے اس مال سے قرض ادا کیا جائے گا جو محال علیہ کے پاس ہے۔

الحوالة المقیدة:

وہ حوالہ جس میں یہ قید ہو کہ محیل کے اس مال سے قرض ادا کیا جائے گا جو مال علیہ کے پاس ہے۔

الحوض الکبیر:

وہ حوض جو کم از کم دہ دردہ (۱۰×۱۰) ہاتھ ہو۔(قواعد الفقہ ۲۷۰)

الحوقلۃ:

عرف میں ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' کے لیے کہا جاتا ہے۔

(ح ی)

الحیاء:

(۱) کسی شے نفس کا رک جانا اوراس میں ملامت کے ڈر سے اس کو چھوڑ دینا۔

(التعریفات ٦٧)

(۲) وہ وصف ہے جو برے کام کے ترک پر برانگیختہ کرتا ہے اوحقدار کے حق کی ادائیگی میں تقصیر سے منع کرتا ہے۔

الحیاۃ:

وہ وصف ہے کہ جو موصوف کیلئے جاننے اور قدرت کو(ظاہراً) واجب کرے۔

(التعریفات ٦٧)

الحیز:

(۱) (عندالحکماء) جسم حاوی کی وہ سطح باطن جس نے جسم محوی کی سطح ظاہر کومس کیا ہوا ہے۔

(۲) (عندالمتکلمین) وہ فراغ موہوم جس کوشئی ممتد یا غیر ممتد نے گھیرا ہوا ہے۔

(التعریفات ٦٨)

(۳) حیز اسے کہتے ہیں جس کی وجہ سے جسم اشارہ حسیہ میں اپنے سے ممتاز ہو۔

الحیز الطبعی:

وہ حیز کہ جس میں جسم کی طبیعت رہنے کا تقاضا کرے۔(التعریفات ٦٧)

الحیض:

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جوخون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری و بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو وہ حیض ہے۔(بہارشریعت ۱،۳۷۱)

اس کی اقل مدت عند الاحناف تین دن ہے اور اکثر مدت دس دن ہے۔

الحیلۃ:

وہ ہے کہ کوئی شخص ناپسندیدہ امر سے اس کی طرف پھر جائے جس کو وہ پسند کرتا ہے۔(التعریفات ۶۸)

الحیوان:

(۱) وہ جسم نامی (بڑھنے والا) جو حساس ہو اور متحرک بالارادہ ہو۔(التعریفات ۶۸)

(۲) حیوان وہ ہوتا ہے جو نفس حیوانی کیساتھ مختص ہو کہ جو حیوان کی صورت نوعیہ ہے اور یہی حیوان کیلئے کمالِ اول ہے۔

﴿......الخاء......﴾

(اخ)

الخابطیۃ:

یہ احمد بن خابط کے اصحاب ہیں جو کہ نظام کے اصحاب میں سے تھا۔ان کا کہنا ہے کہ معاذ اللہ عالم میں دو "الہ" ہیں ایک قدیم وہ اللہ ہے اور ایک محدث وہ مسیح ہے۔اور مسیح وہ ہے جو آخرت میں لوگوں سے حساب لے گا اور قرآن پاک اس آیت کی یہی مراد ہے۔ وجاء ربک والملک صفاصفا" اسی طرح اس روایت کی بھی یہی مراد ہے "ان اللہ خلق آدم علی صورتہ"۔(التعریفات ۶۹)

الخارق للعادۃ:

کسی شخص سے ایسا فعل ظاہر ہو جو عادۃً عام لوگوں کی قدرت اور اختیار میں نہ ہو۔(شرح صحیح مسلم ۱،۶۳۸)

الخاشع:

وہ شخص جو دل اور اعضاء سے اللہ کیلئے تواضع کرے۔(التعریفات ۶۹)

الخاص:

ہر وہ لفظ کہ جس کو معنی معلوم کیلئے علی الانفراد وضع کیا گیا ہو اور ہر وہ اسم کہ جس کو مسمی معلوم کیلئے علی الانفراد وضع کیا گیا ہو۔(الحسامی ۹،۸)

الخاصۃ:

(۱) وہ کلی ہے جو ایک حقیقت کے افراد پر قول عرضی کے طور پر بولی جائے۔برابر ہے

کہ وہ اس حقیقت کے جمیع افراد میں پائی جائے یا بعض افراد میں پائی جائے۔
(التعریفات ٦٩)

(٢) وہ کلی ہے جو ایک ہی حقیقت کے افراد پر صدقِ عرضی کیساتھ صادق آئے۔

خاصۃ الشئی:

کسی شے کا خاصہ وہ ہوتا ہے کہ جو شے کے بغیر نہ پایا جائے مگر کبھی وہ شے اس کے بغیر پائی جاتی ہے جیسے الف لام۔
کہ یہ اسم کے بغیر نہیں پائے جاتے مگر اسم ان کے بغیر پایا جاتا ہے جیسے زید۔
(التعریفات ٦٩)

الخاطر:

(١) کسی چیز کا بار بار خیال آنا۔ (شرح صحیح مسلم ١،٥٩٤) (تفسیر العاوی ١،٩٩)
(٢) وہ خطاب جو دل پر وارد ہو یا وہ کہ جو خطاب کہ اس کے وارد ہونے میں بندے کے عمل کا دخل نہ ہو۔ (التعریفات ٦٩)

(خ ب)

الخبر:

جس پر سکوتِ صحیح ہو یعنی وہ کلام جو صدق و کذب کا احتمال رکھے۔
(١) (عند المحدثین) یہ حدیث کے مترادف ہے۔
(٢) حدیث اس سے خاص ہے کہ حدیث وہ ہے جو فقط حضور ﷺ کی طرف سے آئے جبکہ یہ عام ہے کہ حضور ﷺ کی طرف سے آئے یا غیر کی طرف سے آئے۔
(٣) حدیث کے مباین ہے کہ جو حضور ﷺ کے علاوہ سے آئے وہی خبر ہے۔
(٤) وہ لفظ جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور اس کی طرف مسند ہو جو اس سے لفظاً یا تقدیراً مقدم ہے۔ (التعریفات ٦٩، ٧٠)

الخبر الصادق:

وہ خبر جو واقع کے مطابق ہو۔ (شرح عقائد ١٥)

الخبر الکاذب:

وہ خبر جو واقع کے مطابق نہ ہو۔

الخبر المتواتر:

(۱) وہ خبر کہ جو ایسی قوم کی زبانوں پر ثابت ہو کہ جن کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہے۔

(۲) وہ خبر کہ جسے جماعت دوسری جماعت سے نقل کرے۔ (التعریفات ۷۰)

الخبر المشہور:

(۱) وہ کلام جس کو رسول اللہ ﷺ سے ایک نے سنا اور اس ایک سے جماعت نے سنا ہو اور پھر اس جماعت سے بھی آگے جماعت نے سنا ہو اسی طرح انتہاء تک ہو۔ (التعریفات ۷۰)

(۲) وہ خبر جس کیلئے اسانید محصورہ ہوں اور دو سے زائد ہوں۔

خبر الواحد:

(۱) وہ حدیث جسے ایک دو یا زائد لوگوں نے روایت کیا ہو مگر وہ خبر شہرت یا تواتر کی حد تک نہ پہنچی ہو۔ (التعریفات ۷۱)

(۲) وہ خبر کہ جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جائیں۔

(۳) ایک تمیز رکھنے والے کا قول ہے چاہے وہ آزاد ہو یا غلام ہو، مسلمان ہو یا کافر ہو، صغیر ہو یا کبیر ہو، مرد ہو یا عورت ہو، عادل ہو یا حکمران ہو یا غیر عادل ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۷۴)

الخبل:

(فی علم العروض) خبن اور طی کو جمع کرنا، یعنی دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کرنا جیسے، ''مستفعلن'' سے 'س' اور 'ف' حذف کرنا۔ اب باقی بچا ''متعلن'' جو ''فعلن'' ہو جائے گا اسے ''مخبول'' کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۷۱)

الخبن:

(فی علم العروض) دوسرے ساکن حروف کو ساکن حرف کو ساکن کرنا جیسے

''فاعلن'' سے الف کو حذف کرنا، اب باقی بچا ''فعلن'' اسے ''مخبون'' کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۷۱)

(خ ر)

خراج المقاسمۃ:

پیداوار کا کوئی حصہ آدھا یا تہائی یا چوتھائی وغیرہ مقرر ہو جیسے حضور ﷺ نے یہود خیبر پر مقرر فرمایا تھا۔ (بہارِ شریعت ۱، ۹۱۵)

الخراج الموظف:

ایک مقدار معین لازم کردہ جائے خواہ سالانہ دو روپیہ بیگھہ یا کچھ اور جیسے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا تھا۔ (بہارِ شریعت ایضاً)

الخرب:

(فی علم العروض) ''مفاعیلن'' سے میم اور نون کو حذف کرنا تا کہ ''فاعیل'' بچ جائے جو ''مفعول'' کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اسے ''اخرب'' کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۷۱)

الخرق:

کسی چیز کے اجزاء کا منتشر ہونا۔

الخرم:

(فی علم العروض) ''مفاعیلن'' سے میم حذف کر دینا تا کہ ''فاعیلن'' بچ جائے۔ تو یہ ''مفعولن'' کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اسے ''اخرم'' کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۷۱)

(خ ز)

الخزل:

(فی علم العروض) اضمار اور طی کو جمع کرنا، جیسے ''متفاعلن'' سے تا کو ساکن کرنا اور اس سے الف کو حذف کرنا تا کہ ''متفعلن'' باقی بچ جائے۔ پھر یہ ''مفتعلن'' کی طرف منتقل ہو جائے گا اسے ''اخزل'' کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۷۱)

خروج بصنعہ:

قعدہ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا۔
(بہارِ شریعت حصہ ۳، ۵۱۶)

(خ ش)

الخشوع:

(۱) خشوع یہ حق کیلئے گردن جھکانا ہے، خضوع اور تواضع بھی اسی معنیٰ میں آتے ہیں۔
(۲) خشوع وہ خوف ہے جو ہمیشہ دل میں رہے۔ (التعریفات ۷۱)

الخشیۃ:

مستقبل میں کسی ناپسندیدہ امر کے ہونے کی توقع کے سبب دل کا غمگین ہونا، کبھی یہ بندے سے کثیر گناہ ہونے کے سبب ہوتا ہے اور کبھی معرفتِ الٰہی کے سبب بھی ہوتا ہے، انبیاء علیہم السلام کی خشیت ثانی قبیل سے ہے۔ (التعریفات ۷۱)

(خ ص)

الخصم:

مد مقابل کو کہا جاتا ہے اور اس کا اطلاق مدعی اور مدعیٰ الیہ دونوں پر کہا جاتا ہے۔
(قواعد الفقہ ۲۷۷)

الخصی:

جس (حیوان) کا آلہ ذکر تو قائم ہو مگر خصیے نکال لیے گئے ہوں۔
(قواعد الفقہ ۲۷۷)

(خ ض)

خضوع:

اپنے آپ کو حق کے حوالے کر دینا اور اس کے حکم پر اعتراض نہ کرنا۔
(رسالہ قشیریہ ۲۷۹)

(خ ط)

الخطاء المقرر:

یہ وہ خطاء اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ پیدا نہ ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

الخطاء المنکر:

یہ وہ خطاء اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے کہ اس کی خطاء باعث فتنہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱، ۲۵۶)

الخط:

لفظ کو حروف صحائیہ کے ذریعے شکل دینا۔

(عند الحکماء) جو انقسام کو صرف طول میں قبول کر لے۔ عرض اور عمق میں قبول نہ کرے۔ اس کی نہایت نقطہ ہے۔ (التعریفات ۷۱)

خط الاستواء:

وہ (خیالی) خط جو زمین کو شمالاً و جنوباً دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(قواعد الفقہ ۲۷۷)

الخطاء:

(۱) وہ (فعل) جس میں انسان کا قصد شامل نہ ہو۔

(التعریفات ۷۲) (النامی ۳۲۷)

(۲) (فی القتل) جس قتل میں قتل کرنے والے کو گمان میں غلطی ہو یا فعل میں غلطی ہو۔

الخطابۃ:

وہ قیاس جو مقدمات مقبولہ یا مظنونہ سے مرکب ہو، اور ایسے شخص سے وارد ہو جو اس کا معتقد ہو۔ (التعریفات ۷۲)

الخطابیۃ:

یہ ''ابوالخطاب الہاسدی'' کے اصحاب ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ائمہ انبیاء ہیں اور ابوالخطاب نبی ہے۔

یہ لوگ جھوٹی گواہی کو حلال جانتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ جنت دنیا کی نعمتوں کا نام ہے اور نار اس کی تکلیفوں کا نام ہے۔(التعریفات ۷۲)

الخطبہ:

وہ منثور کلام جس کے ذریعے کلام کرنا بسملہ، حمد، ثنا اور درود وغیرہ پر مشتمل ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۷۸)

(خ ف)

الخف:

چمڑے کا وہ موزہ کہ جس سے ٹخنے چھپ جائیں اور اس میں سے پانی نہ گزر سکے اور اس کے ساتھ چلنا آسان ہو۔

الخفقۃ:

(نیزہ کا جھونکا) انسان کے حواس برقرار ہوں اور وہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کی بات سن رہا ہو لیکن اس کا معنیٰ نہ سمجھ رہا ہو ساتھ میں سر بھی نیچے کی طرف ہل رہا ہو اور تھوڑی سینے سے لگ رہی ہو۔(نعمۃ الباری ۱، ۶۴۶)

الخفی:

جس کی مراد غیر صیغہ میں کسی عارض کی وجہ سے پوشیدہ ہو جس پر بغیر طلب کے مطلع نہ ہوا جا سکے۔(التعریفات ۷۲)(الحسامی مع النامی ۱۸)

(خ ل)

الخلاء:

(۱) (عند المتکلمین) خلاء فضاء موہوم ہے۔(یعنی وہ فضاء جس کو وہم ثابت کرتا ہے

(۲) وہ فراغ موہوم ہے جس کی شان یہ ہے کہ جسم کا حصول اس میں ہو اور وہ جسم کیلئے ظرف ہے۔(التعریفات ۷۲)

الخطاب:

غیر کی طرف کلام کو افہام کے لیے متوجہ کرنا۔

(الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ ۶۸)

الخلاف:

وہ جھگڑا جو دو متعارفین کے درمیان حق کو ثابت کرنے یا باطل کو ختم کرنے کیلئے جاری ہو۔(التعریفات ۷۳)

الخلاف الاولیٰ:

وہ (فعل) کہ نہ کرنا بہتر تھا۔کیا تو کچھ مضایقہ وعتاب نہیں یہ مستحب کے مقابل ہے۔(بہارِ شریعت ۱،۲۸۴)

الخلافۃ:

دین کو قائم کرنے میں حضور ﷺ کا نائب ہونا اس طرح کہ تمام امت پر اتباع واجب ہو۔(شرح عقائد ۱۵۰)

الخلافۃ الراشدۃ:

نبی کریم ﷺ کے بعد برحق مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی پھر چھ ماہ کیلئے حضرت امام حسن مجتبیٰ (رضی اللہ عنہم) ہوئے۔ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱،۲۴۱)

الخلع:

مال کے بدلے میں نکاح کو زائل کرنا۔(بہارِ شریعت ۲،۱۹۴،التعریفات ۷۳)

الخلف:

مطلوب کو اس کی نقیض باطل کرنے کے ذریعے ثابت کرنا۔(قواعد الفقہ ۲۸۱)

الخَلق: (بالفتح)

(۱) شئے کو شے سے ایجاد کرنا۔ (التعریفات ۱۱)

(۲) کھجور اور انگور کے پانی کو جمع کیا جائے اور تھوڑا پکا لیا جائے اور پھر چھوڑ دیا جائے کے حتیٰ کہ جوش کھانے لگے۔ (التعریفات ۷۳)

الخُلق: (بالضم)

(۱) نفس کی ہیئت راسخہ کہ جس سے افعال بسہولت بغیر فکر و نظر کی حاجت کے صادر ہوں۔ (التعریفات ۷۳)

الخلق العظیم:

خلقِ عظیم یہ ہے کہ اللہ کی خوب معرفت کی وجہ سے نہ خود کسی سے جھگڑا اور نہ اس سے کوئی جھگڑے۔ (رسالہ قشیریہ ۴۳۰)

الخلوۃ الصحیحۃ:

زوج اور زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی شے مانع جماع نہ ہو (یعنی مرد منکوحہ پر دروازہ بند کر دے کہ کوئی مانع وطی نہ ہو) (بہارِ شریعت حصہ ۷، ۲، ۶۸)

الخلوۃ الفاسدۃ:

زوج اور زوجہ ایک مکان میں جمع تو ہوں مگر کوئی مانع حسی یا طبعی یا شرعی موجود نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۸۱)

(خ م)

الخماسی المجرد:

وہ کلمہ جس میں حروف اصلیہ اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔

الخماسی المزید فیہ:

وہ کلمہ جس میں پانچ حروف اصلیہ ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو۔

الخمر:

انگور کا کچا پانی جب جوش کھانے اور اس میں جھاگ پیدا ہو جائے اسے اخمر کہتے ہیں۔(بہارِ شریعت ۲،۳۹۰)

(خ ن)

الخنثٰی:

لغۃً نرم، لچکدار۔ شرعاً ایسا شخص کہ جس میں مرد و عورت دونوں کے آلات 'تولید' ہوں یا دونوں ہی نہ ہوں۔(التعریفات ۷۳)

الخنثٰی المشکل:

وہ خنثیٰ کہ جو (مرد و عورت کے) دونوں عضوں کیساتھ پیشاب کرتا ہو۔

(خ و)

الخوارج:

(۱) وہ باغی لوگ جو سلطان کے اذن کے بغیر عشر وصول کرلیں۔(التعریفات ۷۳)

(۲) وہ لوگ جو اہل حق کے عقائد سے نکل گئے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا۔

الخوف:

مکروہ (ناپسندیدہ) میں پڑنے کی توقع ہونا یا محبوب (پسندیدہ) کے فوت ہونے کی توقع ہونا۔(التعریفات ۷۳)

(خ ی)

خیار التعیین:

یہ کہ مشتری دو کپڑوں میں سے ایک کو اس کے عوض خریدے اس شرط پر کہ وہ دونوں میں سے ایک کو معین کرلے۔(التعریفات ۷۳)

خیارالرویۃ:

مشتری کا بغیر دیکھے کوئی شے خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس کے پسند نہ آنے پر رد کرنے کے اختیار کو کہا جاتا ہے۔

خیارالشرط:

دونوں عاقدین میں سے ایک عاقد تین دن یا کم کیلئے خیار کی شرط کرلے (کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع نہ رہے گی) (التعریفات ۴۷)

خیارالعیب:

عیب کی وجہ سے بیع کو بائع کی طرف رد کرنے کے اختیار کو خیارِ عیب کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۴۷)

خیارالغبن:

عاقدین میں سے کسی کا دوسرے کو ایسا دھوکہ دینا کہ جو تاجروں کے اندازے سے باہر ہو۔ اس پر رد کا خیار ہونا۔ (قواعد الفقہ ۲۸۳)

خیارالقبول:

جب ایک عاقد نے ایجاب کر دیا تو دوسرے کو خیار ہے چاہے مجلس میں قبول کرلے یا رد کر دے اسے "خیار مجلس" بھی کہتے ہیں۔ (قواعد الفقہ ۲۸۴)

الخیال:

وہ قوت جوان محسوسات کی صورتوں کو حفظ کرتی ہے جن کا حس مشترک مادہ کے غائب ہونے کے بعد ادراک کرتی ہے، اس حیثیت سے کہ جب بھی مشترک ان کی طرف التفات کرے ان کا مشاہدہ کرلے۔ یہ حس مشترک کا خزانہ ہے اس کا محل دماغ ہے کے بطن اول کا موخر حصہ ہے۔ (التعریفات ۴۷)

الخیاطیۃ:

یہ ابوالحسن بن ابوعمرو الخیاط کے اصحاب ہیں۔ قدر کا نظریہ رکھتے ہیں اور معدوم کو شے کا نام دیتے ہیں۔ (التعریفات ۴۷)

﴿......الدال......﴾

(دا)

الداء:

وہ بیماری ہے جو بعض اخلاط کے بعض پر غلبہ کے سبب حاصل ہوتی ہے۔
(التعریفات ۷۵)

الدائرۃ:

(فی اصطلاح علماء الہندسۃ) وہ سطحی شکل جس کا ایک خط احاطہ کرے اور اس کے اندر ایک ایسا نقطہ فرض کیا جا سکے جس سے نکلنے والے تمام خطوط مستقیمہ اس تک برابر ہوں۔ اس نقطہ کو "مرکز الدائرۃ" کہا جاتا ہے اور اس خط کو "محیط الدائرۃ" کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۷۵)

الدائمۃ المطلقۃ:

(فی علم المنطق) وہ قضیہ ہے جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔
(التعریفات ۷۵)

الدابۃ:

لغۃً ہر وہ (جانور) جو زمین پر چلے۔ عرفاً وہ حیوان جو چار پاؤں سے زمین پر چلے یعنی چوپایہ۔

الدار:

جس کے ارد گرد دیوار ڈالی گئی ہو اور یہ ہر طرح کے انسانی مسکن کو شامل ہے کہ

جس کی طرف محتاجگی ہوتی ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۸۷)

دارالاسلام:

دارالاسلام وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت و جماعت باقی رکھی۔ (فتاویٰ رضویہ ۱۷، ۳۶۷)

دارالحرب:

وہ ملک جہاں غیر مسلم بادشاہ نے شعائر کفر جاری کیے اور شعائر اسلام یک لخت اٹھا دیے اور اس میں کوئی شخص اول امان پر باقی نہ رہا اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام سے گھری ہوئی نہیں تو دارالحرب ہو جائے گا۔

الدال:

جس کے علم سے دوسری شے کا علم لازم ہو۔ اس کو دلیل بھی کہا جاتا ہے۔
(قواعد الفقہ ۲۸۸)

الدانق:

دو قیراط کے برابر وزن کو کہا جاتا ہے۔ (تاج العروس ۲۷، ۴۴۴)

الدامیۃ:

سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون بہہ جائے۔
(بہار شریعت ۳، ۸۴۲)

دامعۃ:

سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون چمک آئے مگر بہے نہیں۔
(بہار شریعت ۳، ۸۴۲)

(د ب)

الدباغۃ:

کھال کی نجس رطوبات اور بدبو کو زائل کرنا۔ (التعریفات ۷۵)

(دج)

الدجال:

یہ قرب قیامت میں خروج کرے گا اور خدائی کا دعویٰ کریگا اور وکانا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل فرمائیں گے۔ اس کے موجود ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ موجود ہے مگر قرب قیامت میں خروج کرے گا۔ (قواعد الفقہ ۲۸۹)

(در)

الدرایۃ:

کسی چیز کو قیاس اور حیلہ سے جاننا درایت ہے۔ (تبیان القرآن ۱۱، ۱۵!)

الدرک:

یہ کہ مشتری بائع سے رہن کے طور پر کچھ لے اس ثمن کے بدلے کہ جو اس نے بائع کو دیا ہے۔ اس خوف کی وجہ سے کہ بیع میں کوئی استحقاق ثابت نہ ہو جائے۔
(التعریفات ۷۵)

الدرہم:

چاندی کا سکہ۔ ساڑھے ۵۲ تولہ چاندی (۲۰۰ درہم) (۶۱۱.۹۲) گرام چاندی کی مقدار ہے۔ (فتاویٰ یورپ ۲۶۶)

اس اعتبار سے ایک درہم کا وزن تقریباً (۳.۰۵۸) گرام کا ہوا۔

وزن کا اعتبار گزر چکا ہے البتہ مقدار میں اتنا مقرر کیا گیا ہے، کہ جتنا پانی ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹھہر سکتا ہے اس جگہ کے برابر ایک درہم تصور کیا جائے۔

(۳.۱۵ ماشے، ۳.۰۶۱۸ گرام) (۲۰۰ درہم ۶۱۲.۳۶ گرام)

(دع)

الدعاء:

(۱) وہ کلام انشائی جو مع الخضوع طلب پر دلالت کرے۔

(۲) عاجزی کے طور پر فعل کو طلب کرنا۔

الدعۃ:

شہوت کے ہیجان کے وقت سکون کو کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۷۵)

الدعویٰ:

(۱) لغۃً دعا سے مشتق ہے جس کا معنی طلب کرنا ہے۔ شرعاً وہ قول جس کے ذریعے انسان غیر پر حق کے اثبات کو طلب کرے۔ (یا خود سے غیر کے حق کے دفع کرنے کو حاکم کے سامنے طلب کرے)

(۲) (فی علم المناظرۃ) وہ قضیہ جو ایسے حکم پر مشتمل ہو کہ مقصود جس کو دلیل کے ذریعے ثابت کرنا ہو یا تنبیہ کے ذریعے ظاہر کرنا ہو۔(رشیدیہ ۱۶)

(دل)

دلال:

جو مشتری اور بائع کے درمیان کو پورا کرنے کیلئے واسطہ بن کر داخل ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۹۳)

دلالۃ:

شے کا اس حالت میں ہونا کہ اس کے علم سے دوسری شے کا علم لازم ہو جائے۔ شے اول کو دال اور ثانی کو مدلول کہتے ہیں۔(التعریفات ۷۵)

الدلالۃ الالتزامیۃ:

وہ دلالت لفظیہ وضعیہ کہ لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے لازم پر دلالت کرے۔

الدلالۃ التضمنیۃ:

وہ دلالت لفظیہ وضعیہ کہ لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے جزء پر دلالت کرے۔

الدلالۃ الغیر اللفظیۃ:

وہ دلالت جس میں دال لفظ نہ ہو۔

الدلالۃ الغیر اللفظیۃ الطبعیۃ:

وہ دلالتِ غیر جس میں دال کی دلالت اپنے مدلول پر طبیعت کے تقاضے کی وجہ سے ہو۔

الدلالۃ الغیر اللفظیۃ العقلیۃ:

وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال کی دلالت اپنے مدلول پر عقل کے تقاضے کی وجہ سے ہو۔

الدلالۃ الغیر اللفظیۃ الوضعیۃ:

وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال کی حلالت اپنے مدلول پر واضع کی وضع کی وجہ سے ہو۔

الدلالۃ اللفظیۃ:

وہ دلالت جس میں دال لفظ ہو۔

الدلالۃ اللفظیۃ الطبعیۃ:

وہ دلالت لفظیہ جس میں دال کی دلالت اپنے مدلول پر عقل کے تقاضے کی وجہ سے ہو۔

الدلالۃ اللفظیۃ الوضعیۃ:

وہ دلالت لفظیہ جس میں دال کی دلالت اپنے مدلول واضع کی وضع کی وجہ سے ہو۔

الدلالۃ المطابقیۃ:

وہ دلالت لفظیہ وضعیہ کہ لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے۔

دلالۃ النص:

جو نص کے معنی سے لغۃً ثابت ہو نہ کہ رائے کے استنباط کرنے سے۔ (الحسامی ۴۷)

الدلیل:

(۱) لغۃً جس کے ذریعے راستہ پکڑا جائے۔ فی الاصلاح جس کے علم سے دوسری شے کا علم لازم ہو۔ (التعریفات ۷۶)

(۲) (عند اہل المناظرۃ) جو دو قضیوں سے مرکب ہوتا کہ مجہول نظری تک پہنچا دے۔ (مناظرہ رشیدیہ ۱۹)

الدلیل الظنی:

وہ ہے جس کا ثبوت قرآن پاک یا حدیث متواترہ سے نہ ہو بلکہ احادیث احاد یا محض اقوال ائمہ سے ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ۲۰۴۱)

الدلیل الالزامی:

وہ دلیل جو مد مقابل کے نزدیک بھی مسلم ہو برابر ہے کہ خصم کے نزدیک مستدل بھی ہو یا نہ ہو۔ (التعریفات ۷۶)

الدلیل العقلی:

وہ دلیل جو سمع پر موقوف ہو یعنی کتاب، سنت، اجماع اور سلف پر موقوف ہو۔

(قواعد الفقہ ۲۹۳)

الدلیل العقلی:

وہ دلیل کہ جس سے استدلال کرنے میں عقل سے مدد لی جائے۔

(قواعد الفقہ ۹۴۳)

الدلیل القطعی:

وہ ہے جس کا ثبوت قرآن پاک یا حدیث متواترہ سے ہو۔

(فتاویٰ فقیہ ملت ۲۰۴۱)

(دو)

الدور:

شے کا اس پر موقوف ہونا کہ جو خود اس پر موقوف ہے۔ (التعریفات ۷۶)

الدوران:

لغۃً شے کے گرد طواف کرنا۔ اصطلاحاً شے کا اس شے پر موقوف ہونا کہ جو اس کیلئے صلوح ہو۔ شے اول کو دائر اور ثانی کو مدار کہتے ہیں۔ (التعریفات ۷۶)

(دہ)

الدہریۃ:

وہ شخص جولوگوں کے قیامت کے دن اکٹھا ہونے کا انکار کرے اور کہے "ان ہی الاحیاتنا الدنیا"۔(قواعدالفقہ ۲۹۵)

(دی)

الدیانۃ

ہراس کانام ہے کہ جس کے ذریعے اللہ کی بندگی کی جائے۔شرعاً اللہ کے حق کیلئے بولا جاتا ہے۔(قواعدالفقہ ۲۹۵)

الدیباج:

وہ کپڑا جس کا تانا اور بانا ریشم کا ہو۔(قواعدالفقہ ۲۹۵)

الدیر:

(چرچ) نصرانیوں (عیسائیو) کے عبادت خانے کو کہا جاتا ہے۔

(قواعدالفقہ ۵۲۹)

الدین:

(۱) شریعت کو دین کہا جاتا ہے اس اعتبار سے کہ اس کی اطاعت کی جاتی ہے۔

(التعریفات ۷۷)

(۲) بعض نے کہا کہ دین، ملت اور مذہب میں یہ فرق ہے کہ دین اللہ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ملت رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوتی ہے اور مذہب مجتہدین کی طرف منسوب ہوتا ہے۔(التعریفات ۷۷)

الدَین:

وہ جو ذمہ میں بیع وغیرہ کے ذریعے ثابت ہو۔(قواعدالفقہ ۲۹۶)

الدین الحال:

وہ دین (قرض) جس کا دائن کے طلب کرنے کے وقت ادا کرنا واجب ہو۔

(قواعد الفقہ ۲۹۶)

الدین الصحیح:

وہ دین جو ادا و ابراء کے بغیر ساقط نہیں ہوتا۔ (التعریفات ۷۷)

الدین الضعیف:

وہ دین جو مال کا بدل نہ ہو جیسے 'مہر'۔ (قواعد الفقہ ۲۹۶)

الدین الغیر الصحیح:

وہ دین جو ادا یا ابراء کے بغیر کسی اور سبب سے ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے دین کتابت۔ (توضیحات ۷۷)

الدین القوی:

وہ دین جو قرض اور مال تجارت کا بدل ہو جبکہ مال تجارت پر قبضہ کر لیا ہو اور دین اقرار کرنے والے پر ہو اگرچہ مفلس ہو یا انکار کرنے والے پر ہو مگر بینہ موجود ہو۔

(قواعد الفقہ ۲۹۶)

الدین المؤجل:

وہ دین جس کا ادا کرنا مدت مقرر گزرنے سے پہلے واجب نہ ہو۔

(قواعد الفقہ ۲۹۶)

الدین المتوسط:

وہ دین جو مال تجارت کا بدل نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۲۶۹)

الدینار:

سونے کا سکہ۔ ۲۰ دینار سے سونے کا نصاب ہے یعنی ۲۰ مثقال جو ۸۷.۴۸ گرام ہوتا ہے۔ ایک دینار ۴.۵ ماشے اور ۴.۳۷۴ گرام کا ہوتا ہے۔

﴿......الذال......﴾

(ذ ا)

الذات:

کسی شے کا نفس اور اس کا عین "الذاتی لکل شیئ" ہر شے کیلئے وہ کہ جو اس کو خاص کرتا ہے اور اسے جمیع ماعداہ سے ممتاز کرتا ہے۔

ذات شخص سے اعم ہے کیونکہ ذات کا اطلاق جسم اور غیر جسم دونوں پر ہوتا ہے جبکہ شخص کا اطلاق فقط جسم پر ہوتا ہے۔ (التعریفات ۷۸)

ذات عرق:

یہ عراق والوں کی میقات ہے۔ (بہار شریعت ۱، ۱۰۶۷)

(ذ ب)

الذبح:

گلے میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں۔ (بہار شریعت ۳، ۳۱۲)

اور اس جانور کو جس کے گلے کی رگیں کاٹی جائیں "الذبح" اور "الذبیحہ" کہا جاتا ہے۔

الذبول:

جسم کے حجم کا کم ہونا اس کے سبب کہ جو نسبت طبعیہ پر جسم کے تمام قطروں میں جسم سے جدا ہوا ہے۔ (التعریفات ۷۸)

(ذر)

الذرۃ:

(۱) چھوہارے کی گھٹلی کے اوپر جو پردہ ہوتا ہے اس کا بارہواں حصہ۔

(۲) جس کا عرفاً کوئی وزن نہ ہو۔(قواعدالفقہ ۲۹۸)

(ذک)

الذکاء:

اس قوت نفسانیہ کی شدت کہ جو آراء (یعنی علوم تصوریہ وتصدیقیہ) کے اکتساب کیلئے قعد ہے۔(قواعدالفقہ ۱۹۹)

ذکاۃ:

(فی الشرح) جانور کو اس طرح نحر یا ذبح کرنا کہ وہ حلال ہو جائے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱)اختیاری جیسے ذبح اور نحر (۲)اضطراری مخصوص طریقہ پر جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ وغیرہ بھونک کر خون نکال لیا جائے۔

حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔

(بہارشریعت ۳،۱۱۲)

ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے درمیان ہے۔اس میں چار رگیں کاٹی جاتی ہیں حلقوم "مری" ودجین۔

ذکر:

کسی شے کا تلفظ کرنا اور اس کو ذہن میں حاضر کرنا اس طرح کہ وہ غائب نہ ہو۔ یہ نسیان کی ضد ہے۔

(ذم)

الذمۃ:

لغۃً عہد۔بعض نے اس کو وصف کو شمار کیا ہے تو انھوں نے یہ تعریف کی ہے۔یہ وہ

وصف ہے کہ جس کے ساتھ کوئی شخص مالہ وماعلیہ ایجاب کا اہل ہو جاتا ہے۔

(التعریفات ۷۸)

بعض نے اس کو ذات شمار کیا ہے تو انھوں نے یہ تعریف کی ہے "یہ وہ نفس ہے کہ جس کیلئے عہد ہو۔

الذمی

ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان ومال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول ۱،۵۰۱)

الذنب:

جو اللہ سے تجھے حجاب میں (دور) کردے۔ (التعریفات ۷۸)

(ذو)

ذوالحلیفۃ:

یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے۔ اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیارعلی ہے۔ ہندوستان یا اور ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ جو جائیں اور وہاں سے پھر مکہ معظمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفۃ سے احرام باندھیں۔ (بہارِ شریعت ۱،۱۰۶۷)

ذووالارحام:

لغۃً مطلقاً قرابت والے۔ شرعاً (فی علم الفرائض) ہر وہ قریبی رشتہ دار جو نہ مقررہ حصوں والا ہو اور نہ عصبہ ہو۔ (التعریفات ۷۹)

ذوالید:

جس کے پاس شے کا قبضہ ہو اور جو اس میں تصرف کرنے والا ہو۔

(قواعد الفقہ ۳۰۰)

الذوق:

وہ قوت ہے جو زبان کے جرم پر بچھے ہوئے پٹھوں میں بکھری ہوئی ہے۔ اس کے

ذریعے کھانوں (ذائقوں) کا ادراک کیا جاتا ہے۔ منہ میں کھائی ہوئی شے کیساتھ رطوبت لعابیہ کے مختلط ہونے کے سبب اور اس کے پٹھوں تک پہنچنے کے سبب۔ (التعریفات ۷۸)

(ذہ)

الذہن:

وہ قوت نفسانیہ جو حواس ظاہرہ و باطنہ پر مشتمل ہوتی ہے اور علوم کے اکتساب کیلئے مددگار ہوتی ہے۔ (التعریفات ۷۸)

الذہول:

عقل کے پاس حاصل ہونے والی اس صورت کا فی الجملہ عدم کہ جس کی شان ملاحظہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۰۰)

❁❁❁❁

﴿......الراء......﴾

(را)

الرابطہ:

(عندالمناطقہ) وہ لفظ جو موضوع اور محمول کے مابین نسبت پر دلالت کرتا ہے۔

الرافضی:

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے۔ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر ومنافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہ کی خلفائے راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتا ہے۔ اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے مدائح وفضائل بیان کیے اس کو تقیہ وبزدالی پر محمول کرتا ہے، ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ اطہار معاذ اللہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔ اور اللہ پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو۔ اللہ پر واجب ہے کہ وہی کرے اسے کرنا پڑے گا۔

(بہارِ شریعت، ۱،۲۰۵)

الران:

(عندالصوفیاء) وہ حجاب ہے کہ جو دل اور عالم قدس کے درمیان حائل ہو جاتا ہے نفسانی خواہشات کے غالب آنے اور جسمانی ظلمات کے دل میں راسخ ہونے کے سبب۔ اس حیثیت سے کہ دل کلیۃً ربانی انوار سے چھپ جاتا ہے۔ (التعریفات ۸۰)

الراہب:

دین مسیحی میں عبادت گزار وہ عالم کہ جو مخلوق سے منقطع ہو کر حق کی طرف توجہ کرے۔ (التعریفات ۸۰)

الراہن:

جو شخص اپنی کسی چیز کسی کے پاس گروی رکھتا ہے اسے راہن کہتے ہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۱۷، قواعد الفقہ ۳۰۱)

الرائی:

نفس کا غلبہ ظن کے ذریعے دو نقیضوں میں سے ایک پر اعتقاد رکھنا۔

(قواعد الفقہ ۳۰۱، ۰۲۱)

(ر ب)

الرب:

جو کسی شے کو بتدریج حد کمال تک پہنچائے۔ جب مطلق بولا جائے تو اللہ پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہاں اضافت کی صورت میں غیر پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۰۲)

رب المال:

وہ شخص جو مضاربت میں راس المال (سرمایہ) کا مالک ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۰۲)

الرباء:

(۱) لغۃً زیادتی۔ شرعاً وہ فضل (زیادتی) جو عاقدین میں سے کسی ایک کیلئے شرط کی گئی ہو اور عوض سے خالی ہو۔

(۲) عقد سے ثابت ہونے والی اس زیادتی کو کہتے ہیں جو عوض سے خالی ہو۔

(فتاوی رضویہ ۱۷، ۱۶۰)

الرباعیۃ:

(من الصلوۃ) چار رکعات ایک سلام کیساتھ ادا کرنا۔

(من الاسنان) ثنایا کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

(علم التجوید ۲۳)

الرباعی المجرد:

وہ کلمہ جس میں چار حروف اصلیہ ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔

الرباعی المزیدفیہ:

وہ کلمہ جس میں چار حروف اصلیہ ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو۔

الربیبۃ:

مرد کی سوتیلی بیٹی کو کہا جاتا ہے، یعنی وہ بیٹی جو اس کے نطفہ سے نہ ہو مگر اس کی زوجہ کی بیٹی ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۰۳)

(ر ت)

الرتق:

عورت کی فرج کے منہ پر ایسی زائد شے کا نکل آنا کہ جو مانع جماع ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۰۴)

الرتیمۃ:

وہ دھاگہ جو حاجت کے وقت کسی شے کے یاد دلانے کی خاطر انگلی پر باندھا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۰۴)

(ر ج)

الرجاء:

(۱) لغۃً امید۔ اصطلاحاً دل کا مستقبل میں پسندیدہ شے کے حصول سے لٹکا ہونا۔ (التعریفات ۸۰)

(۲) (عندالاطباء) وہ جھوٹا حمل کہ جو ہوا یا پانی بھرنے کی وجہ ظاہر ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۰۴)

الرجعۃ:

جس عورت کو طلاق رجعی دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (۲، ۱۷۰)

الرجل:

بنی آدم کا وہ مذکر فرد کہ جو بلوغ کے ساتھ حد صغر سے تجاوز کر چکا ہے۔ (التعریفات ۸۰)

الرجوع:

ایک سمت میں ایک حرکت ہونا لیکن وہ بعینہٖ پہلی حرکت کی مثل مسافت پر ہو۔
(التعریفات۸۰)

الرجم:

زانی مرد یا زانیہ عورت کو میدان میں لے جا کر پتھر مارنا کہ مر جائے۔
(بہار شریعت حصہ۹)

(رح)

الرحمۃ:

خیر (بھلائی) کو پہنچانے کا ارادہ کرنا۔(التعریفات۸۰)

(رخ)

الرخصۃ:

(۱) لغۃً آسانی، سہولت۔ شرعاً اس کا نام ہے جو عوارض کے متعلق ہو کر مشروع ہو یعنی محرم دلیل کے باوجود عذر کی وجہ سے جو مباح ہو۔(التعریفات۸۰)

(۲) اس کا نام ہے جس کی بناء بندوں کے عذروں پر ہو۔(الحسامی۱۲۲)

(رد)

الرد:

لغۃً پھیرنا۔ (فی علم الفرائض) اصحاب فرائض کے حصے دینے کے بعد جو بچ جائے اس کو دوبارہ اصحاب فرائض پر ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کرنا جبکہ ان کا عصبات میں سے کوئی مستحق نہ ہو۔(التعریفات۸۰)

الرداء:

(فی اصطلاح المشائخ) بندے پر حق کی صفات کا ظہور ہونا۔(التعریفات۸۰)

(رز)

الرزامیۃ:

اس فرقہ کا کہنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد امامت محمد بن حنفیہ کیلئے ہوگئی پھر اس کے بیٹے عبداللہ کیلئے ٹھہری۔ اور یہ لوگ محارم کو حلال جانتے ہیں۔ (التعریفات ۸۰)

الرزق:

ہر اس کو کہتے ہیں کہ جو اللہ حیوان کی طرف بھیجے اور وہ اسے کھائے تو یہ حلال اور حرام دونوں کو شامل ہے۔ (التعریفات ۸۰)

الرزق الحسن:

جو اپنے صاحب تک بغیر آس کے اس کو طلب کرنے میں مشکل اٹھائے پہنچ جائے۔ (التعریفات ۸۰)

(رس)

الرسالۃ:

(۱) وہ کتابچہ جو ایک نوع کے قلیل مسائل پر مشتمل ہو۔

(۲) جس کتاب میں جامع کے آٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے "کتاب الزہد" آداب میں۔ (شرح صحیح مسلم ۱،۹۸)

یہ اللہ اور اس کی ذوی العقول مخلوق کے درمیان بندے کا واسطہ بنتا ہے تا کہ جو شکوک و شبہات ذوی العقول کو دنیا و آخرت کی مصلحتوں کے بارے میں ہیں اس وسیلے سے ان کو زائل کیا جائے۔ (شرح العقائد ۱۳۳)

الرسم التام:

(وہ معرف) جو جنس قریب اور خاصہ سے مرکب ہو۔ (التعریفات ۸۱)

الرسم الناقص:

وہ (معرف) جو صرف خاصہ یا خاصہ اور جنس بعید سے مرکب ہو۔ (التعریفات ۸۱)

الرسول:

وہ انسان جس کو اللہ مخلوق کی طرف احکام کی تبلیغ کیلئے مبعوث فرمائے۔ یہ نبی سے اخص ہے۔(التعریفات ۸۱)

(رش)

الرشد:

راہ چلنے میں استقامت ہونا۔اس کا متضاد ''الغی'' آتا ہے۔

الرشوۃ:

(۱) جو چیز حق کو باطل ٹھہرانے یا باطل کو حق ٹھہرانے کیلئے دی جائے۔(التعریفات ۸۱)

(۲) جو کچھ پرایا حق دبانے کیلئے دیا جائے یا اپنا کام بنانے کیلئے حاکم کو دیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ ۲۳،۵۹۷)

(رض)

الرضاء:

قضاء(تقدیر) کے فیصلہ پر دل کو خوش ہونا۔(التعریفات ۸۱)

الرضاع:

لغۃً عورت کا پستان چوسنا۔ اصطلاحاً عورت کے پستان سے مدت رضاعت میں بچہ کے پیٹ میں دودھ پہنچنا خواہ بچہ منہ کے ذریعے دودھ چوسے یا بچہ کی ناک کے ذریعے دودھ پہنچایا جائے۔(شرح صحیح مسلم ۳،۹۸۱۷)(البحر الرائق ۳،۲۲۱)

(رط)

الرطل:

بارہ اوقیہ یا بیس استار کے وزن کو کہتے ہیں۔تقریباً ایک رطل شرعی (۵۱۲ گرام کا ہوتا ہے۔

الرطوبۃ:

وہ کیفیت ہے جو تشکل، تفریق اور اتصال کی آسانی کا تقاضا کرتی ہے۔
(التعریفات ۸۱)

(رع)

الرعونۃ:

نفس کے چاہنے اور طبیعت کے تقاضا کے باوجود رکنا۔ (التعریفات ۸۱)

(رق)

الرق:

لغۃً ضعف۔ فقہاء کے عرف میں اس عجز حکمی کا نام ہے کہ جس کو اصل میں کفر کی سزا کے طور پر مشروع کیا گیا ہے۔ (التعریفات ۸۱)

الرقبیٰ:

ایک شخص کسی کو کچھ سے اور کہے اگر میں تجھ سے پہلے مرگیا تو یہ تیری ہے اگر تو مرگیا تو میری طرف لوٹ آئے گی۔ (التعریفات ۸۱)

الرقبۃ:

شرع میں اس کا اطلاق غلام پر کیا جاتا ہے چاہے وہ مؤمن ہو یا کافر ہو، مذکر ہو یا مؤنث ہو، صغیر ہو یا کبیر ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۰۹)

(رک)

الرکاز:

وہ مال جو زمین میں گڑا (دفن کیا) ہوا ہو چاہے قدرتی ہو یا کسی کا دفن شدہ ہو۔
(التعریفات ۸۲)

الرکن:

(۱) لغۃً شے کی اقویٰ جانب۔ اصطلاحاً جس کیساتھ شے کا قوام ہو۔ یا جس کیساتھ

مکمل ہو۔(التعریفات ۸۲)

(۲) جس کے بغیر اس شے کا وجود ہی نہ ہو۔(النامی ۲۱۴)

الرکوع:

کمر کو ٹیڑھا کرتے ہوئے سر جھکانا اس طرح کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔(قواعد الفقہ ۳۱۰)

(رم)

الرمل:

کندھے ہلا ہلا کر اکڑ اکڑ کر چلنا جیسے وہ شخص چلتا ہے جس نے کس کو للکارا ہو۔ (شرح صحیح مسلم ،۲،۴۸۹)(ہدایہ مع فتح القدیر،۲، ۳۵۷)

(رو)

الرواتب:

(من السنن) وہ سنتیں جو فرض کے تابع ہوں یا وہ سنتیں جو فرائض کے علاوہ مخصوص وقت کیساتھ موقت ہوں۔(قواعد الفقہ ۳۱۰)

الروایۃ:

(فی عرف الفقہاء) مسئلہ فرعیہ کو فقہاء سے نقل کرنا برابر ہے کہ سلف سے ہو یا خلف سے ہو۔(قواعد الفقہ ۳۱۰)

الروح:

(۱) امام اشعری علیہ الرحمہ کے نزدیک روح وہ سانس ہے جو آرہا ہے اور جارہا ہے۔ (تبیان القرآن ۶، ۷۸۷)

(۲) اس کا غالب اطلاق اس چیز پر ہے جس کیساتھ جسم قائم ہے اور جس کے سبب سے جسم میں حیات ہے۔(تبیان القرآن ۶، ۷۸۶)

الروم:

اس قدر خفیف حرکت لانا کہ بالکل نہ سنائی دینے کا شعور نہ ہو۔(التعریفات ۸۲)

الروی:

وہ حروف کہ جس پر قصیدہ کی بناء ہوتی ہے اور قصیدہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے "قصیدہ دالیہ"۔ (التعریفات ۸۲)

الرؤیۃ:

آنکھ کے ذریعے جہاں بھی چاہنا دیکھنا یعنی دنیا و آخرت میں۔ (التعریفات ۸۲)

(رہ)

الرہبانیۃ:

عبادت کے افعال برداشت کرنے میں غلو اور زیادتی کرنا۔

(تبیان القرآن ۱۱، ۷۴۱)

الرہط:

تین سے دس تک (افراد وغیرہ) کیلئے بولا جاتا ہے۔

الرہن:

لغت میں اس کا معنیٰ ہیں "روکنا"۔

اصطلاحِ شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں (اپنے پاس) اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعے سے اپنے حق کو کلاً یا جزءً وصول کرنا ممکن ہو۔ اس کو گروی رکھنا بولتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ۱۷، ۳۵؛ (۳، ۶۹۶)

(ری)

الریاء:

عمل میں اخلاص کو ترک کرنا اس میں غیر اللہ کا لحاظ کرتے ہوئے۔ (التعریفات ۸۲)

الریاضیۃ:

اخلاق نفسانی کو مہذب بنانے کا نام ہے۔ (التعریفات ۸۲)

﴿......الزاء......﴾

(زح)

الزحاف:

بیت کے آٹھ اجزاء میں تغیر کرنا جبکہ یہ یا تو صدر میں ہو یا ابتداء میں ہو یا حشو میں ہو۔ (التعریفات ۸۴)

(زر)

الزراریۃ:

یہ زرارۃ بن اعین کے اصحاب کا گروہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی صفات حادث ہیں۔ (التعریفات ۸۴)

(زع)

الزعفرانیۃ:

ایک فرقہ ہے جس کا نظریہ ہے کہ کلام اللہ یہ اللہ کا غیر ہے اور ہر وہ جو غیر اللہ ہے وہ مخلوق ہے تو کلام اللہ بھی مخلوق ہے لہٰذا جو کلام اللہ کو غیر مخلوق مانے وہ کافر ہے۔ (التعریفات ۸۴)

الزعم:

وہ قول کہ جو بغیر دلیل کے ہو۔ (التعریفات ۸۴)

(زک)

الزکاۃ:

(۱) لغۃً پاکیزگی، بڑھنا، برکت اور مدح ہے۔ان میں سے ہر ایک معنیٰ قرآن وحدیث میں استعمال ہوا ہے۔(نہایہ۲،۳۰۷)

اصطلاحاً سال گزرنے کے بعد نصاب معین سے ایک حصہ غیر ہاشمی فقیر کو نیت زکوٰۃ سے دینا۔(شرح صحیح مسلم۲،۸۷۵)

(۲) اللہ کیلئے مال ایک حصے کا جو شروع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو اور اپنا نفع باکل جدا کرلے۔ (عمدۃ القاری۸،۲۲۳)

(زل)

الزلزلۃ:

زمین کے اندر میں چٹانوں کے درمیان عرصہ سے جاری حرکت کے باعث پیدا ہونے والی توانائی کے اخراج سے سطح زمین پر ہونے والی ہلچل کا نام زلزلہ ہے۔ (تبیان القرآن۱۲،۹۶۲)

الزلۃ:

بھولے سے حکم (امر) کی مخالفت کرنا۔(الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ ۷۷)

(زم)

الزمان:

(عندالحکماء) فلک اطلس کی حرکت کی مقدار۔(عندالمتکلمین) اس معلوم متجدد کا نام ہے جس کیساتھ دوسرا موہوم متجدد مقدر ہو۔(التعریفات ۸۳)

زم زم:

کعبۃ اللہ شریف کے نزدیک ایک متبرک کنواں کہ جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے مبارک پاؤں کی رگڑ سے جاری ہوتھا۔

(زن)

الزناء:

(۱) عورت کے اگلے مقام (فرج) میں وطی کرنا کہ جو ملک اور شبہ (ملک) سے خالی ہو۔ (التعریفات ۸۳)

(۲) وہ زنا جس سے حد واجب ہوتی ہے وہ یہ ہے "مرد کا عورت مشتہاۃ کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ داخل کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ نہ باندی ہو نہ ان دونوں کا شبہ ہو نہ شبہ اشتباہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلف ہو، گونگا نہ ہو، اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔

الزنار:

ریشم کا وہ ایک انگلی کی مقدار جتنا موٹا دھاگہ کہ جس کو وسط (کمر) پر باندھا جاتا ہے۔ (التعریفات ۸۳)

الزندیق:

(۱) وہ شخص جس کے باطن میں کفر ہو اور بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا معترف ہو۔

(۲) وہ شخص جو کوئی دین نہ رکھتا ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۱۵)

(زو)

زوال الشمس:

زوال کا وقت وہ ہوتا ہے جب آفتاب خط نصف النہار پر پہنچ جائے اور مائل بزوال ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۱۵)

زوج:

(۱) وہ عدد جو دو برابر حصوں میں تقسیم ہو جائے۔ (التعریفات ۸۲)

(۲) زوج اور زوجہ میاں بیوی کو کہا جاتا ہے اور ہر اس کو کہا جاتا ہے جو اپنے دوسرے ہم جنس کے ساتھ ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۱۵)

(زہ)

زہد:

(۱) لغۃً کسی شے کی طرف میلان کو ترک کرنا۔ اصطلاحاً دنیا سے نفرت اور اعراض کرنا۔ (التعریفات ۸۲)

(۲) دنیا کو ترک کرنا اور پھر اس بات کی پرواہ نہ کرنا کہ اسے کسی نے حاصل کیا ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۲۳۴)

(زی)

زیادۃ:

کلمہ کی ابتداء درمیان یا آخر میں حروف زائدہ میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جائے۔

زیتون:

وہ نفس جو فکری قوت کے باعث نور قدس سے روشن ہونے کیلئے مستعد ہو۔ (التعریفات ۸۲)

زیف:

وہ (کھوٹا) درہم جس کو بیت المال رد کر دے۔ (التعریفات ۸۲)

﴿......السین......﴾

(س ا)
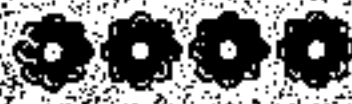
لسائبۃ:

دور جہالیت میں کفار کا یہ دستور تھا کہ جب انھیں سفر پیش آتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہو جاؤں تو میری اونٹنی سائبہ (بجار) اور اس سے بھی نفع اٹھانا بحیرہ کی طرح حرام جانتے اور اس کو آزاد چھوڑ دیتے۔ (خزائن العرفان ۲۲۵)

سائل:

(فی علم المناظرۃ) وہ ہے جو اپنے آپ کو بغیر دلیل پیش کیے اس حکم کی نفی کیلئے مقرر کرے جس کا مدعی نے دعوی کیا ہے۔ (رشیدیہ ۱۶)

سائمہ:

وہ جانور جو سال کا اکثر حصہ چر کر گزارتا ہے اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۵، ۳۷۷)

ساعۃ:

زمانے کے ایک حصے کو کہا جاتا ہے۔ اسی طرح دن کے ۲۴ حصوں میں سے ایک حصے کو بھی کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۱۷)

اور قرآن وحدیث میں اکثر اس کا اطلاق ''قیامت'' پر کیا گیا ہے۔

ساکن:

(۱) جو اس صورت کے علاوہ تینوں حرکات (زبر، زیر، پیش) کا احتمال رکھے جیسے "عمرو" کا میم۔ (التعریفات ۸۴)

(۲) وہ جسم یا جوہر جس کا کون (ہونا) اس لمحے جس حیز (مکان) میں ہے سابقہ لمحے اس حیز میں تھا۔ (شرح العقائد ۲۹)

سالبۃ الکلیۃ:

(عندالمناطقہ) وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم سلبی موضوع کے تمام افراد پر ہو۔

سالبۃ الجزئیۃ:

(عندالمناطقۃ) وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم سلبی موضوع کے بعض افراد پر ہو۔

سالک:

ان عام بندوں میں سے ہے جن کو اللہ اپنے محبین کے راستہ پر چلاتا ہے جن کو ہدایت کی توفیق دی جاتی ہے وہ اپنی لغزشوں سے توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہوتے ہیں۔ (تبیان القرآن ۱۰، ۵۶۳)

سالم:

(۱) (عندالصرفیین) جس کے حروف اصلیہ یعنی وہ حروف جو "فا، عین، لام" کے مقابلہ میں آتے ہیں وہ حروفِ علت ہمزہ اور تضعیف (ایک جنس کے دو حروف ہونے) سے خالی ہوں۔ (التعریفات ۸۴)

(۲) (عندالنحویین) جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو برابر ہے کہ باقی میں کوئی ہو یا نہ ہو برابر ہے کہ وہ اصلی ہو یا زائد ہو۔ (التعریفات ۸۴)

(س ب)

السبابۃ:

وہ انگلی جو انگوٹھے اور درمیان والی بڑی انگلی کے درمیان ہوتی ہے جیسے انگشت

شہادت بھی کہا جاتا ہے۔

السبب:

لغتہ اس کا نام ہے جس کے ذریعے مقصود تک رسائی ہو۔شرعاً اس کا نام ہے جو حکم میں اثر کیے بغیر اس تک وصول کا راستہ ہو۔(التعریفات ۸۴)

السبب التام:

وہ ہے کہ فقط جس کے وجود سے ہی مسبب پایا جائے۔(التعریفات ۸۴)

السبب الثقیل:

(فی علم العروض) وہ کہ دونوں حروف متحرک ہوں، جیسے لَمَ۔(التعریفات ۸۴)

السبب الحقیقی:

حکم تک پہنچانے والا راستہ جس کی طرف وجوب حکم یا وجود حکم مضاف نہیں ہوتا نہ اس میں علت کے معنیٰ پائے جاتے ہیں البتہ اس کے اور حکم کے درمیان علت پائی جاتی ہے اور وہ علت سبب کی طرف مضاف نہیں ہوتی۔(الحسامی ۲۴۸)

السبب الخفیف:

(فی علم العروض) سبب خفیف یہ ہے کہ متحرک حرف کے بعد ساکن حرف ہو۔ جیسے مَنْ۔(التعریفات ۸۴)

السبب الغیر التام:

وہ ہے کہ مسبب کا وجود تو اس پر موقوف ہو لیکن فقط اسی کے پائے جانے سے مسبب نہ پایا جائے۔(التعریفات ۸۴)

السبت:

گائے کی دباغت کی ہوئی رنگی ہوئی کھال کو کہا جاتا ہے۔

السبئیہ:

یہ عبداللہ ابن سباء کے اصحاب کا گروہ ہے۔عبداللہ ابن سباء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

کہتا تھا کہ آپ خدائے برحق ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مدائن کی طرف شہر بدر کر دیا۔ یہ کہتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ ہی فوت ہوئے ہیں اور نہ ہی قتل ہوئے ہیں بلکہ ابن ملجم نے تو ایک شیطان کو قتل کیا تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تھا۔ یہ کہتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں ہیں رعد (کڑک) ان کی آواز ہے۔ برق (بجلی) ان کا کوڑا ہے۔ ایک دن وہ زمین پر نزول کریں گے اور اس کو عدل سے بھر دیں گے یہ لوگ رعد کو سن کر کہتے ہیں۔ "علیک السلام یا امیر المؤمنین۔" (التعریفات ۸۵)

سبیل اللہ:

(اللہ کا راستہ) اس کا خاص طور پر اطلاق جہاد پر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح الوقوف اللہ پر بھی کیا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۱۹)

(س ت)

الستر:

کسی شے کو اس کی اصل پر باقی رکھتے ہوئے چھپانا۔ (قواعد الفقہ ۳۱۹)

السترۃ:

لکڑی وغیرہ کی وہ چیز جس کو نماز پڑھتے وقت نمازی کے آگے رکھا جاتا ہے کہ وہ ایک ذراع کی مقدار ہو اور ایک انگل موٹی ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۱۹)

الستوق:

وہ درہم جس پر کھوٹ (ملاوٹ) غالب ہو۔ (التعریفات ۸۵)

(س ج)

السجدۃ:

عاجزی وخاکساری سے اپنی پیشانی زمین پر رکھنا۔ (قواعد الفقہ ۳۱۹)

سجدۃ التلاوۃ:

وہ سجدہ جو آیت سجدہ تلاوت کرنے کے سبب واجب ہو۔ قرآن پاک میں

احناف کے نزدیک آیت سجدہ کل چودہ ہیں۔ سجدہ تلاوت ادا کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر "اللہ اکبر" کہتا ہوا سجدہ میں جائے۔ تسبیحات سجدہ پڑھے پھر "اللہ اکبر" کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

سجدۃ السہو:

واجبات نماز میں سے کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کیلئے واجب ہوتا ہے۔ عندالاحناف اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرنا اور پھر دوبارہ التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دینا۔

السجع:

نثر میں دو فاصلوں کا آخر میں ایک حرف پر موافق ہونا۔ (التعریفات ۸۵)

السجع المتوازی:

دو کلموں میں سجع اور وزن دونوں میں موافقت ہو جیسے۔ التعلم، القسم۔ (التعریفات ۸۵)

السجع المطرف:

دو کلموں کا صرف حرف سجع میں متفق ہونا وزن میں متفق نہ ہونا۔ جیسے الرمیم، الامم۔ (التعریفات ۸۵)

السجیۃ:

انسان کی پختہ عادت کو کہتے ہیں۔ (تبیان القرآن ۸، ۴۲۸)

(س ح)

السحر:

(۱) وہ عجیب و غریب کام جو عام عادت اور معمولات کے خلاف ہو۔ جس کو بعض دفعہ اقوال خبیثہ مثلاً کلمات شرکیہ اور شیطان کی تعریف سے حاصل کیا جائے اور بعض دفعہ افعال خبیثہ مثلاً شیطان اور گناہوں کی عبادت سے حاصل کیا جائے۔

(۲) ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی تقریب سے مدد لی جائے اور اس پر انسان بذاتِ خود قادر نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۲۰)

السحور:

جس کے ذریعے روزہ دار سحری کرتا ہے مثلاً کھانا، پانی وغیرہ۔ (قواعد الفقہ ۳۲۰)

(س د)

السداسی:

جس کا ماضی چھ حروف اصلیہ پر مشتمل ہو۔ (التعریفات ۸۵)

السدل:

کپڑے کو کندھے یا سر کے اوپر سے اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے رہیں۔ (بحوالہ بہارِ شریعت ۳، ۲۵ مکتبۃ المدینہ)

(س ر)

السر:

(۱) لغۃً جیسے انسان خود میں چھپاتا ہے۔ (فی القراءۃ) پست آواز میں قرأت کرنا کہ اگر مانع نہ ہو تو خود سن سکے۔

(۲) وہ لطیفہ ہے جو دل میں ودیعت کیا جاتا ہے۔ جیسے رُوح میں بدن میں ودیعت ہوتی ہے۔ اور یہ مشاہدہ کا محل ہے جیسے روح محبت کا محل ہے اور دل معرفت کا محل ہے۔ (التعریفات ۸۵)

سر السر:

جس کے سبب حق بندے سے منفرد ہو۔ جیسے احدیت کے اجمال میں حقائق کی تفصیل کا علم۔ (التعریفات ۸۵)

السراب:

صحراو غیرہ میں جسے دور سے پانی خیال کیا جائے مگر وہ پانی نہ ہو۔

السرقة:

(۱) لغۃً غیر کا مال (ناحق) چھپا کر لینا۔ شرعاً مکلف شخص کا دار الاسلام میں چوری چھپے غیر کا مال دس درہم یا زائد کا لینا جو مال محفوظ ہو اور کوئی شبہ نہ ہو۔ (التعریفات ۸۵)

(۲) دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لینا۔ (بہارِ شریعت ۲،۲۱۴)

السرمدی:

جس کا نہ اول ہو نہ آخر ہو۔ (التعریفات ۸۵)

السریۃ:

وہ لشکر جو دشمن کی طرف بھیجی جائے اور اس کی تعداد چار سو افراد یا زائد ہو۔

(قواعد الفقہ ۳۲۱)

(س ط)

السطح الحقیقی:

جو انقسام کو طول اور عرض میں قبول کرے عمق میں قبول نہ کرے۔ اس کی نہایت خط ہے۔ (التعریفات ۸۵)

السطح المستوی:

جس کے تمام اجزاء برابری پر ہوں بعض بعض سے بلند یا جھکے ہوئے نہ ہوں۔

(التعریفات ۸۵)

(س ع)

السعایۃ:

شرعاً وہ کام کہ جس کا غلام کو مکلف بنایا جائے تا کہ وہ اپنی مکمل آزادی کروا سکے۔

(قواعد الفقہ ۳۲۱)

السعی:

لغۃً چلنے میں جلدی کرنا۔ شرعاً صفاومروہ کے درمیان سات پھیرے لگانا۔

(قواعد الفقہ ۳۲۲)

(س ف)

السفر:

لغۃً مسافت طے کرنا۔ شرعاً تین دن اور تین راتوں کی مسافت کے قصد پر نکلنا جو اونٹ کی چال یا پیدل چلنے کی مقدار پر تین دن رات ہو۔ یا اس سے زائد کا قصد ہو۔

(التعریفات ۸۶)

السفسطۃ:

وہ قیاس جو قضایائے وہمیہ کاذبہ یا کاذبہ مشابہ بصادقہ سے مرکب ہو۔

السفۃ:

(۱) اس خفت کا نام ہے جو انسان کو خوشی اور غضب سے عارض ہوتی ہے اور عقل والے کام اور شرع کے موجب کے خلاف پر عمل کرنے پر ابھارتی ہے۔

(التعریفات ۸۶)

(۲) جس فعل میں اصلاً ہی غرض صحیح نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ا،۹۹۰)

السفیہ:

وہ شخص جو اپنا مال بے فائدہ خرچ کرے اور اسراف کرکے مال ضائع کردے۔

(قواعد الفقہ ۳۲۲)

(س ق)

السقط:

وہ بچہ جو ماں کے پیٹ سے مردہ گر جائے۔ (قواعد الفقہ ۳۲۳)

السقیم:

(فی الحدیث) وہ حدیث جو صحیح نہ ہو اور راوی کا عمل اس کی روایت کے خلاف ہو۔ یہ عمل کا خلاف روایت کے سقم پر دلالت کرتا ہے۔ (التعریفات ۸۶)

(س ک)

السکاء:

وہ جانور جس کے پیدائشی کان نہ ہوں۔ (قواعد الفقہ ۳۲۳)

السکۃ:

وہ منقش لوہا کہ جس کے ذریعے درہم ڈھالے جاتے ہیں یعنی سانچہ۔ (قواعد الفقہ ۳۲۳)

السکتۃ:

لغۃً رکنا۔ اصطلاحاً کسی حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کیلئے آواز کو روک دینا سکتہ کہلاتا ہے۔ (علم التجوید ۵۶)

السکر:

(۱) ایسی غفلت جو سرور کے غلبہ کی وجہ سے عقل پر آتی ہے کسی نشہ آور شے کھانے یا پینے والی استعمال کرنے کی وجہ سے۔ (التعریفات ۸۶)

(۲) وہ سرور جو عقل پر غالب آجائے مگر عقل زائل نہ ہو۔ (النامی ۳۱۵)

السکوت:

قدرت ہونے کے باوجود بولنے کو ترک کرنا۔ (التعریفات ۸۷)

السکون:

(۱) جس کی شان ہے کہ وہ حرکت کرے اس کا حرکت نہ کرنا۔ جس کی شان حرکت کرنا نہیں اس کا حرکت نہ کرنا سکون نہیں۔ (التعریفات ۸۷)

(۲) جزم کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر سکون ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔ (علم التجوید ۱۶)

السکون الاصلی:

وہ سکون جو وقف اور وصل دونوں میں سکون ہی رہے۔(علم التجوید ۴۹)

السکون العارضی:

اصل میں حرف متحرک ہو مگر وقف کرنے کی وجہ سے اس کو ساکن کر دیا جائے۔ (علم التجوید ۴۸)

السکینۃ

وہ طمانیت (اقرار) جس کو نزول غیبی کے وقت دل پاتا ہے۔(التعریفات ۸۷)

(س ل)

السلاح:

تمام آلات حرب وقتال کو کہا جاتا ہے۔مگر کبھی خاص طور پر تلوار کیلئے بولا جاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۳۲۴)

السلام:

نفس کا دارین (دنیا و آخرت) میں تنگی و تکلیف سے بچے رہنا۔(التعریفات ۸۷)

السلامۃ:

(فی علم العروض) جزء کو حالت اصلیہ پر باقی رکھنا۔(التعریفات ۸۷)

السلب:

نسبت کے اٹھا دینے کو کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۸۷)

السلخ:

کسی بیت کا قصد کرنا یوں کہ اس کے ہر لفظ کی جگہ اس لفظ کا ہم معنیٰ لفظ رکھ دینا جیسے ''واقعد فانک انت الطاعم الکاسی'' کو ''واجلس فانک انت الآکل اللابس'' کر دینا۔ (التعریفات ۸۷)

السلطان:

جس کو ملک پر مطلقاً قدرت و طاقت ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۲۴)

السلعۃ:

درہم و دینار کے علاوہ اور رقم کے علاوہ سامان کو کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۲۵)

السلف:

جس کے مذہب کی تقلید کی جائے اور اس کے اثر کی اتباع کی جائے جیسے صحابہ کرام علیہم الرضوان و تابعین رضی اللہ عنہم۔

کبھی سلف کا اطلاق چار سو ہجری تک کے علماء کرام پر کیا جاتا ہے اور چار سو ہجری کے بعد والے علماء کو خلف کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۲۵)

السلم:

لغۃً تقدیم اور تسلیم۔ شرعاً اس عقد کا نام ہے جو بائع کیلئے ثمن میں فی الحال ملک کو واجب کرتا ہے اور مشتری کیلئے ثمن میں مدت مقررہ پر ملک کو واجب کرتا ہے۔ مبیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو راس کہا جاتا ہے اور بائع کو مسلم الیہ اور مشتری کو رب السلم کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۸۷)

السلوک:

(عند الصوفیاء) اخلاق کو مہذب و شائستہ بنانا تاکہ وصول (الی اللہ) تک رسائی ممکن ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۲۵)

السلیمانیۃ:

یہ سلیمان بن جریر کے اصحاب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ امامت مخلوق کے درمیان مشورۃً ثابت ہو جاتی ہے اور مسلمانوں میں سے دو صاحب خیر مردوں کی رضا سے منعقد ہو جاتی ہے، لہٰذا حضرت ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما امام ہیں اگرچہ حضرت علی کے ہوتے ہوئے امت کو ان کی بیعت کرنے میں خطاء ہوئی مگر یہ خطاء درجہ فسق تک نہیں پہنچی یہ لوگ فاضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی امامت کو جائز قرار دیتے ہیں اور معاذ اللہ حضرت عثمان و طلحہ

وزیر وام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تکفیر کرتے ہیں۔ (التعریفات ۸۷)

(س م)

السماحۃ:

جو واجب نہ ہو اس کو فضل کے طور پر خرچ کرنا۔ (التعریفات ۸۷)

السماعی:

لغۃً جس کی نسبت سماع کی طرف ہو۔ اصطلاحاً جس میں کوئی ایسا قاعدہ کلیہ نہ ہو جو تمام جزئیات کو شامل ہو۔ (التعریفات ۸۷)

السمک الطافی:

وہ مچھلی جو پانی کے اوپر طبعی موت مر کر آ جائے۔ (قواعد الفقہ ۳۲۷)

السمسمۃ:

وہ قوت ہے جسے کان کے سوراخ میں بچھے ہوئے پٹھوں میں رکھا گیا ہے اس کے ذریعے کان کے سوراخ میں اس ہوا کے پہنچنے کے واسطے سے جو آواز کی کیفیت کیساتھ متصف ہوتی ہے آوازوں کا ادراک کیا جاتا ہے۔ (التعریفات ۸۷)

السمعۃ:

وہ اچھی بات (تلاوت و ذکر وغیرہ) جو لوگوں کے سنانے اور دکھاوے کیلئے کہی جائے۔

ریا اور سمعہ میں فرق یہ ہے کہ ریا اکثر اعمال میں استعمال ہوتا ہے اور سمعۃ اقوال میں۔ (قواعد الفقہ ۳۲۷)

السمنیۃ:

وہ فرقہ جو ہند کے شہر سومنات کی طرف منسوب ہے۔ یہ قوم بتوں کی پجاری ہے اور تناسخ کا عقیدہ رکھتی ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ علم کیلئے حس کے سوا اور کوئی طریق نہیں۔ (قواعد الفقہ ۳۲۷)

السحاق:

وہ زخم جس میں سر کی ہڈی کے اوپر کی جھلی تک زخم پہنچ جائے۔

(بہارِ شریعت ۳،۸۴۲)

(س ن)

السنۃ:

(۱) لغۃً طریقہ، عادت، شرعاً دین میں وہ طریقہ کار جس کو فرض اور واجب کیے بغیر چلایا گیا ہو۔ (التعریفات ۸۸)

(۲) جس چیز کا نبی ﷺ نے حکم دیا اور جس چیز سے منع فرمایا اور جس چیز کو قبول فرمایا اور فعل سے پسندیدہ قرار دیا بشرطیکہ ان امور کا قرآن مجید میں ذکر نہ ہو۔

(شرح صحیح مسلم ۱،۹۷ (نہایہ ۱،۴۰۹)

السنۃ الزوائد:

جس پر نبی ﷺ نے عادت کے طور پر مواظبت فرمائی ہو اور کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ (التعریفات ۸۸)

السنۃ الغیر المؤکدۃ:

وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور ﷺ نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو موجب عقاب نہیں۔ (بہارِ شریعت ۱،۲۸۳)

السنۃ المؤکدۃ:

جس کو حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو، وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی مگر جانب ترک بالکل مسدود نہ فرمائی ہو۔ اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاق عذاب ہو۔

(بہارِ شریعت ۱،۲۸۳)

سنۃ الہدیٰ:

جس پر نبی ﷺ نے عبادت کے طور پر مواظبت فرمائی ہو اور کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔
جس کا قائم کرنا دین کی تکمیل کیلئے ہو اور اس کا ترک کرہت اور اساءت کے متعلق ہوتا ہے۔(التعریفات ۸۸)

السنۃ الشمسیۃ:

یہ (۳۶۵) دن کا ہوتا ہے۔(التعریفات ۹۸۸)

السنۃ القمریۃ:

یہ (۳۵۴) دن اور (۴۲) دن کا ہوتا ہے۔تو شمسی سال قمری سال پر گیارہ دن اور دن کے (۲۱) ویں حصے کے برابر زائد ہوتا ہے۔(التعریفات ۸۸)

السند:

(۱) (فی علم المناظرہ) جس پر منع مبنی ہو یعنی جو دور منع کیلئے درستگی کا باعث ہو چاہے وہ نفس امر میں ہو یا سائل کے گمان میں ہو۔(التعریفات ۸۸)

(۲) (عندالمحدثین) وہ طریق جو متن تک پہنچانے والا ہو۔

السنن:

جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابی داؤد۔
(شرح صحیح مسلم ۱،۹۸)

(س و)

السواک:

لغۃً لکڑی سے دانتوں کے صاف کرنے کے فعل کو مسواک کہتے ہیں اور اس لکڑی کو بھی کہا جاتا ہے۔اصطلاحاً لکڑی یا اس کی مثل کسی چیز سے دانت صاف کرنا جس سے دانتوں کا میل یا پیلاہٹ زائل ہو جائے۔(شرح صحیح مسلم ۱،۹۱۱، شرح مسلم للغوری ۱،۱۲۷)

السوال:

وہ طلب جو ادنیٰ، اعلیٰ سے کرے۔(التعریفات ۸۸)

السور:

(فی القضیۃ) وہ لفظ جو افرادِ موضوع کی کمیت پر دلالت کرے۔(التعریفات ۸۸)

السورۃ:

قرآن پاک کا وہ گروہ (حصہ) جس کو مخصوص توقیفی نام دیا گیا ہے۔اس کی کم از کم مقدار تین آیات ہیں۔

السورۃ المکیۃ:

مشہور اصطلاح میں جو سورت ہجرت سے قبل نازل ہوئیں وہ مکی ہیں۔

السورۃ المدنیۃ:

مشہور اصطلاح میں جو سورت ہجرت کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی ہے۔

السوم:

بیع میں مقرر کردہ ثمن کے بدلے مبیع کو طلب کرنا۔(التعریفات ۸۹)

(س ہ)

السہو:

(۱) معلوم سے غافل ہو۔(الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ ۶۸)

(۲) سہو اور نسیان دونوں مترادف ہیں۔فرق بس اتنا ہے کہ مدرکہ سے صورت کا زوال ہو۔اس کے حافظہ میں باقی ہونے کے ساتھ یہ سہو ہے جبکہ حافظہ سے بھی زائل ہو جانا نسیان ہے۔

(س ی)

السیاسۃ المدینۃ:

اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ایسی جماعت کے مصالح کا علم ہو جو ایک شہر اور ملک میں شریک ہو مثلاً بادشاہ، رعایا۔

سیاق الکلام:

وہ اسلوب جس پر کلام جاری ہوتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۳۰)

السیر:

(۱) یہ "سیرۃ" کی جمع ہے۔ یہ طریقہ کو کہا جاتا ہے برابر ہے کہ وہ اچھا ہو یا برا۔ (التعریفات ۸۹)

(۲) عرف فقہاء میں اطلاق کفار اور باغیوں کیساتھ معاملات میں مسلمانوں کے طریقوں پر کیا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۳)

......الشین......

(ش ا)

الشاب:

(۱۵) سے (۳۰) برس والے نوجوان کو کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۳۲)

الشاذ:

جو قیاس کے مخالف ہو اس طرف نظر کیے بغیر کہ اس کا وجود قلیل ہے یا کثیر۔ شاذ کا وقوع کلام عرب میں کثیر ہوا ہے، مگر خلاف قیاس۔ (التعریفات ۹۰)

الشاذ المردود:

وہ جو خلاف قیاس آئے اور فصحاء و بلغاء کے نزدیک قبول نہ ہو۔ (التعریفات ۹۰)

الشاذ المقبول:

وہ جو خلاف قیاس آئے او فصحاء و بلغاء کے نزدیک ہو۔ (التعریفات ۹۰)

الشاذ من الحدیث:

جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ اس کا مقابل محفوظ ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

الشارع:

(۱) وہ راستہ جس پر عام لوگ چلتے ہیں۔

(۲) شرعی احکام اور دین میں طریقہ میں کو بیان کرنے والا۔

(الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ ۶۹)

(۳) عرف فقہاء میں اس کا اطلاق حضور نبی کریم ﷺ پر کیا جاتا ہے۔

الشاۃ:

یہ بکری کو کہا جاتا ہے اور اس کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں پر ہوتا ہے چاہے وہ ضأن (دنبہ) سے ہو یا معز (بکری) سے ہو۔لفظ شاۃ اور غنم بالوں اور اون والے دونوں کے لیے اعم ہے جبکہ ضأن اون والے سے خاص ہے اور معز بال والے سے۔
(قواعد الفقہ ۳۳۲)

الشاہد:

(۱) (فی الحدیث) کسی حدیث کی روایت کرنے میں راوی کیساتھ دوسرا راوی شریک ہو مگر وہ اس حدیث کے معنی کی روایت کر رہا ہو۔ (نعمۃ الباری ۱،۱۴۲)

(۲) (فی علم المناظرۃ) وہ جو فساد دلیل پر دلالت کرے۔ (مناظرہ رشیدیہ ۲۹)

(ش ب)

الشبر:

انگھوٹھے اور چھنگلیا کے درمیان کا فاصلہ جب دونوں کو کشادہ کیا جائے۔اس کی مقدار (۱۲) انگل جانی جاتی ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۳۳)

الشبہۃ:

(۱) جس کا حلال یا حرام ہونا متیقن نہ ہو۔ (التعریفات ۹۰)

(۲) جو ثابت شدہ کے مشابہ ہو در حقیقت نفس الامر میں وہ ثابت نہ ہو۔

شبہۃ العقد:

جس میں صورۃ عقد ہو مگر حقیقۃ نہ ہو جیسے بغیر گواہوں کے نکاح کرنا۔
(قواعد الفقہ ۳۳۳)

شبہۃ العمد:

(فی القتل) کسی کو جان بوجھ کر اسلحہ یا اسلحہ کے قائم مقام چیز کے علاوہ سے قتل

کرنا جیسے لاٹھی مار کرنا۔

شبہۃ الفعل:

فعل میں شبہ ہو محل میں شبہ نہ ہو جیسے باپ کی لونڈی سے وطی کرنا۔(قواعد الفقہ ۳۲۳)

شبہۃ الملک:

محل میں شبہ ہو اس کو شبہ کلیہ بھی کہا جاتا ہے جیسے اجنبیہ سے وطی کرنا اپنی بیوی گمان کرتے ہوئے۔(قواعد الفقہ ۳۳۳)

(ش ت)

الشتم:

غیر کے اندر جو برائی ہے اس کیساتھ غیر کا وصف بیان کرنا۔(التعریفات ۱۹)

(ش ج)

الشجۃ:

(الشجاج) سر اور چہرے کے زخموں کو شجاج کہتے ہیں۔(بہار شریعت ۸۴۲،۳)

وہ زخم جو سر یا چہرہ پر ہو۔(قواعد الفقہ ۳۳۳)

الشجاعۃ:

وہ ہیئت جو قوت غضبیہ کے لیے ہلاکت میں ڈالنے اور سستی کے درمیان حاصل ہوتی ہے اور اس کے ذریعے امور کی طرف پیش قدمی کی جاتی ہے جن کی طرف پیش قدمی کرنا مناسب ہوتا ہے۔(التعریفات ۹۱)

(ش ح)

الشح:

غیر کے مال میں بخل کرنا "شح" ہے۔(التعریفات ۳۳)

(ش ر)

الشر:

اس شے کا نام ہے جو شے طبیعت کے ملائم نہ ہو۔ (التعریفات ۹۱)

الشراء:

ثمن کو خرچ کرنا اور مثمن لینا یا مثمن کو خرچ کرنا ثمن لینا۔ شراء کا غالبًا اطلاق ثمن کو قصداً اپنی ملک سے خارج کرنے پر ہوتا ہے اور بیع کا غالبًا اطلاق بیع کو قصداً ملک سے خارج کرنے پر ہوتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۳۵)

الشراب:

ہر وہ مائع رقیق جس کو پیا اور چبایا نہیں جاتا وہ حلال ہو یا حرام۔
فقہاء اس سے مراد نشہ آور مشروب لیتے ہیں جو حرام ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۳۵)

الشِرب:

(بالکسر) کھیت کی آبپاشی یا جانوروں کو پانی پلانے کیلئے جو باری مقرر کی جاتی ہے اس کو شرب کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ۳، ۲۶۶)

الشُرب:

(بالضم) بعینہٖ کسی ایسی شے کو پیٹ تک پہنچانا کہ جس میں چبانا نہیں ہوتا۔ (التعریفات ۹۱)

الشرح:

کسی شے کی تفسیر، وضاحت یا بیان کرنا۔ (قواعد الفقہ ۳۳۵)

الشرط:

(۱) ایک شے کا دوسری شے کیساتھ اس طرف معلق ہونا کہ جب اول پائی جائے تو ثانی بھی پائی جائے۔ (التعریفات ۹۱)

(۲) (عندالاصولیین) وہ چیز جس کی طرف حکم وجوداً مضاف ہو وجوباً نہیں۔

(الحسامی ۲۶۰)

شرط الاداء:

شے کے صحیح ہونے کیلئے جس کا وجود ضروری ہو، جیسے طہارت نماز کیلئے۔

(قواعد الفقہ ۳۳۶)

شرط الجوب:

شے کے واجب ہونے کیلئے جس کا وجود ضروری ہو جیسے عاقل و بالغ ہونا نماز کے لیے۔ (قواعد الفقہ ۳۳۶)

الشرطیۃ المتصلۃ:

وہ قضیہ شرطیہ جس میں ایک نسبت کے ثبوت کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر یا ایک نسبت کی نفی کا دوسری نسبت کے ثبوت کی تقدیر پر حکم کیا جائے۔

الشرطیۃ المنفصلۃ:

وہ قضیہ شرطیہ جس میں مقدم و تالی کے درمیان تنافی یا عدم تنافی کا حکم کیا جائے۔

الشرع:

(۱) لغت میں شرع بیان اور اظہار سے عبارت ہے۔ (التعریفات ۹۱)

(۲) جس کو اللہ دین نے اپنے بندوں کیلئے ظاہر فرمادے اور یہ اس خاص طریقہ کا حاصل ہے جو نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۱،۱۶۲)

الشرک:

(۱) کسی کو اللہ کے مساوی ماننا۔ یعنی کسی شخص کو واجب الوجود اس کی صفات کو مستقل و قیام اور اس کو عبادت کا مستحق جاننا۔ (شرح مسلم للنوری ۱،۳۱)

(۲) اللہ کے غیر کیلئے ان صفات میں سے کچھ ثابت کیا جائے جو اللہ کیسا تھ مختص ہیں، جیسے عالم میں بالارادہ تصرف۔ (الفوز الکبیر ۱۸)

(۳) اللہ کے سوا کسی کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو

شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے اس کے سوا کوئی بات کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقیۃً شرک نہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ۴۴)

الشرکۃ:

شرعاً دو یا زائد حصوں کا باہم اس طرح خلط ملط ہو جانا کہ ان کی تمیز نہ ہو سکے۔ (قواعد الفقہ ۳۳۷)

شرکۃ الصنائع:

دو کاریگر کسی کام میں شریک ہو جائیں اور اجر (مزدوری) دونوں کے درمیان تقسیم ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۳۷) (بہار شریعت حصہ ۲، ۵۰۵)

شرکۃ العنان:

شرکت عنان یہ ہے کہ دو شخص کسی خاص نوع کی تجارت یا ہر قسم کی تجارت میں شرکت کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامن نہ ہو صرف دونوں آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہوں گے۔ (ماخوذ بہار شریعت حصہ ۲، ۴۹۸)

شرکۃ المفاوضۃ:

دو شخص باہم کہیں کہ ہم نے شرکت کی اور ہم کو اختیار ہے کہ ایک جگہ خرید و فروخت کریں یا الگ الگ "نقد بیچیں یا ادھار۔ اور ہر ایک اپنی رائے سے عمل کرے گا اور جو نقصان ہو گا اس میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ (بہارِ شریعت ۲، ۴۹۱)

الشریعۃ:

(۱) اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جو احکام مقرر کیے ہیں وہ شریعت ہے۔ (تبیان القرآن ۷، ۱۷۳)

(۲) عبودیت (بندگی) پر قائم رہنے کا حکم دینا شریعت ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۱۸۷)

(ش ط)

الشطر:

(فی علم العروض) نصف بیت کو حذف کرنا، اسے شطور کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۹۱)

(ش ع)

الشعار:

جنگ اور سفر میں کسی قوم کی وہ علامت کہ قوم کے بعض افراد دوسرے بعض کو جس کے ذریعے تعارف کیلئے نداء دیتے ہیں۔(۳۳۹)

الشعر:

(۱) لغۃً علم، اصطلاحاً وہ کلام جس کو قصداً موزون اور مقفّٰی (قافیہ والا) بنایا جائے۔ (التعریفات ۹۱،۹۲)

(۲) (عند المناطقۃ) وہ قیاس جو قضایائے مخیلہ سے مرکب ہو۔(التعریفات ۹۲)

الشعور:

کسی شے کا جاننا احساس کے طور پر۔(قواعد الفقہ ۳۳۹)

الشعر:

وہ بال جو بدن کے مسام سے نکلتے ہیں نہ اون ہوتے ہیں اور نہ وبر۔
انسانی بالوں کو ''شعر'' کہا جاتا ہے۔ غنم کے بالوں کو ''صوف'' معز کے بالوں کو ''المرعزاء'' اونٹ اور درندوں کے بالوں کو ''وبر'' گدھے کے بالوں کو ''عفاء'' خنزیر کے بالوں کو ''هلب'' مرغ کے بالوں کو ''زغب'' پرندوں کے بالوں کو ''ریش'' اور مور کے بالوں کو ''زف'' کہا جاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۳۳۹)

الشعیر:

جو کا دانہ، کبھی اس کا اطلاق (٦) رائی کے دانوں پر کیا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۳۹)

الشعیبیۃ:

یہ شعیب بن محمد کے اصحاب ہیں۔ یہ عقیدۂ قدر کے علاوہ باقی عقائد میں میمونہ فرقے کے موافق ہیں۔(التعریفات ۹۲)

(ش غ)

الشغار:

"لغۃً اٹھانا" (شرح صحیح مسلم للنوی ۱،۴۵۴)

احناف کے نزدیک شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی یا بہن کا کسی شخص سے اس کی بیٹی یا بہن کیساتھ اپنے نکاح کے عوض، میں نکاح کردے اور ہر ایک کا عقد دوسرے کے عوض میں ہو۔

یہ نکاح صحیح ہے اور اس میں مہر مثل واجب ہے۔

(شرح صحیح مسلم ۳،۱۸۹ (عمدۃ القاری ۲۰،۱۰۸)

(ش ف)

الشفاء:

اخلاط کا اعتدال کی طرف لوٹنا۔ (التعریفات ۹۲)

الشفاعۃ:

لغۃً ملانا، زیادتی کرنا۔ اصطلاحاً معصیت کبیرہ میں تخفیف عذاب یا بالکلیہ اسقاط عذاب یا صغائر کی معافی یا جب نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں تو دخول جنت یا درجات کی بلندی کیلئے کوئی مقبول بارگاہ صمدیت اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی اجازت سے یا اس کی عطا کردہ وجاہت اور محبوبیت کی بناء پر کسی شخص کی شفاعت کرے۔ (شرح صحیح مسلم ۲،۳۹)

الشفع:

شے کا اپنی مثل سے مل جانا۔ دو رکعتوں کو شفع کہا جاتا ہے۔

الشفعۃ:

غیر منقول جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا ہے اتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو "شفعہ" کہتے ہیں۔

(بہار شریعت ۳،۲۳)

الشفق :

غروب آفتاب کے بعد جو سرخی کے بعد سفیدی ہوتی ہے عند الامام الاعظم رضی اللہ عنہ وہی شفق ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۴۰)

الشفقۃ :

لوگوں سے ناپسندیدہ شے کو دور کرنے کیلئے ہمت کو صرف کرنا۔ (التعریفات ۹۲)

(ش ق)

الشق :

وہ گڑھا جو قبر کے وسط میں میت کو رکھنے کیلئے کھودا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۴۱)

(ش ک)

الشک :

(۱) دو نقیضوں کے درمیان ایسا تردد ہونا کہ شک کرنے والے کے نزدیک ان میں سے ایک کی دوسرے پر ترجیح نہ ہو۔

(۲) دو چیزوں کے درمیان وہ وقوف کہ دل ان میں سے کسی ایک کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ (التعریفات ۹۲)

الشکر :

(۱) وہ بھلائی جو نعمت کے مقابلے میں ہوتی ہے چاہے زبان سے ہو یا ہاتھ سے ہو یا دل سے ہو۔ (التعریفات ۹۲)

(۲) وہ فعل جو انعام کرنے والے کی تعظیم کی خبر دے انعام کے سبب سے چاہے تعظیم زبان کے ذریعے سے ہو یا جنان سے۔ (المطول ۱۵)

الشکل :

(۱) وہ ہیئت جو کسی حد کے احاطہ کرنے کے سبب حاصل ہوتی ہے۔ (التعریفات ۹۲)

(۲) (فی علم المنطق) حد اوسط جب اصغر و اکبر دونوں کیساتھ متصل ہو اس وقت قیاس

کو جو ہیئت حاصل ہوتی ہے وہ شکل ہے۔

(۳) (فی علم العروض) ''فاعلتن'' سے دوسرا اور ساتواں حرف حذف کرنا تا کہ باقی ''فعلات'' بچ جائیں۔ (اسے شکل کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۹۲)

الشکل الطبعی:

جسم کی وہ شکل جس کا طبیعت تقاضا کرتی ہے۔

(ش م)

الشم:

وہ قوت ہے جسے دماغ کے اگلے حصے میں دوا بھرے ہوئے گول پٹھوں میں رکھا گیا ہے۔ جس کے ذریعے بودار چیز کی کیفیت کیساتھ متصف ہونے والی ہوا کے ناک کے بانسے تک پہنچنے تک کے واسطے سے ہر قسم کی بو کا ادراک ہوتا ہے۔ (التعریفات ۹۳)

الشمس:

وہ دن کی روشنی کرنے والا ستارہ ہے۔ (التعریفات ۹۳)

(ش و)

الشوق:

دل کا محبوب شے سے ملنے کی طرف مشتاق ہونا۔ (التعریفات ۹۳)

(ش ہ)

الشہادۃ:

کسی کے حق کو ثابت کرنے کیلئے مجلس قاضی میں لفظ شہادت کیساتھ سچی خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت ۲، ۹۳۰)

الشہادۃ بالتسامع:

کسی شے کی گواہی دیکھ کر نہیں بلکہ قابل اعتماد شخص سے سن کر دینا۔

(قواعد الفقہ ۳۴۲)

شہادۃ الزور:

جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینا۔(قواعد الفقہ ۳۴۲)

الشہوۃ:

نفس کا ملائم (موافق) شے کو طلب کرتے ہوئے حرکت کرنا۔(التعریفات ۹۳)

الشہامۃ:

ایسے عظیم امور کے کرنے کی حرص ہونا کہ جو اپنے پیچھے ذکر جمیل (پسندیدہ ذکر) کو لائیں۔(التعریفات ۹۳)

الشہود:

حق کو حق کیساتھ دیکھنا۔(التعریفات ۹۳)

الشہید:

اصطلاح فقہاء میں شہید اس مسلمان عاقل، بالغ، طاہر کو کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس سے مال واجب نہ ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔

(ش ی)

الشیئی:

لغۃً سیبویہ کے نزدیک جس کا جاننا اور جس کے متعلق خبر دینا صحیح ہو۔
اصطلاحاً وہ موجود جو خارج میں ثابت و متحقق ہو۔(التعریفات ۹۳)

الشیبانیۃ:

یہ شیبان بن سلمہ کے اصحاب ہیں۔ یہ جبر کا نظریہ رکھتے ہیں اور قدر کی نفی کرتے ہیں۔(التعریفات ۹۴)

الشیخ:

شرع میں وہ شیخ کہا جاتا ہے جس کی عمر (۵۰ برس) سے زائد ہو۔ اسی طرح قوم کے مقتدیٰ کو بھی کہا جاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۳۴۳)

الشیخ الفانی:

وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی ہو کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا۔

الشیخان:

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کہا جاتا ہے۔

اور اصحابِ احناف میں سے امام اعظم اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہما کو کہا جاتا ہے۔
(قواعد الفقہ ۳۴۳)

الشیطان:

عزازیل جو ملائکہ کا استاذ اور اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا، اصح قول پر جن ہے۔

الشیعۃ:

یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ امام ہیں۔ اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ امامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے خارج نہیں ہو سکتی۔ (التعریفات ۹۳)

﴿......الصاد......﴾

(ص ا)

الصابئون:

وہ گروہ جو ایک خدا پر اعتقاد رکھتے تھے۔ ستاروں اور بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ستاروں کی ارواح کو خدا اور اس کے بندوں کے درمیان وسیلہ سمجھتے تھے اور تین وقت ستاروں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ (مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ۲۷۵)

الصاحبان:

اصحاب احناف میں امام اعظم کے تلامذہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کیلئے اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۴۵)

صاحب الترتیب:

وہ شخص ہے کہ جس پر (۶) یا زائد نمازیں قضاء کی باقی نہ ہوں۔ اگر وقت تنگ نہ ہو اور وہ نہ بھولے تو پہلے قضاء پڑھے گا پھر وقت کی نماز پڑھے گا۔ (قواعد الفقہ ۳۴۵)

صاحب الفراش:

جس شخص کو مرض نہ چھوڑے یعنی مرض طویل ہو جائے۔ (قواعد الفقہ ۳۴۵)

الصاحی:

وہ شخص جس کا نشہ زائل ہو چکا ہو اور وہ ہوش میں آ چکا ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۴۵)

الصاع:

ایک صاع تقریباً (۴ کلو گرام) اور (۹۰) یا (۱۰۰ گرام) کا ہوتا ہے۔
(فتاویٰ یورپ ۱۱۳)

یہ چار مد کا پیمانہ ہے اور ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ ۱،۵۷۷)

الصاعقۃ:

(۱) وہ آواز جو نار (آگ) کے ساتھ ہو۔

(۲) اس شدید کڑک کی آواز کہ جو انسان کو جب لاحق ہوتی ہے تو وہ بے ہوش ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے۔(التعریفات ۹۴)

الصالح:

جو ہر طرح کے فساد سے بری ہو۔(التعریفات ۹۴)

الصالحیۃ:

معتزلہ کا ایک فرقہ ہے یہ صالحی کے اصحاب ہیں۔یہ لوگ میت کیلئے علم، قدرت، سمع اور بصر کے قیام کے جواز کے قائل ہیں۔اور جوہر کے تمام امراض سے خالی ہونے کے جواز کے قائل ہیں۔(التعریفات ۹۴)

(ص ب)

الصبح الصادق:

ایک روشنی ہے کہ پورب کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے۔

الصبح الکاذب:

صبح صادق سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سفیدی ظاہر ہوتی یہ جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے یہ دراز سفیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے۔اس کو صبح کاذب کہتے ہیں۔

الصبر:

مصیبت کے غم کو اللہ کے غیر سے شکوی کرنے کو ترک کر دینا،اللہ کی طرف نداء

کرنا بھی صبر ہے۔(التعریفات ۹۴)

الصبی:

پیدائش سے بلوغ تک کے بچے کو"صبی" کہا جاتا ہے۔

(قواعد الفقہ ۳۴۶ توضیحاً)

(ص ح)

الصحابی:

(۱) (فی العرف) جس نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہو اور آپ ﷺ کے ہمراہ طویل صحبت پائی ہو اگر اس سے روایت نہ کی گئی ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چہ طویل صحبت نہ ہو تب بھی وہ صحابی ہے۔(التعریفات ۹۴)

(۲) جو نبی ﷺ سے ایمان کی حالت میں ملاقات کا شرف پا چکا ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہو۔(قواعد الفقہ ۳۴۶)

الصحۃ:

(۱) وہ حالت یا ملکہ کہ جس کے ذریعے افعال اپنے مواضع سے صحیح طور پر صادر ہوں۔

(۲) (عند الفقہاء) فعل کا قضاء کو ساقط کرنے والا ہونا ہے۔(التعریفات ۹۴)

الصحو:

(فی التصوف) عارف کا غائب ہونے اور احساس کے زوال کے بعد احساس کی طرف لوٹنا ہے۔(التعریفات ۹۴)

الصحیح:

(۱) (عند المحدثین) وہ حدیث ہے کہ عادل تام الضبط کی نقل کرنے کے ذریعے بغیر علت وشذوذ کے اتصال سند کیساتھ ثابت ہو۔

(۲) (عند الصرفیین) وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ (ف،ع،ل) کے مقابلہ میں نہ کوئی حرف علت ہو نہ ہمزہ ہو اور نہ دو حروف ایک جنس کے ہوں۔

(التعریفات ۹۴)

(۳) (عندالنحویین) وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔
(التعریفات ۹۴)

(۴) (فی العبادات والمعاملات) جو ارکان و شرائط کا جامع ہو حتی کہ حکم کے حق میں وہ معتبر ہو۔ (التعریفات ۹۵)

(۵) جس کتاب میں مصنف نے صرف احادیث صحیحہ کا التزام کیا ہو، جیسے صحیح بخاری و مسلم۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۹۷)

الصحیح لذاتہ:

جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، تام الضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور معلل ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

الصحیح لغیرہ:

جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔ (ایضاً)

الصحیفۃ:

لکھے ہوئے کاغذ کو کہا جاتا ہے، امام محمد رضی اللہ عنہ نے بغیر لکھے ہوئے کاغذ پر بھی اس کا اطلاق فرمایا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۴۷)

(ص د)

الصداق:

وہ مال جو حلال طور پر ملک بضع کے مقابلہ میں ہوتا ہے اس کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔

الصدر:

(فی علم العروض) بیت کے مصرع اول کے اول جزء کو کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۹۵)

الصدق:

حکم کا واقع کے مطابق ہونا۔(التعریفات ۹۵)

الصدقۃ:

وہ عطیہ جس کے ذریعے اللہ سے ثواب کی جستجو کی جاتی ہے۔(التعریفات ۹۵)

صدقۃ الفطر:

وہ صدقہ جو صاحب نصاب پر عید الفطر کی صبح اس کی طرف سے اور اس کے نابالغ بچوں کی طرف سے واجب ہوتا ہے۔

الصدیٰ:

وہ آواز جو پہاڑ وغیرہ سے ٹکرا کر پہلی آواز کی مثل لوٹ آئے۔(قواعد الفقہ ۳۴۷)

الصدیق:

وہ شخص جو زبان سے کچھ ظاہر کرتا ہے اس کو نہیں چھوڑتا مگر دل اور عمل سے اسے محقق کرتا ہے۔(التعریفات ۹۵)

(ص ر)

الصرف:

(۱) لغۃً دفع، رد۔ شرعاً ثمنوں میں سے بعض کو بعض کے عوض بیچنا۔

(۲) وہ علم ہے کہ جس کے ذریعے احوال کلمات اعلال کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔(التعریفات ۹۵)

(۳) وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور صیغوں میں تغییر و تبدیل کرنے کے قواعد و ضوابط بیان کیے جائیں۔

الصریح:

(۱) اس کلام کا نام ہے جس کی مراد اکثرت استعمال کے باعث واضح ہو جاتی ہے حقیقۃً ہو یا مجازاً۔(التعریفات ۹۵)

(۲) (عندالاصولیین) جس سے مراد واضح طور پر ظاہر ہو حقیقۃً ہو یا مجازاً جیسے "انت حر"۔ (الشامی ۴۲)

(۳) (من الطلاق) جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہوا گرچہ وہ کیسی زبان کا لفظ ہو۔

(ص غ)

الصغیر:

وہ بچہ جو بیع وشراء کا مفہوم نہ جانتا ہو نہ نفع ونقصان میں فرق کر سکتا ہو۔

(قواعد الفقہ ۳۴۹)

الصغیرۃ:

کسی واجب کا ایک بار ترک کرنا گناہ صغیرہ ہے، بشرطیکہ بلاعذر شرعی ہو اور گناہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ۲/۵۱۰)

الصغریٰ

(فی المنطق) نتیجہ کا موضوع (اصغر) قیاس کے جس مقدمہ میں پایا جائے اسے صغریٰ کہتے ہے۔

(ص ف)

صفاء الذہن:

بغیر تنگی کے مطلوب کے استخراج کیلئے نفس کا قابل ہونا۔ (التعریفات ۹۵)

الصفات الجلالیۃ:

وہ صفات جو قہر، عزت، عظمت و وسعت کے متعلق ہیں۔ (التعریفات ۹۵)

الصفات الجمالیۃ:

وہ صفات جو لطف اور رحمت کے متعلق ہیں۔ (التعریفات ۹۵)

الصفات الذاتیۃ:

وہ صفات جن کیساتھ اللہ کو موصوف کیا جاتا ہے اور جن کی ضد کیساتھ موصوف نہیں کیا جاتا جیسے۔ قدرت، عزت، عظمت وغیرہ۔ (التعریفات ۹۵)

الصفات الفعلیۃ:

وہ صفات کہ جن کی ضد کیساتھ بھی اللہ کو موصوف کرنا جائز ہوتا ہے جیسے۔ رضا، رحمت، غضب وغیرہ۔ (التعریفات ۹۵)

الصفقۃ:

لغۃً عقد کے وقت ہاتھ مارنے کو کہتے ہیں، شرعاً عقد کو صفقہ کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۹۵)

الصفۃ:

وہ اسم جو ذات کے بعض احوال پر دلالت کرے، جیسے طویل، قصیر۔

اور یہ موصوف کی ذات کے ساتھ وہ لازم نشانی ہے کہ جس کے ذریعے موصوف پہچانا جاتا ہے۔ (التعریفات ۹۵، ۹۶)

الصفقہ المشبۃ:

وہ اسم ہے جس کو فعل لازم سے مشتق کیا جائے اس ذات کیلئے جس کیساتھ معنیٰ ثبوت پر فعل قائم ہو، جیسے کریم۔ (التعریفات ۹۶)

الصفۃ الحقیقۃ:

وہ صفت جو اس معنیٰ کی وضاحت کرے جو خود موصوف کی ذات میں پایا جاتا ہے۔

الصفۃ السببیۃ

وہ صفت جو اس کے معنیٰ کی وضاحت کرے جو موصوف کے علاوہ اس ذات میں پایا جاتا ہے جس کا موصوف کیساتھ تعلق ہے۔

الصفی:

وہ نفیس شے کہ جس کو نبی کریم ﷺ نے اپنے ذات کیلئے منتخب فرمایا تھا جیسے تلوار یا گھوڑا وغیرہ۔ (التعریفات ۹۶)

الصفیر:

لغۃً سیٹی۔ اصطلاحاً سیٹی کی طرح تیز آواز کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف صفیریہ کہا جاتا ہے۔ یہ تین حروف ہیں۔ ز، س، ص۔ (علم التجوید ۴۳، ۴۴)

(ص ل)

الصلوٰۃ:

(۱) لغۃً دعا، شرعاً اوقات مقدورہ میں محصورہ شرائط کے ساتھ ارکان مخصوصہ اوراذکار مخصوصہ عبادت ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کیلئے دنیا و آخرت میں تعظیم طلب کرنا (یعنی درود بھیجنا)۔ (التعریفات ۹۶)۔

صلوٰۃ الاشراق:

اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعتیں ہیں۔

صلوٰۃ الاوابین:

یہ مغرب کے بعد چھ رکعتیں ہیں چاہے ایک سلام سے ہو یا تین سلام سے۔

صلوٰۃ التراویح:

رمضان المبارک میں عشاء کی نماز کے بعد بیس رکعات دس سلام سے ادا کی جاتی ہیں۔

صلوٰۃ الجنازۃ:

وہ نماز جو میت پر پڑھی جاتی ہے کہ نماز اللہ کیلئے ہوتی ہے اور دعا صفت مخصوصہ پر

میت کیلئے ہوتی ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۵۲)

صلوٰۃ الحاجۃ:

وہ نماز جو حاجت پوری ہونے کی خاطر طریقہ مخصوصہ پر ادا کی جاتی ہے۔

صلوٰۃ الخوف:

وہ نماز جو دشمنوں یا درندوں کی موجوگی کے وقت خوف کے باعث مخصوص صفات پر پڑھی جاتی ہے (قواعد الفقہ ۳۵۳)

صلوٰۃ الضحیٰ:

اس کا وقت بھی آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے اس کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہوتی ہیں۔

صلوٰۃ العید:

وہ نماز جو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن طلوع آفتاب کے بعد زائد تکبیرات کے ساتھ دو رکعت ادا کی جاتی ہے۔

صلوٰۃ اللیل:

وہ نوافل جو رات کو سونے سے قبل ادا کیے جائیں۔

صلوٰۃ التہجد:

نماز عشاء پڑھ کر سونے کے بعد صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے جس وقت آنکھ کھلے اٹھ کر نوافل پڑھنا نماز تہجد ہے۔ (فتاوی رضویہ ۷، ۴۴۶)

عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد رات کو (کچھ) سونے کے بعد اٹھنے پر نفل ادا کرنا۔

الصلوٰۃ الوسطیٰ:

"حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ" آیت کریمہ میں "صلوٰۃ الوسطیٰ" سے مراد عند الاحناف نماز عصر ہے۔

الصلح:

لغۃً مصالحت کا نام ہے اور وہ جھگڑے کے بعد باہم مصالحت کرنا ہے۔ شرعاً وہ عقد جو جھگڑے کو ختم کردے۔ (التعریفات ۹۶)

الصلم:

(فی علم العروض) وتد مفروق کو حذف کردینا جیسے "مفعولات" سے "لات" کو حذف کردینا کہ وہ "مفعو" ہوجائے تو یہ "فعلن" کی طرف منتقل ہوجائے گا۔ اسے "اصلم" کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۹۶)

(ص ن)

الصناعۃ:

(۱) وہ ملکہ نفسانی کہ جس سے اختیاری افعال بغیر دیکھے صادر ہوتے ہیں۔ (التعریفات ۹۶)

(۲) ہاتھ کے ذریعے کام کرنا صناعت کہلاتا ہے۔ یہ حرفہ سے اخص ہے۔

(ص و)

الصواب:

(۱) یہ خطاء کی ضد ہے۔ صواب اور خطاء دونوں معتقدات میں استعمال ہوتے ہیں جبکہ حق اور باطل معتقدات میں استعمال ہوتے ہیں۔ (التعریفات ۹۶)

(۲) اصطلاحاً وہ امر ثابت کہ جس کے انکار کی طرف چارہ نہ ہو۔ (التعریفات ۹۷)

الصوت:

وہ کیفیت جو ہوا کے ساتھ قائم ہوتی ہے کہ ہوا اسے کان کے سوراخ تک پہنچاتی ہے۔ (التعریفات ۹۷)

الصورۃ:

(صورۃ الشئی) جس کے ذریعے شے بالفعل حاصل ہو۔ (التعریفات ۹۷)

الصورۃ الجسمیۃ:

وہ جوہر متصل بسیط کہ جس کے محل کا وجود اس کے بغیر نہ ہو۔ ابعاد ثلثہ کو قبول کرنے والا ہو اور جسم مدرکہ ہو بادیٔ نظر میں۔ (التعریفات ۹۷)

الصورۃ النوعیۃ:

(۱) وہ جوہر بسیط کہ جس کا بالفعل وجود اس کے بغیر تمام نہیں ہوتا کہ جس میں اس نے حلول کیا ہے۔ (التعریفات ۹۷)

(۲) صورت نوعیہ وہ ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے جسم کی ایک نوع دیگر انواع سے ممتاز ہوتی ہے۔

الصوفی:

وہ شخص ہے جو حق کی طرف اپنے اوپر ظاہر ہونے والے احوال کی وجہ سے اپنی ذات سے بے خبر ہوتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۴۹۲)

الصوم:

لغۃً رکنا (مطلق رکنے کو کہتے ہیں)۔ شرعاً مسلمان کا بنیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے، پینے، اور جماع سے باز رکھنا۔

(بہارِ شریعت ۱،۱۶۸)

صوم ایام البیض:

ہر (قمری) ماہ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ قمری کا روزہ رکھنا۔

(شرح صحیح مسلم ۲،۱۶۸)

صوم العاشوراء:

دس محرم الحرام کے دن کا روزہ رکھنا۔

صوم الدہر:

روزانہ روزہ رکھنا اس طرح کہ افطار میں کچھ کھایا جائے۔

(شرح صحیح مسلم ۲،۱۶۳)

صوم الوصال:

بغیر افطار کیے دو یا تین دن یا زائد دن روزہ رکھنا یعنی درمیان میں کچھ نہ کھانا۔

(شرح صحیح مسلم ۳، ۸۹)(مرقات ۴، ۲۵۲)

(ص ہ)

الصہر:

(۱) قرابت یا غیر قرابت میں سے وہ کہ جن کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہوتا ہے۔

(۲) رضاعت کو بھی کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۹۶)

الصہریج:

بعض جگہ مکانوں میں حوض بنا رکھتے ہیں برساتی پانی اس میں جمع کر لیتے ہیں اور اپنے استعمال میں لاتے ہیں عربی میں ایسے حوض کو صہریج کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت ۳، ۶۶۸)

الصید:

وہ وحشی جانور جو آدمیوں سے بھاگتا ہو اور بغیر حیلہ نہ پکڑا جا سکتا ہو۔ کبھی ایسے جانور کے پکڑنے کو بھی "الصید" کہا جاتا ہے۔ حرام و حلال دونوں قسم کے جانوروں کو صید کہا جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت ۳، ۶۷۹)

الصیرفی:

وہ شخص جو سونے، چاندی، درہم و دینا کی خرید و فروخت کرتا ہو۔

(قواعد الفقہ ۳۵۶)

❁❁❁❁
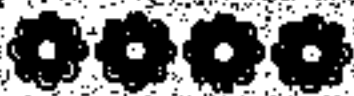
﴿......الضاد......﴾

(ض ا)

الضابطة:

وہ حکم کلی جو جزئیات پر منطبق ہوتا ہے۔(قواعد الفقہ ۳۵۷)

الضال:

وہ غلام جو بغیر قصد کے مالک کے مکان کا راستہ بھول جائے۔(التعریفات ۹۸)

(ض ب)

الضبط:

کلام کو سننا جیسے سننے کا حق ہے پھر اس کے معنیٰ مرادی کو سمجھنا پھر اس کو بھرپور کوشش سے حفظ کرنا اور اس کے یاد رکھنے پر ثابت رہنا اس وقت تک کہ غیر کو یہ پہنچا دیا جائے۔(التعریفات ۹۸)

(ض ح)

الضحک:

وہ کیفیت غیر راسخہ جو روح کے خارج کی طرف دفعۃً حرکت سے حاصل ہوتی ہے اس تعجب کے سبب جو ہنسنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔ ضحک کی حد یہ ہے کہ خود اس کو سنائی دے مگر قریب وجوار والوں کو سنائی نہ دے۔(التعریفات ۹۸)

الضحوۃ الکبریٰ:

نصف النہار کو کہا جاتا ہے۔(طلوع صبح صادق) فجر سے غروب تک کے وقت کا

نصف وقت۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ۱،۸۵) (قواعد الفقہ ۳۵۷)

(ض د)

الضدان:

ایسی دو وجودی صفتیں کہ جو ایک جگہ آگے پیچھے آئیں اور ان کا اجتماع محال ہو، جیسے سفیدی، کالک۔

ضدین اور نقیضین میں فرق یہ ہے کہ نقیضین نہ ہی جمع ہوسکتی ہیں نہ ہی مرتفع ہوسکتی ہیں، جیسے عدم اور وجود جبکہ ضدین جمع تو نہیں ہوسکتیں مگر مرتفع ہوسکتی ہیں۔

(التعریفات ۹۸)

(ض ر)

الضرائب:

وہ ٹیکس ہے جو امراء پر اس وقت عائد کیا جاتا ہے، جب وہ اسلامی معاشی قوانین پر عمل نہیں کرتے اور عوام کی غربت اور افلاس کا سبب بنتے ہیں۔ معاشی توازن برقرار رکھنے کیلئے یہ ٹیکس جبراً وصول کیا جائے گا۔ (مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ۸۰۳)

الضرب:

(۱) (فی العدد) ایک عدد کو دوسرے کے برابر زیادہ کرنا (یعنی ضرب دینا)

(۲) (فی العروض) بیت کے مصرع ثانی کا آخری جزء "ضرب" کہلاتا ہے۔

(التعریفات ۹۸)

ضربۃ القانص:

جو کچھ ایک بار جال پھینکے سے جال میں پھنس جائے۔

الضرورۃ:

(۱) یہ ضرر سے مشتق ہے، وہ نازل جس کیلئے اس کو دفع کرنے والا نہ ہو۔

(التعریفات ۹۸)

(۲) جس کی طرف انسان محتاج ہوتا ہے اور اس کے بغیر اس کی بقاء نہیں ہوتی۔

(قواعد الفقہ ۲۵۷)

الضروریۃ المطلقۃ:

(عند المناطقہ) وہ قضیہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لیے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے جب تک ذات موضوع موجود ہے۔

الضروریات الدینیۃ:

ضرورت دین اسلام کے وہ احکام ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں جیسے اللہ کی وحدانیت، نماز وغیرہ۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ۴۱)

(ض ع)

ضعف التالیف:

کلام کے اجزاء کا اس قانون نحوی کے خلاف پر تالیف ہونا کہ جو قانون عظیم اصحاب نحو کے درمیان مشہور ہے۔ (المطول ۴۴)

الضعیف:

(۱) جس کے ثبوت میں کلام ہو۔ (التعریفات ۹۸)

(۲) (عند المحدثین) وہ حدیث جو صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۴۳)

(ض ل)

الضلالۃ:

(۱) اس کا فقدان ہونا جو مطلوب تک پہنچا دے۔

(۲) وہ سلوک (چلنا) جو مطلوب نہ پہنچانے والا نہ ہو۔ (التعریفات ۹۸)

(ض م)

الضمۃ:

پیش کو کہا جاتا ہے، جس پر ضمہ ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

الضمار:

وہ مال جس کا عین قائم ہو مگر اس سے نفع حاصل کرنے کی امید نہ ہو۔ جیسے غصب شدہ مال۔ (التعریفات ۹۹)

الضمان:

ہلاک شدہ شے اگر مثلی ہو تو اس کی مثل کو لوٹانا اگر قیمی ہو تو اس کی قیمت کو لوٹانا۔

ضمان الدرک:

مبیع کیلئے استحقاق پائے جانے کے وقت مشتری کو ثمن لوٹا دینا۔ (التعریفات ۹۹)

الضمیر:

(۱) جس پر دل مطلع ہو اور اس پر واقف ہونا مشکل ہو۔

(۲) وہ جو غائب، مخاطب یا متکلم پر کنایۃً دلالت کرے۔

ضمیر الشان او القصۃ:

وہ ضمیر جو جملہ کی ابتداء میں بلا مرجع آئے اور بعد والا جملہ اس کی تفسیر بیان کرے۔ اگر ضمیر مذکر کی ہو تو ضمیر شان اور اگر مؤنث کی ہو تو ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔

(ض و)

الضواحک:

انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔ (علم التجوید ۲۳)

﴿......الطاء......﴾

(اط)

الطاعۃ:

فرمانبرداری کرتے ہوئے امر (حکم) کی موافقت کرنا۔ یہ ہمارے نزدیک اللہ کے غیر کیلئے بھی جائز ہے۔ (التعریفات ۱۰۰)

الطافی:

وہ مچھلی جو طبعی موت مرکر پانی کے اوپر آجائے۔ (قواعد الفقہ ۳۶۰)

الطاہر:

جس کو اللہ نے مخالفات سے محفوظ فرمایا ہو۔ ''طاہر ظاہر'' وہ جس کو اللہ نے گناہوں سے محفوظ فرمایا ہو۔ ''طاہر باطن'' ہو کہ جس کو اللہ نے وسوسوں وغیرہ سے محفوظ فرمایا ہو۔ (التعریفات ۱۰۰)

(طب)

الطب:

وہ علم جو ان قوانین پر مشتمل ہے کہ جن کے ذریعے صحت وعدم کی جہت سے بدن کے احوال جانے جاتے ہیں۔ (قواعد الفقہ ۳۶۰)

الطب الروحانی:

یہ دلوں کے کمالات، آفات، امراض اور دواؤں کے جاننے اور ان دلوں کی صحت واعتدال کی حفاظت کی کیفیت جاننے کا علم ہے۔ (التعریفات ۱۰۰)

الطبع:

(۱) جو انسان پر بغیر ارادہ واقع ہو۔

(۲) جو جبلت (خصلت) جس پر انسان کو تخلیق کیا گیا ہے۔ (التعریفات ۱۰۰)

الطبیب الروحانی:

وہ شیخ جو طب روحانی کا عارف ہو اور رشد و تکمیل پر قادر ہو اس کے ذریعے۔ (التعریفات ۱۰۰)

الطبیعۃ:

اس جسم میں چلنے والی قوت کو کہتے ہیں کہ جس کے سبب جسم اپنے کمال طبعی تک پہنچتا ہے۔ (التعریفات ۱۰۰)

(ط ر)

الطرب:

وہ خفت (ہلکا دین) جو انسان کو خوشی یا غم کی شدت کے باعث پہنچتا ہے۔ (التعریفات ۱۰۰)

الطرد:

جو حکم کو علت کے پائے جانے کی وجہ سے واجب کرے، اور یہ ثبوت میں تلازم ہے۔ (التعریفات ۱۰۰)

الطرفان:

طرفین یہ فقہاء احناف میں سے امام اعظم اور امام محمد رضی اللہ عنہ کیلئے استعمال کیا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۶۱)

الطریق:

جس میں نظر صحیح کرنے سے مطلوب تک توصل ممکن ہو۔ (التعریفات ۱۰۰)

الطریقۃ:

جو سیرت ان لوگوں کیساتھ مختص ہے جو اللہ کی طرف چلتے ہیں، منازل طے کرتے ہیں اور مقامات میں ترقی کرتے ہیں وہ طریقت ہے۔

(تبیان القرآن ۷،۳۷۲)(التعریفات ۱۰۱)

(ط غ)

الطغیان:

نافرمانیوں میں حد تجاوز کر جانا۔(التعریفات ۱۰۱)

(ط ل)

الطلاء:

انگور کا وہ پانی کہ جس کو پکایا جائے اور دو ثلث سے کم سوکھ جائے۔

(التعریفات ۱۰۱)

الطلاق:

(۱) نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔(بہارِ شریعت ۸،۱۱۱)

(۲) لغۃً نکاح کی گروہ کو کھول دینا، ترک کر دینا، چھوڑ دینا۔

(ع ج العروس ۷،۲۲۵)

اصطلاحاً الفاظ مخصوصہ کیساتھ فی الفور یا ازروئے مآل نکاح کی قید کو اٹھا دینا طلاق ہے۔(شرح صحیح مسلم ۳،۱۰۰۳)

الطلاق الاحسن:

مرد اپنی عورت کو ایک طلاق دے ایسے طہر میں کہ جس میں اس نے اس سے جماع نہیں کیا پھر اس کو چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی عدت ختم ہو جائے۔(بہارِ شریعت ۲،۱۱۰)

الطلاق البائن:

وہ طلاق جس سے وطی اور دواعی حرام ہو جاتے ہیں پھر نکاح کی طرف بغیر حلالہ کی حاجت ہوتی ہے۔

الطلاق البدعی:

طلاق بدعت یہ ہے کہ زوج تین طلاقین یکبارگی دیدے یا تین طلاقیں ایک طہر میں دیدے یا جس طہر میں وطی کر چکا ہے اس میں دے یا حیض میں طلاق دے۔

الطلاق بالکنایۃ:

اس لفظ سے طلاق دینا کہ جو طلاق کیلئے وضع نہیں وہ البتہ وہ طلاق اور اس کے غیر کا احتمال رکھتا ہے۔

الطلاق الرجعی:

وہ طلاق کہ جس کے سبب عدت میں وطی کرنا حرام نہیں ہوتا اور یہ لفظ صریح سے ایک یا دو طلاقیں دینا ہے۔

طلاق السنۃ:

طلاق سنت یہ ہے کہ مرد زوجہ کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے۔ (التعریفات ۱۰۱)

طلب الاشہاد:

(فی الشفعۃ) شفعہ کرنے والا بائع یا مشتری یا اس جائیداد کے پاس جا کر گواہوں کے سامنے کہے کہ فلاں شخص نے یہ جائیداد خریدی ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اور پہلے شفعہ طلب کر چکا ہوں تم گواہ رہو۔

طلب الخصومۃ:

(فی شفعۃ) شفیع قاضی کے پاس جا کر کہے کہ فلاں جائیداد کا میں شفیع ہوں مجھے دلوادی جائے۔

طلب المواثبۃ:

(فی الشفعۃ) جب شفیع کو اس جائیداد کے فروخت ہونے کا علم ہو تو فوراً یہ ظاہر کردے کہ میں شفعہ طلب کرتا ہوں۔

الطلبی:

مخاطب کے متردد اور حکم ہونے کی صورت میں تاکید کا مستحسن اور بہتر ہونا۔

(ط و)

الطّواحن:

ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل (۱۲) داڑھیں۔ (علم التجوید ۲۳)

الطّواف:

لغۃً چکر لگانا۔ شرعاً کعبۃ اللہ کے گرد سات چکر لگانا۔ (قواعد الفقہ ۳۶۵)

طواف الزیارۃ:

ایام نحر میں کعبہ کے گرد سات۔ کم از کم چار چکر فرض ہیں۔ یہ حج کا رکن ہے۔ اسے طواف فرض، طواف رکن، اور طواف افاضہ بھی کہا جاتا ہے۔

(قواعد الفقہ ۳۶۵)

طواف القدوم:

آفاقی کا دخول مکہ کے وقت طواف کرنا۔ اسے طواف تحیہ، طواف لقاء بھی کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۶۵)

طواف الوداع:

آفاقی کا اپنے وطن واپس لوٹتے وقت طواف کرنا۔ (قواعد الفقہ ۳۶۵)

الطّوال مفصل:

سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک طوال مفصل کہلاتا ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۳، ۱، ۵۴۶)

(طہ)

الطہارۃ:

لغۃً نظافت۔ شرعاً اعضاء مخصوصہ کو صفت مخصوصہ پر دھونے کا نام ہے۔
(التعریفات ۱۰۱)

الطہر:

یہ حیض کی ضد ہے۔ یعنی وہ زمانہ جس میں حیض نہ ہو۔ اس کی کم از کم مدت عندالاحناف پندرہ دن ہے۔

الطہور:

اس کا نام ہے جس سے طہارت حاصل کی جائے۔ (قواعد الفقہ ۳۶۶)

(طی)

الطی:

(فی علم العروض) چوتھے حرف کو حذف کرنا جو ساکن ہو جیسے "مستفعلن" سے فا کو حذف کرنا کہ باقی "مستعلن" بچا تو یہ "مفتعلن" کی طرف منقول ہو جائے گا۔ اسے "مطوی" بھی کہتے ہیں۔ (التعریفات ۱۰۱)

الطیب:

وہ چیز جو حلال ذرائع سے حاصل ہو۔ (تبیان القرآن ۱، ۶۲۸)

❁❁❁❁

﴿......الظاء......﴾

(ظا)

الظاہر:

وہ کلام جس کی مراد نفس صیغہ سے ظاہر ہوتی ہے اور وہ تخصیص وتاویل کا احتمال رکھتا ہے۔(التعریفات ۱۰۲)

ظاہر الروایۃ:

امام محمد رضی اللہ عنہ کی چھ کتابوں کو کہا جاتا ہے۔المبسوط، جامع الصغیر، جامع الکبیر، السیر الکبیر، السیر الصغیر، زیادات۔(قواعد الفقہ ۳۶۷)

(ظر)

الظرف:

(۱) جو کسی شے کو گھیرے ہوئے ہو اور اس کا محل ہو جیسے "زمان، مکان۔

(۲) (عند الاصولیین) وہ وقت ہے جس کے اندر فعل مامور بہ واقع ہو اور نہ وہ اس کے مقدر ہو نہ اس کے مساوی ہو بلکہ اس سے فاضل ہو۔(قواعد الفقہ ۳۶۷)

الظرف اللغوی:

جس میں عامل مذکور ہو، جیسے "زید حصل فی الدار۔(التعریفات ۱۰۲)

الظرف المستقر:

جس میں عامل مقدر ہو جیسے "زید فی الدار۔(التعریفات ۱۰۲)

(ظ ل)

الظل:

جہاں سے سورج زائل ہو جائے اور یہ طلوع سے زوال تک کے سایہ کو کہتے ہیں۔(التعریفات ۱۰۲)

الظلۃ:

وہ ہے کہ جس کے تنے کی ایک طرف اس گھر کی دیوار پر ہو اور دوسری طرف مقابل ہمسایہ کی دیوار پر ہو۔(التعریفات ۱۰۲)

الظلم:

شئے کو اس کی جگہ کے غیر میں رکھنا۔ شرعاً حق سے باطل کی طرف تعدی کرنے کا نام ہے۔(التعریفات ۱۰۳،۱۰۲)

الظلمۃ:

اس میں روشنی نہ ہونا کہ جس کی شان ہے وہ منور ہو۔(التعریفات ۱۰۳)

(ظ ن)

الظن:

(۱) وہ اعتقاد جو راجح ہو اور نقیض کا احتمال بھی ہو۔

(۲) شک کی دو طرفوں میں سے ایک طرف جو صفت رجحان کے ساتھ موصوف ہو۔ (التعریفات ۱۰۳)

الظہار:

اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزء شائع یا ایسے جزء جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہے ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو۔ یا اس کے ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔(بہار شریعت ۲/۲۰۵)

......العین......

(ع ا)

العادۃ:

جس پر لوگ حکم معقول کے طور پر استمرار کرتے ہوں اور اس کی طرف بار بار لوٹتے ہوں۔(التعریفات۱۰۴)

العاذریۃ:

وہ لوگ ہیں جو فروغ میں لوگ کی جہالت کے باعث انہیں معذور قرار دیتے ہیں۔(التعریفات۱۰۴)

العارض:

(للشئی) جو شے پر محمول ہو اور اس سے خارج ہو۔اور عارض یہ عرض سے عام ہے۔(التعریفات۱۰۴)

العارف:

وہ شخص جو اللہ کی ذات وصفات کے ساتھ اس کی پہچان رکھتا ہے۔اللہ کے ساتھ معاملات میں سچا ہوتا ہے۔برے اخلاق دور کرتا ہے۔ہر لحظہ اللہ کی طرف اس کا رجوع صحیح ہو جاتا ہے۔(رسالہ قشیریہ۵۳۶،۵۳۷)

العاریۃ:

دوسرے شخص کو چیز کی منفعت کا بغیر عوض کے مالک کر دینا عاریت ہے۔
(بہار شریعت۳،۵۴)

العاشر:

وہ شخص جسے بادشاہ اسلام نے راستہ پر مقرر کردیا ہو کہ تجار جو اموال لے کر گزریں ان سے صدقات وصول کرے۔ (بہارِ شریعت ۱، ۹۰۹)

العاقل:

شرع وہ شخص ہے کہ جس کیلئے عقل بالملکۃ ہو۔ اور یہ ضروریات کا جاننا ہے اور ان کے ذریعے نظریات کے اکتساب کیلئے نفس کا قابل ہونا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۷۰)

العاقلۃ:

وہ لوگ جو قتل خطاء یا شبہ عمد میں ایسے قاتل کی طرف سے دیت کرتے ہیں جو ان کے متعلقین میں سے ہے اور دیت اصالۃ واجب ہو۔

العالَم:

(بالفتح) اللہ کے سوا جو کچھ موجودات میں سے ہے کہ جس کے ذریعے صانع کا علم حاصل ہو۔ (شرح عقائد ۲۴)

العالِم:

(بالکسر) عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضرویات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ۵۸)

العام:

ہر وہ لفظ ہے جو مسمیات کو جمع کے طور ہر لفظاً یا معنیً شامل ہو۔ (الحسامی ۹)

العامل:

(۱) (عند النحاۃ) جو دوسرے کلمہ کے اعراب کی وجہ مخصوص پر ہونے کو واجب کرے۔ (التعریفات ۱۰۴)

(۲) وہ شخص جسے امام نے اموال ظاہرہ سے صدقات لینے کیلئے مقرر فرمایا ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۷۰ مختصراً)

العامل السماعی:

وہ عامل جس کے بارے میں یہ کہنا صحیح ہو کہ یوں عمل کرتا ہے اور ی یوں عمل کرتا ہے اوراس سے تیرے لیے تجاوز کرنا نہیں، جیسے ہمارا قول کہ یا جزدیتی ہے جزم نہیں وغیرہ۔
(التعریفات ۱۰۴)

العامل القیاسی:

وہ ہے جس کے بارے یہ کہنا صحیح ہو کہ ہروہ جو ایسا ہو تو یوں عمل کرے گا۔
(التعریفات ۱۰۴)

العامل المعنوی:

وہ عامل ہے جس میں زبان کا کوئی حصہ نہ ہو تو یہ وہ معنیٰ ہے جسے دل کے ذریعے جانا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۰۵)

(ع ب)

العبارۃ:

مکلف کا اپنے رب کی تعظیم کی خاطر وہ فعل جو اس کے نفس کی خواہش کے خلاف ہو۔(التعریفات ۱۰۵)

العبادلۃ:

(۱) (عند المحدثین) یہ حضرات ہیں۔عبداللہ ابن زبیر، عبداللہ ابن عمر، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم۔

(۲) (عند الفقہاء) یہ حضرات ہیں۔عبداللہ ابن مسعود، عبداللہ ابن عمر، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم۔(قواعد الفقہ ۳۷۱)

العبارۃ:

وہ الفاظ جو معانی پر دلالت کریں کیونکہ الفاظ ہی مافی الضمیر کی تعبیر کرتے ہیں۔
(قواعد الفقہ ۳۷۱)

عبارۃ النص:

جس کیلئے کلام کو چلایا گیا ہو اور قصداً وہی مراد لیا گیا ہو۔(الحسامی ۴۶)

العبادۃ المقصودۃ:

وہ عبادت جو خود بالذات مقصود ہو کسی دوسری عبادت کیلئے وسیلہ نہ ہو مثلاً نماز وغیرہ۔(بہار شریعت حصہ ۵،)(۱، ۱۰۱۵)

العبادۃ الغیر المقصودۃ:

وہ عبادت جو خود بالذات مقصود نہ بلکہ کسی دوسری عبادت کیلئے وسیلہ ہو۔(ایضاً)

العبث:

(۱) اس امر کا ارتکاب جس کا فائدہ معلوم نہ ہو۔

(۲) جس میں فاعل کیلئے غرض صحیح نہ ہو۔(التعریفات ۱۰۵)

العبودیۃ:

عہدوں کو پورا کرنا، حدود کی حفاظت کرنا۔ موجود پر راضی ہونا اور مفقود پر صبر کرنا۔(التعریفات ۱۰۵)

(ع ت)

العتاب:

وہ تادیب جو کسی ناپسندیدہ امر کے صادر ہونے پر دلالت کی جائے۔

(قواعد الفقہ ۳۷۲)

العتق:

لغۃً قوت۔ شرعاً وہ قوت حکمیہ جس کے ذریعے بندہ تصرفات شرعیہ کا اہل ہو جاتا ہے۔(التعریفات ۱۰۵)

العتہ:

عقل میں خلل ہونا اس حیثیت سے کہ اس کا کلام مختلط ہو کبھی عقلاء کے مشابہ ہو

اور کبھی مجنونوں کے۔(النامی ۲۸۴)

العتیرۃ:

وہ بکری وغیرہ کہ جس کو دور جاہلیت میں کفار رجب کے مہینے میں ذبح کیا کرتے تھے۔(قواعد الفقہ ۳۷۳)

(ع ج)

العجب:

کسی شخص کیلئے اس رتبہ کے استحقاق کا تصور کرنا کہ جس کا وہ مستحق نہیں ہے۔ (التعریفات ۱۰۵)

العجب:

اپنے اعمال صالحہ کو عظیم خیال کرنے کا نام عجب ہے۔(منہاج العابدین ۲۸۲)

العجلۃ:

دل میں ایک موجود و قائم معنیٰ کا نام ہے جو انسان کو بے سوچے سمجھے اور بلا غور و فکر کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور عمل میں جلد بازی کا باعث بنتا ہے۔(منہاج العابدین ۱۳۴)

العجمۃ:

(۱) یہ کلمہ کا عرب کے اوزان کے علاوہ سے ہونا ہے۔(التعریفات ۱۰۵)

(۲) وہ اسم جو عربی کے سوا کسی دوسری زبان کا علم ہو۔

(ع د)

العد:

تفصیل کے طور پر شے کو شمار کرنا۔(التعریفات ۱۰۵)

العدالۃ:

لغۃً استقامت۔ شرعاً دین میں جو کچھ منع ہے اس سے بچتے ہوئے طریق حق پر

استقامت کا نام ہے۔(التعریفات ۱۰۵)

العدالۃ الکاملۃ:

خواہش اور شہوت کے طریقہ پر عقل اور دین کی جہت رائج ہوحتیٰ کہ جب ہو کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے یا صغیرہ پر اصرار کرے تو اس کی علامت ساقط ہوجائے گی۔ (نور الانوار ۱۸۳)

العدالۃ القاصرۃ:

جو ظاہر اسلام اور اعتدال عقل سے ثابت ہو۔(نور الانوار ۱۸۳)

العداوۃ:

دل میں نقصان دینے اور انتقام لینے کا پختہ ارادہ ہونا۔(التعریفات ۱۰۵)

العدۃ:

نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا ہے۔(بہارِ شریعت ۲،۲۳۴)

العدد:

وہ کمیت ہے جو وحدات (چند واحد) سے مل کر بنتی ہے تو ایک عدد نہ ہوگا۔ بہر حال جب عدد کی تفسیر کی جائے گی اس کے ساتھ کہ جس پر عدد کے مراتب واقع ہوتے ہیں تو واحد بھی داخل ہوگا۔(التعریفات ۱۰۵)

العددی:

وہ چیز جس کو عموماً گن کر بیچا اور خریدا جاتا ہے۔

العددیات المتقاربۃ:

وہ عددی اشیاء جن کے ایک ایک فرد کے درمیان قیمت میں تفاوت نہ ہو۔ یہ تمام اشیاء مثلی ہیں۔(قواعد الفقہ ۳۷۴)

العددیات المتفاوتۃ:

وہ عددی اشیاء جن کے ہر ایک ایک فرد کے درمیان قیمت میں تفاوت ہو۔ یہ تمام

اشیاء قیمی ہیں۔(قواعد الفقہ ۳۷۴)

العدل:

(۱) افراط اور تفریط کی دونوں طرفوں کے درمیان جو متوسط معاملہ ہے اس کا نام ہے۔

(۲) (عندالنحویین) اسم کا اپنے صیغہ اصلیہ سے دوسرے صیغہ کی طرف نکلنا ہے۔

(۳) (عندالفقہاء) جو کبائر سے بچے اور صغائر پر اصرار نہ کرے اور اس کا دست ہونا غالب ہو اور وہ گھٹیا حرکتوں سے بھی بچتا ہو۔(التعریفات ۱۰۶)

العدل التحقیقی:

(عندالنحاۃ) جس میں غیر منصرف ہونے کے علاوہ اسم کے اصل صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہو۔

العدل التقدیری:

(عندالنحاۃ) جس میں غیر منصرف ہونے کے علاوہ اسم کے اصل صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود نہ ہو۔

العدوی:

(متعدی ہونا) دور جاہلیت میں جاہل لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ بیماری ایک دوسرے کو لگ جاتی ہے۔(قواعد الفقہ ۳۷۵)

(ع ذ)

العذاب:

ہر وہ جو انسان پر شاق ہو اور اس کو مراد سے روک دے۔(قواعد الفقہ ۳۷۵)

العذر:

جس پر شرع کے موجب کا معنیٰ متعذر ہو مگر زائد ضرر برداشت کرنے کے ساتھ نہ ہو۔(التعریفات ۱۰۶)

(ع ر)

العرایا:

عرب میں یوں ہوتا تھا کہ ایک شخص کسی کو اپنے باغ سے ایک درخت یا زائد ہبہ کر دیتا تھا پھر موہوب لہٗ آجاتا تھا تو وہ (واہب) کہتا تم مجھ سے کھجوریں لے لو اور درخت کی کھجوریں ہم لے لیں گے۔

العربی:

وہ شخص ہے جس کا نسب عرب میں ثابت ہو اگر چہ وہ شہروں میں رہتا ہو۔ اہل عرب کے علاوہ تمام لوگ عجمی کہلاتے تھے۔ (قواعد الفقہ ۳۷۶)

العراف:

وہ شخص ہے جو چرائی ہوئی چیز اور گمشدہ چیز کا پتا بتاتا ہے۔ (تبیان القرآن ۱۱،۴۴)

العرش:

وہ جسم ہے جو جمیع اجسام کو محیط ہے۔ اس کو عرش اس کے بلند ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہ یا بادشاہ کے تخت سے تشبیہ کیلئے کہا جاتا ہے کہ ہو فیصلہ کے وقت اس پر متمکن ہوتو ہے۔ کیونکہ قضاء کے احکام کا نزول اور مقدر ہونا اسی سے ہوتا ہے۔ اور وہاں صورۃ اور جسم نہیں۔ (التعریفات ۱۰۶)

العرض:

(۱) وہ موجود جو اپنے وجود کیلئے کسی محل (جگہ) کا محتاج ہو کہ جس کے ساتھ وہ قائم ہو جیسے رنگ۔ (التعریفات ۱۰۶)

(۲) وہ ممکن جو قائم بالذات نہ ہو بلکہ قائم بالغیر ہو۔ (شرح العقائد ۲۸)

(۳) عرض کی دو نوعیں ہیں: (۱) ''قار الذات'' جس کے تمام اجزاء وجود میں جمع ہو جائیں جیسے، سفیدی۔

(۲) ''غیر قار الذات'' جس کے تمام اجزاء وجود میں جمع نہ ہوں جیسے، حرکت و سکون۔ (التعریفات ۱۰۶)

العرض العام:

وہ کلی ہے جو ایک حقیقت کے افراد پر اور اس کے غیر کے افراد پر بھی صدق عرضی کے ساتھ صادق آئے۔

العرض اللازم:

وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے محال ہو۔

العرض المفارق:

وہ کلی عرضی جس کا انفکاک معروض سے ممکن ہو۔

العرف:

عقلوں کی شہادت کے ذریعے نفوس جس پر قائم ہوں اور طبائع جس کو قبول کریں۔(التعریفات ۱۰۶)

العرفات:

وہ مقام جہاں حج میں وقوف کیا جاتا ہے۔ یہ وقوف حج کا رکن ہے۔

العرفی:

وہ جو کسی فعل پر موقوف ہو جیسے، مدح، ثناء۔(التعریفات ۱۰۷)

العرفیۃ الخاصۃ:

وہ عرفیہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لا دوام ذاتی کے۔(التعریفات ۱۰۷)

العرفیۃ العامۃ:

وہ قضیہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے۔ جب تک ذات موضوع متصف ہے وصف عنوانی ہے کے ساتھ۔

العروس:

اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کی نئی شادی ہوئی ہو۔ یہ مذکر اور مؤنث دونوں کو عام ہے۔ اس کا اطلاق شادی کے تین دن تک کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد زوج اور زوجہ کہا جاتا

ہے۔(قواعد الفقہ ۳۷۸)

العروض:

(۱) یہ "عرض" کی جمع ہے مراد وہ شے ہے کہ جس میں نہ کیل داخل ہو نہ وزن، اور نہ وہ حیوان ہو نہ عقار ہو۔(قواعد الفقہ ۳۷۸)

(۲) وہ علم ہے جس میں شعر کے معتبر اوزان کے احوال کے متعلق بحث کی جاتی ہے جو الفاظ اور عربی تراکیب کو عارض ہوتے ہیں۔(امجد العلوم ۲،۳۸۱)

(ع ز)

العزب:

وہ مرد یا عورت جس کا جوڑا نہ ہوا۔بعض کہتے ہیں کہ مرد کیلئے "عزب" اور عورت کیلئے "عزبۃ" آتا ہے۔(المنجد ۶۴۹)

العزل:

پانی (منی) کو عورت سے پھیرنا حمل سے بچتے ہوئے۔(التعریفات ۱۰۷)

العزلۃ:

گوشہ نشینی اور قطع تعلق کے ذریعے مخلوق سے باہم میل جول سے نکلنا۔
(التعریفات ۱۰۷)

العزم:

اس چیز کے حصول کا پختہ ارادہ ہو۔وہ اپنے نفس کو اس کے حصول پر آمادہ کرلے اور اس کی نیت کرلے۔(تفسیر الصاوی ۱،۹۹)

کسی کام کے کرنے کا پختہ ارادہ کرنا یوں کہ نہ کرنے کی جانب مرجوح بھی حکم ہو جائے۔(شرح صحیح مسلم ۱،۵۹۳)

العزیز:

(عند المحدثین) جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہیں۔(تذکرۃ المحدثین ۵۳،۸)

العزیمۃ:

لغۃً پختہ ارادہ کا نام ہے۔ شرعاً اس کا نام ہے جو اصل مشروعات ہو اور عوارض سے متعلق نہ ہو۔ (التعریفات ۱۰۷)

(ع ش)

العشر:

عشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے تو اس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اس زکوٰۃ کا نام "عشر" ہے۔

عشرۃ فی عشرۃ

(من الحوض) دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا حوض۔ اسے دہ دردہ اور بڑا حوض کہا جاتا ہے۔ یونہی بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا غرض کہ کل لمبائی و چوڑائی سو ہاتھ ہو۔ اور اتنا گہرا ہو کہ چلو سے پانی لیں تو زمین نہ کھلے۔

(قواعد الفقہ ۳۷۹)

عشرۃ المبشرۃ:

وہ دس صحابہ ہیں کہ جن کو نبی کریم ﷺ نے دنیا میں جنت کی بشارت عطا فرمائی تھی۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق (۲) حضرت عمر فاروق (۳) حضرت عثمان غنی (۴) حضرت علی المرتضیٰ (۵) حضرت طلحہ (۶) حضرت زبیر (۷) حضرت سعد بن ابی وقاص (۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۹) حضرت سعید بن زید (۱۰) حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (قواعد الفقہ ۳۸۰)

(ع ص)

العصب:

(فی علم العروض) پانچویں متحرک حرف کو ساکن کر دینا جیسے۔ "مفاعلتن" کے

لام کو ساکن کو دینا کہ باقی ''مفاعلتن'' تو یہ ''مفاعیلن'' کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اسے ''معصوب'' کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۰۷)

العصبۃ:

وہ شخص کہ وراثت میں جس کا مقرر حصہ نہیں ہوتا البتہ اصحاب فرائض سے جو بچتا ہے اسے ملتا ہے۔ اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو تمام مال اسے ملتا ہے۔

العصبۃ بنفسہ:

ہر وہ مذکر کہ جس کی نسبت میت کی طرف کرنے میں کوئی عورت داخل نہ ہو۔ (التعریفات ۱۰۷)

العصبۃ بغیرہ:

وہ عورتیں جن کا مقرر کردہ حصہ نصف اور دو تہائی ہوتا ہے اور اپنے بھائیوں کے ہوتے ہوئے عصبہ بن جاتی ہیں۔ (التعریفات ۱۰۷)

العصبۃ السببیۃ:

(مولی العتاقۃ) وہ شخص ہے جس نے کو غلام آزاد کیا ہو۔ وہ غلام مر گیا اور غلام کا کوئی رشتہ دار نہ ہو تو اب آزاد کرنے شخص وراثت کا حقدار ہو گا۔

العصبۃ مع غیرہ:

ہر وہ عورت کہ جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے جیسے۔ بہن بیٹی کے ساتھ۔ (التعریفات ۱۰۷)

العصمۃ:

گناہوں پر قدرت ہونے کے باوجود ان سے بچنے کا ملکہ ''عصمت'' ہے۔ (التعریفات ۱۰۷)

العصمۃ المقومۃ:

وہ عصمت جس کے سبب انسان کی قیمت ثابت ہو جائے اس حیثیت سے کہ جو اسے ہلاک کرے۔ اس پر قصاص یا دیت واجب ہو۔ (التعریفات ۱۰۷)

العصمة المؤثمة:

وہ عصمت کہ جو اس (عصمت والے) کو ہلاک کرے اسے گنہگار قرار دیا جائے۔(التعریفات ۱۰۷)

العصیان:

(۱) فرمانبرداری کو ترک کرنا۔(التعریفات ۱۰۷)

(۲) مامورات کو لانے اور منہیات سے رکنے میں تابعداری کو ترک کرنا۔اس کی ضد "طاعت" ہے۔

(ع ض)

العضب:

(فی علم العروض) "مفاعلتن" میم کو حذف کرنا کہ "فاعلتن" بچ جائے۔تو یہ "مفعلن" ہو جائے گا اسے معضوب کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۰۷)

(ع ط)

العطف:

لغۃً مائل ہونا۔اصطلاحاً ہو کلمہ جو اعراب میں اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے اور نسبت میں متبوع کے ساتھ مقصود ہوتا ہے۔

العطف البیان:

وہ تابع جو صفت نہیں ہوتا اور اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے۔

(التعریفات ۱۰۷)

(ع ف)

العفۃ:

قوت شہوانیہ کیلئے وہ ہیئت جو فجور (قوت شہوانیہ کا افراط) اور خمود (قوت شہوانیہ

کی تفریط) کے درمیان ہو۔

العفو:

(۱) (للذنوب) گناہ مٹانا اور عقاب سے اعراض کرنا۔ (قواعد الفقہ ۳۸۳)

(۲)* (فی الزکوٰۃ) جو ایک نصاب اور چالیسویں حصے کے درمیان ہو۔

العفیف:

ہو شخص جو امور کو شرع اور مروت کے موافق ادا کرے۔ (التعریفات ۱۰۸)

العفیفۃ:

وہ عورت جو حرام وطی اور اس کی تہمت سے بری ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۸۳)

(ع ق)

العقائد:

جن سے صرف نفس اعتماد کا قصد کیا جاتا ہے عمل کا قصد نہیں کیا جاتا۔

(التعریفات ۱۰۸)

العقار:

جس کیلئے اصل اور قرار ہو جیسے، زمین اور گھر۔

العقد:

اجزاء تصرف کو ایجاب اور قبول کے ذریعے شرعاً مضبوط کرنا۔ (التعریفات ۱۰۸)

العقر:

(۱) عورت کے ساتھ شبہ وطی سے جو مہر لازم ہوتا ہے اسے "عقر" کہتے ہیں۔

(بہار شریعت ج۲ ص ۲۵)

(۲) وطی کی اجرت کی مقدار حلال طور پر۔ یہ کہا گیا ہے کہ مہر مثل کو کہتے ہیں۔

(التعریفات ۱۰۸)

العقل:

(۱) جس کے ذریعے اشیاء کے حقائق کو سمجھا جاتا ہے۔

(۲) ہو جوہر مجرد جو وسائط کے ذریعے فانیات کا اور مشاہدہ کے ذریعے محسوسات کا ادراک کرتا ہے۔۔(التعریفات ۱۰۸)

(۳) آدمی کے بدن میں وہ نور ہے کہ جس کے ذریعے وہ راستہ روشن ہو جاتا کہ جس کی ابتداء وہاں سے ہوتی ہے جہاں درک حواس کی انتہاء ہوتی ہے۔(نور الانوار ۱۸۱)

(۴) نفس کے اندر وہ قوت ہے کہ جس کے ذریعے نفس ادراکات کے قابل ہو جاتا ہے۔(شرح العقائد ۲۰)

(۵) (فی علم الروض) ''مفاعلتن'' سے پانچویں متحرک حرف کو حذف کرنا اور وہ ہے ''لام''۔ اب باقی بچا ''مفاعتن'' تو یہ ''مفاعلن'' کی طرف نقل ہو جائے گا۔ اسے ''معقول'' کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۰۸)

العقوبات:

وہ احکام شریعہ جو باعتبار شہریت کے دنیاوی معاملات سے متعلق ہیں۔

العقیقۃ:

بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہا جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت ۳،۳۵۵)

(ع ک)

العکس:

لغتہً شے کو اس کے طریقہ اول کی طرف لوٹانا۔ اصلاح فقہاء میں حکم مذکور کی نقیض کو اس کی علت مذکورہ کی نقیض کے ساتھ معلق کرنا ہے دوسری اصل کی طرف لوٹاتے ہوئے۔(التعریفات ۱۰۹)

العکس المستوی:

قضیہ کی جزءاول کی نقیض کو جزء ثانی کی جگہ اور جزء ثانی کی نقیض کو جزءاول کی جگہ رکھنا اس طور پر کہ صدق اور کیف باقی رہے۔(التعریفات ۱۰۹)

(ع ل)

العلاج:

دفع مرض کیلئے جوارح اور دوا کرنے کے ذریعے احداث فعل کرنا۔

(قواعد الفقہ ۳۸۶)

العلاقۃ:

وہ شے جس کے سبب اول، ثانی، کا ساتھی بن جائے جیسے، تضایف۔

(التعریفات ۱۰۹،۱۱۰)

العلامۃ:

(عند الاصولیین) وہ چیز جو وجودِ حکم کی پہچان کرائے اور اس حکم کا وجود اس سے متعلق نہ ہو۔ (الحسامی ۲۶۶)

العلۃ:

(۱) لغۃً وہ عارض جس کے ذریعے وصفِ محل میں تبدیلی آجائے اور اس میں اختیار نہ ہو۔

شرعاً جس کی طرف ابتداءً حکم کے وجوب کی اضافت ہو۔ (الحسامی مع النامی ۲۵۲)

(۲) جس پر شے کا وجود موقوف ہو اور وہ شے میں مؤثر ہو اور خارج ہو۔ (التعریفات ۱۱۱)

العلۃ التامۃ:

وہ علیت جس کے پائے جانے کے وقت معلول کا وجود ضرور پایا جائے۔

(التعریفات ۱۱۱)

العلۃ الصوریۃ:

جو بالفعل شے پائی جائے۔ (التعریفات ۱۱۱)

العلۃ الفاعلیۃ:

جس کے سبب سے شے پائی جائے۔ (التعریفات ۱۱۲)

العلۃ الطردیۃ:

وہ علت ہے کہ اس کے پائے جانے سے حکم پایا جائے اور وہ نہ پائی جائے تو حکم

نہ پایا جائے قطع نظر اس سے کہ اس کا اثر کسی جگہ نص یا اجماع سے ثابت ہے یا نہیں۔

(النامی ۲۶)

العلۃ الغائیۃ:

جس کی وجہ سے شے پائی جائے۔(التعریفات ۱۱۲)

العلۃ المادیۃ:

جو بالقوۃ شے پائی جائے۔(التعریفات ۱۱۲)

العلۃ المؤثرۃ:

وہ علت ہے جس کا اثر اس سے پہلے اسی جنس کے حکم میں نص یا اجماع سے ثابت ہو چکا ہو۔(النامی ۲۲۷)

العلۃ المعدۃ:

وہ علت جس پر معلول کا وجود موقوف ہو نہ کہ اس کے وجود سے اس کا وجود واجب ہو۔(التعریفات ۱۱۲)

العلۃ الناقصۃ:

وہ علت جس کے پائے جانے کے وقت معلول کا وجود واجب نہ ہو۔(یعنی کبھی پایا جائے کبھی نہ پایا جائے)(التعریفات ۱۱۲)

العَلَم:

(بالفتح)(عندالمناطقۃ)وہ لفظ مفرد جس کا ایک معنیٰ ہو اور معین و مشخص ہو۔

العِلم:

(۱) (بالکسر)وہ اعتقاد جو پختہ ہو اور واقع کے مطابق ہو۔

(۲) (عندالحکماء)شے کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا۔(التعریفات ۱۱۲)

(۳) وہ صفت ہے کہ جس کے ساتھ قائم ہو اس کیلئے اس صفت کے ذریعے مذکور واضح ہو جاتا ہے۔(شرح العقائد ۱۱)

العلم الانطباعی:

شے کی صورت ذہن میں حاصل ہونے کے بعد اس کا علم حاصل ہونا۔
(التعریفات ۱۱۰)

العلم الانفعالی:

وہ علم جو غیر سے حاصل کیا جائے۔ (التعریفات ۱۱۰)

العلم الاکتسابی:

وہ علم ہے کہ جو اسباب کو بروئے کار لانے سے حاصل ہو۔ (التعریفات ۱۱۰)

العلم الالٰہی:

(۱) وہ علم ہے جس میں حوادث سے بحث کی جاتی ہے اس حیثیت سے کہ وہ موجودات ہیں۔ (ابجد العلوم ۲، ۹۹)

(۲) وہ علم ہے جو ان موجودات کے احوال سے بحث کرتا ہے کہ جو اپنے وجود میں مادہ کی طرف محتاج نہیں ہوتا۔

علم البدیع:

(۱) وہ علم ہے جس کے ذریعے تحسین کلام کے ایسے طرق وضوابط معلوم ہوں جن ک اعتبار کلام کے فصیح وبلیغ ہو۔

(۲) وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام کے تحسین کی وجوہ کو کلام کی مقتضیٰ حال کے مطابقت کی رعایت کرے اور دلالت کی وضوح کی رعایت (تعقید معنوی سے خالی ہونے کی رعایت) کے بعد جانا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۱۰، ۱۱۱)

علم البیان:

وہ علم ہے کہ جس کے ذریعے ایک معنیٰ کو اس پر دلالت کے واضح ہونے میں مختلف طرف کے ساتھ وارد کو جانا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۱۱)

العلم الاستدلالی:

وہ علم ہے کہ جو نظر وفکر کے بغیر حاصل ہو۔ (التعریفات ۱۱۰)

العلم البدیہی:

جو کسی مقدمہ کے مقدم کرنے کی طرف محتاج نہیں ہوتا جیسے۔اس کا علم کہ کل جزء سے بڑا ہوتا ہے۔(التعریفات ۱۱۰)

علم التعبیر:

وہ علم ہے جس میں خوابوں کی تعبیر کے اصول وقواعد بیان کیے جائیں۔

علم الجنس:

جس کو بعینہٖ ذہنی طور پر کسی شے کیلئے وضع کیا گیا ہے جیسے ''اسامہ'' اس کو معہود فی الذہن کیلئے وضع کیا گیا ہے۔(التعریفات ۱۱۰)

علم التوقیت:

وہ علم ہے جس کی مدد سے دنیا کے کسی بھی مقام کیلئے طلوع وغروب، صبح اور عشاء وغیرہ کے اوقات معلوم کیے جاتے ہیں۔

علم الحدیث:

(۱) (رواویۃً) وہ علم ہے جو نبی ﷺ کے اقوال، افعال اور ان افعال واقوال کی روایت، ان کے ضبط اور ان کے الفاظ کی تحریر پر مشتمل ہو۔

(۲) (روایۃً) وہ علم ہے جس سے روایت کی حقیقت، اس کی شرائط، اس کی اقسام، اس کے احکام، راویوں کے احوال اور ان کی شرائط، مرویات کی اقسام اور ان کے متعلقات کی معرفت ہو۔(شرح صحیح مسلم ۱،۱۰۱)(تدریب الراوی ۱،۴۰)

العلم الحضوری:

شے کی صورت ذہن میں حاصل ہوئے بغیر اس کا علم حاصل ہونا۔

(التعریفات ۱۱۱)

علم الجفر:

ایک علم ہے جس میں اسرار حروف سے بحث ہوتی ہے۔اور اس کے ماہرین کا دعویٰ ہے کہ وہ اس کی مدد سے آئندہ حالات وواقعات کا پتا لگا سکتے ہیں۔(تبیان القرآن ۸،۵۲۷)

العلم الطبیعی:

وہ علم ہے جو جسم طبیعی سے بحث کرتا ہے اس جہت سے کہ جو اس پر حرکت اور سکون صحیح ہے۔ (التعریفات ۱۱۱)

العلم الفعلی:

وہ علم جو غیر سے حاصل نہ کیا جائے۔ (التعریفات ۱۱۱)

علم الکلام:

وہ علم ہے جس کے ذریعے عقائد کی معرفت ادلہ تفصیلیہ سے حاصل ہو۔ (شرح العقائد ۵)

علم اللدنی:

(۱) وہ علم ہے کہ جس کو بندہ اللہ سے فرشتہ کے واسطے کے بغیر مشاہدہ کے ذریعے حاصل کرتا ہے جیسے کہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ (ابجد العلوم ۲، ۴۶۹)

(۲) علم ایک نور ہے جو اللہ مومن کے قلب میں ڈال دیتا ہے۔ یہ علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال سے مستفاد ہوتا ہے اس سے اللہ کی ذات، صفات اس کے احکام وافعال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ علم کسی واسطے کے بغیر حاصل ہو تو یہ علم لدنی ہے۔ (تبیان القرآن ۷، ۱۷۱)

علم المعانی:

وہ علم ہے جس کے ذریعے لفظ عربی کے ان احوال کو جانا جاتا ہے کہ جن کے ذریعے لفظ مقتضی حال کے مطابق لایا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۱۱)

علم النجوم:

سیاروں کی تاثیرات یعنی سعادت ونحوست اور واقعات آئندہ کی حسب گردش پیش گوئی یا معاملات تقدیر اور اچھے برے موسم کی خبر دینے کا علم۔ (تبیان القرآن ۶، ۲۵۳)

علم النحو:

لغۃً طرف، کنارہ، قصد کرنا۔ اصطلاحاً وہ علم ہے جس میں اصول اور قوانین بیان

کیے جائیں جن کے ذریعے معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے اسم، فعل اور حرف کے آخر کے حالات جاننے اور ایک دوسرے کے ساتھ ترکیب دینے کی کیفیت معلوم ہو۔

العلم الذاتی:

وہ علم کہ اپنی ذات سے بغیر کسی کی عطاء کے ہو۔ اور یہ صرف اللہ کے ساتھ خاص ہے۔ (فتاوی رضویہ ۲۹، ۵۰۳)

العلم العطائی:

وہ علم جو اللہ کی عطاء سے حاصل ہو۔ اسے علم عطائی کہتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ ۲۹، ۵۰۳)

(ع م)

العمامۃ:

سر پر ٹوپی کے اوپر کپڑا باندھنا۔ یہ سنت مبارکہ ہے۔

العمرۃ:

لغۃً زیارت وقصد کرنا۔ شرعاً افعال مخصوصہ کے ساتھ بیت اللہ شریف کا قصد کرنا۔ (قواعد الفقہ ۳۹۰)

العمرویۃ:

یہ لوگ عمر بن عبید کی طرف منسوب ہیں جو کہ راوی بالحدیث ہیں اور زہد میں مصروف ہیں۔ یہ فرقہ واصلیہ کی مثل عقائد رکھتا ہے مگر یہ لوگ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے معاملہ میں دونوں فریقین کو فاسق ٹھہراتے ہیں۔ (التعریفات ۱۱۲)

العمریٰ:

ایک شخص کا اپنے گھر کو دوسرے شخص کو اس کی عمر میں دینا۔ جب وہ مر جائے تو وہ گھر دوبارہ اس پہلے شخص یا اس کے ورثاء کی اطرف لوٹ آئے گا۔ مثال کے طور پر وہ کہے "داری لک عمریٰ" تو یہ مالک بنانا درست ہے اور اس کی شرط بالکل باطل ہے۔

(التعریفات ۱۱۲)

العمق:

وہ بعد جو طول اور عرض کیلئے مقاطع ہو۔ (التعریفات ۱۱۲)

العمل القلیل:

جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والا اس شک وشبہ میں پڑ جائے کہ یہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔ (بہار شریعت مخرجہ بحوالہ درمختار ۵۴)

العمل الکثیر:

(فی الصلوۃ) جس کو دور سے دیکھنے والا فاعل کو نماز میں گمان نہ کرے۔

العموم:

(لغۃً) یہ یکبارگی افراد کو احاطہ کرنے کا نام ہے۔ (التعریفات ۱۱۲)

عموم وخصوص مطلق:

دو کلیوں میں سے ایک دوسری کے تمام افراد پر صادق آئے لیکن دوسری پہلی بعض پر صادق آئے بعض پر نہ آئے۔

عموم وخصوص من وجہ:

دو کلیوں میں سے ایک دوسری کے بعض افراد پر صادق آئے بعض پر نہ آئے۔

(ع ن)

العنادیۃ:

(۱) وہ لوگ ہیں جو اشیاء کی حقیقتوں کا انکار کرتے ہیں کہ سب اشیاء وہم اور خیالات ہیں جیسے۔ پانی پر نقوش۔ (التعریفات ۱۱۲)

(۲) (عند المناطقہ) وہ قضیہ منفصلہ جس میں تنافی مقدم وتالی کی ذات کے اعتبار سے ہو یعنی دونوں کسی بھی مادہ میں جمع نہ ہو سکیں۔

العناق:

معز (بکری) کا وہ بچہ جو سال بھر کا نہ ہوا ہو۔ (المنجد ۶۸۶)

العندیۃ :

وہ لوگ ہیں کہ اشیاء کی حقیقتیں اعتقاد کے تابع ہیں حتیٰ کہ اگر ہم کسی شے کے جوہر ہونے کا اعتقاد کریں تو وہ جوہر ہوگی اگر عرض ہونے کا اعتقاد کریں تو عرض ہوگی۔ (التعریفات ۱۱۲)

العنصر :

وہ اصل کہ جس سے مختلفہ الطبائع اجسام مؤلف ہوتے ہیں۔ عناصر چار ہیں۔ مٹی، پانی، آگ، ہوا۔ (التعریفات ۱۱۲)

العنصر الثقیل :

وہ عنصر جس کی حرکت نیچے کی طرف ہو۔ اگر اس کی جمیع حرکت نیچے کی طرف ہو تو وہ ثقیل مطلق ہے اور وہ زمین ہے وگرنہ بالاضافت ہے اور وہ پانی ہے۔ (التعریفات ۱۱۲)

العنصر الخفیف :

وہ عنصر جس کی اکثر حرکتیں بلندی کی طرف ہوں۔ اگر اس کی جمیع حرکات بلندی کی طرف ہوں تو وہ خفیف مطلق ہے اور وہ آگ ہے وگرنہ بالاضافت ہے اور وہ ہوا ہے۔ (التعریفات ۱۱۲)

العنین :

وہ مرد جو بڑھاپے یا مرض کی وجہ سے جماع پر قادر نہ ہو یا ثیبہ سے کرسکتا ہو مگر باکرہ سے نہیں۔ (التعریفات ۱۱۳)

(ع و)

العوارض الذاتیۃ :

جو کسی شے کو ذات کے اعتبار سے لاحق ہوں یا جزء کے اعتبار سے لاحق ہوں یا مساوی امر خارج کے اعتبار سے لاحق ہوں۔ (التعریفات ملخصاً ۱۱۳)

العوارض السماویۃ :

جن میں بندے کے اختیار کا دخل نہ ہو اس معنیٰ پر کہ وہ آسمان سے نازل ہوتے

ہیں جیسے، صغر، جنون، نوم۔ (التعریفات ۱۱۳)

العوارض المکتسبۃ:

جن میں اسباب کو بروئے کار لانے کے سبب بندے کے کسب کا دخل ہو جیسے۔ نشہ یا مزید سے توجہ پھیرنے کا دخل ہو۔ جیسے جہل۔ (التعریفات ۱۱۳)

العورۃ:

مرد کا ستر عورت ناف کے نیچے سے گھٹنوں سمیت ہے اور عورت کا منہ کی ٹکلی۔ دو ہتھیلیوں اور دونوں تلووں کے علاوہ پورا بدن ستر عورت ہے۔

العول:

(فی علم الفرائض) جب مسئلہ ورثاء کے حصوں پر پورا نہ ہوتا ہو تو مخرج مسئلہ کے عدد میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح کمی تمام ورثاء پر ان کے حصوں کی نسبت سے ہو جاتی ہے یہ عول ہے۔

(ع ہ)

العہد:

شے کی حفاظت و رعایت کرنا ایک حال کے بعد دوسرے حال میں۔ یہ اصل معنیٰ ہے۔ پھر یہ اس وعدہ میں استعمال ہونے لگا کہ جس کی رعایت کرنا لازم ہو۔ (التعریفات ۱۱۳)

العہد الخارجی:

وہ ہے کہ جس سے پہلے کوئی شے ذکر کر دی گئی ہو۔ (التعریفات ۱۱۳)

العہد الذہنی:

(۱) وہ ہے کہ جس سے پہلے کوئی شے ذکر نہ کی گئی ہو۔ (التعریفات ۱۱۳)

(۲) وہ معروف کہ جس کو مراد لینے کا قرینہ ذہن میں ہو۔

العہدۃ:

مشتری کے لیے ثمن کا ضامن ہونا ہے اگر مبیع میں کوئی استحقاق ثابت ہو جائے یا

عیب پایا جائے۔

(ع ی)

عیال الرجل:

وہ لوگ جو مرد کے ساتھ رہتے ہوں اور ان کا نفقہ اس مرد پر ہو جیسے، غلام زوجہ، چھوٹا بچہ۔(التعریفات ۱۱۳)

العیب:

(۱) تجار کی نظر میں جو قیمت کی کمی کا باعث ہو۔

(۲) اصل فطرت سلیمہ جس سے خالی ہو۔(قواعد الفقہ ۳۹۵)

العیب الفاحش:

وہ عیب جس کا نقصان اندازہ لگانے والوں کے اندازے کے تحت داخل نہ ہو۔ (التعریفات ۱۱۳)

العیب الیسیر:

وہ عیب جو اتنی مقدار کم کر دے کہ جو اندازہ کرنے والوں کے اندازے کے تحت داخل ہو۔(التعریفات ۱۱۳)

العید:

جس دن میں لوگوں کا اجتماع ہو۔

(شرح صحیح مسلم ۲،۶۵۵)(لسان العرب ۳،۳۱۹)

مسلمانوں میں تین عیدیں مشہور ہیں۔(۱) عید الفطر (۲) عید الاضحیٰ (۳) عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

العین:

وہ ممکن جو قائم بالذات ہو۔(شرح العقائد ۲۴)

عین الیقین:

وہ (یقین) جو مشاہدہ اور کشف سے حاصل ہو۔(التعریفات ۱۱۴)

﴿......الغین......﴾

(غ ا)

الغارم:

وہ قرض دار جو قرض ادا کرنے کیلئے کوئی شے نہ رکھتا ہو۔ (قواعد الفقہ ۳۹۷)

الغایۃ:

جس کی وجہ سے شے کا وجود ہو۔ (التعریفات ۱۱۵)

(غ ب)

الغبطۃ:

اپنے لیے اس نعمت کے حصول کی تمنا کرنا جیسا کہ دوسرے کے پاس ہے بغیر اس سے نعمت کے زوال کے تمنا کیے۔ (التعریفات ۱۱۵)

الغبن الفاحش:

سخت قسم کی خیانت یعنی ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی لیکن اس کی قیمت چھ یا سات روپے لگائی جاتی ہے تو یہ غبن فاحش ہے۔

الغبن الیسیر:

ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازے سے باہر نہ ہو مثلاً کوئی چیز دس یا آٹھ روپے میں خریدی اور کوئی شخص اس کی قیمت آٹھ یا نو روپے لگاتا ہے تو یہ غبن یسیر ہے۔

(غ ر)

الغرابۃ:

کلمہ کا وحشی ہونا۔ غیر مانوستہ الاستعمال اور معنیٰ پر غیر ظاہر الدلالۃ ہونا۔ (المطول ۳۹)

الغرابیۃ:

ایک (بد بخت) گروہ ہے جو کہتا ہے کہ محمد ﷺ علی رضی اللہ عنہ سے کوے کے کوے سے مشابہ ہونے سے بھی زیادہ مشابہ ہیں۔ اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی دے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا مگر وہ غلطی سے حضرت محمد ﷺ کی طرف چلے گئے (معاذ اللہ)۔ لہٰذا یہ حضرت جبریل علیہ السلام پر لعنت کرتے ہیں۔ (التعریفات ۱۱۵)

الغرر:

جس کا انجام مجہول ہو معلوم نہ ہو کہ ہوگا یا نہیں۔ (التعریفات ۱۱۵)

الغرور:

اس کی طرف نفس کی مطمئن ہونا کہ جو خواہش کے موافق ہے اور جس کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے۔ (التعریفات ۱۱۵)

الغریب:

جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

(غ ز)

الغزوۃ:

اہلِ سیرت کے نزدیک غزوہ وہ کفار سے قتال کرنے کا قصد کرنے والا لشکر ہے کہ جس میں بنفسِ نفیس خود رسول اللہ ﷺ نے شرکت فرمائی ہو۔ جس میں شرکت نہ فرمائی ہو اسے "سریہ" کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۳۹۹)

(غ س)

الغسل:

تمام ظاہری بدن کو دھونا۔ غسل فرض میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھی عند الاحناف فرض ہے۔

(غ ش)

الغشی:

مدرکہ محرکہ قوتوں کا دماغی یا قلبی مرض کی وجہ سے معطل ہو جانا۔ (النامی ۲۸۰)

(غ ص)

الغصب:

لغۃً کسی شے کو ظلماً لینا چاہے ہو مال ہو یا نہ ہو۔

شرعاً مال متقوم ومحترم کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اور بغیر چوری چھپے لینا۔ (التعریفات ۱۱۵)

(غ ض)

الغضب:

وہ تغیر جو دل کے خون کے جوش مارنے کے وقت حاصل ہوتا ہے تاکہ اس سے سینے کی تشفی (سکون) حاصل ہو۔ (التعریفات ۱۱۶)

(غ ف)

الغفلۃ:

(۱) جس کی نفس خواہش کر رہا ہے اس پر نفس کا متابعت کرنا۔

(۲) کسی شے سے غفلت یہ ہے کہ وہ شے دل میں نہ کھٹکے۔ (التعریفات ۱۱۶)

(غ ل)

الغلام:

(۱) وہ نوعمر لڑکا جس کی داڑھی آنے والی ہو۔ (نعمۃ الباری ۱،۵۵۰)

(۲) ولادت سے جوانی کے درمیان والی عمر کے لڑکے کو کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۰۱)

الغلط:

جو بغیر قصد کے واقع کے مخالف ہو جبکہ اس میں درستی کی وجہ معلوم نہ ہو۔

(قواعد الفقہ ۴۰۲)

الغلۃ:

جس کو بیت المال رد کردے اور اسے تجار لے لیتے ہوں۔ (التعریفات ۱۱۶)

(غ م)

الغموس:

جھوٹی قسم اٹھانا یوں کہ قسم اٹھانے والا بھی جانتا ہو کہ معاملہ ایسا نہیں۔

(غ ن)

الغنۃ:

(عند القراء) ناک میں آواز لے جا کر پڑھنا۔ (علم التجوید ۱۷)

الغنی:

وہ شخص جو صاحب نصاب ہو۔ (یعنی فقیر شرعی نہ ہو)

الغنیمۃ:

اس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ کے لیا جائے۔

(بہار شریعت ۲،۴۳۴)

(غ و)

الغوث:

وہ قطب کہ جب بھی التجاء کی جاتی ہے اس کی طرف کی جاتی ہے۔

(التعریفات ۱۱۶)

(غ ی)

الغیب:

جو حواس کے تحت واقع نہ ہو اور بداہت عقل بھی اس کا تقاضا نہ کرے۔

(قواعد الفقہ ۴۰۴)

الغیبۃ:

مخلوق کے احوال میں سے جو کچھ جاری ہوتا ہے ان کے علم سے دل کا غائب ہونا ہے۔(رسالہ قشیریہ ۱۲۶)

الغیبۃ:

کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کے طور پر ذکر کرنا۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ۳۰)

غیر المنصرف:

وہ اسم جس میں (منع صرف کے اسباب میں سے) یا تو دو سبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ اور اس پر تنوین کے ساتھ جر داخل نہیں ہوتی۔(التعریفات ۱۱۶)

الغیرۃ:

اپنے حق میں غیر کی شرکت کو ناپسند کرنا۔(التعریفات ۱۱۶)

﴿......الفاء......﴾

(ف ا)

فائت الحج:

وہ شخص جس نے حج کا احرام باندھا مگر ایک ساعت بھی وقوف عرفہ نہ پا سکا۔

(قواعد الفقہ ۴۰۵)

الفائدۃ:

وہ زیادتی جو انسان کو مال یا علم وغیرہ سے حاصل ہو۔ (قواعد الفقہ ۴۰۵)

فائدۃ الخبر:

مخبر کا اپنی خبر سے مخاطب کو حکم کا فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا اس کا نام فائدۃ الخبر ہے۔

الفاحشۃ:

جو دنیا میں حد اور آخرت میں عذاب کو واجب کرے۔ (التعریفات ۱۱۷)

الفار بالطلاق:

وہ شخص جو اپنی بیوی کو اس کی رضا مندی کے بغیر مرض الموت میں طلاق بائن دے تا کہ وہ اس کے مال کی وارث نہ بنے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۲۷ مکتبۃ المدینہ) (قواعد الفقہ ۴۰۵)

الفاسد:

جو اپنی اصل کے اعتبار سے صحیح ہو مگر وصف کے اعتبار سے نہ ہو اور یہ استفاضہ کے متصل ہونے کے وقت ملک کا فائدہ دیتا ہے حتی کہ اگر کسی نے خمر کے بدلے غلام خریدا

اور قبضہ کرلیا پھر آزاد کردیا تو آزاد ہو جائے گا۔(التعریفات ۱۱۷)

الفاسق:

(۱) جو شخص گناہ کبیرہ کر کے اللہ کی اطاعت سے باہر نکل آئے۔
(شرح صحیح مسلم ۱،۴۸۸)

(۲) وہ شخص جو کبائر کا ارتکاب کرے یا صغائر پر اصرار کرے۔

الفاصلة الصغریٰ:

(فی علم العروض) اولاً تین حروف متحرک ہوں ان کے بعد ساکن حرف ہو جیسے،
بَلَغَا۔

الفاصلة الکبریٰ:

(فی علم العروض) اولاً چار حروف متحرک ہوں ان کے بعد ساکن حرف ہو جیسے۔
بَلَغکُم۔

الفاعل:

وہ جس کی طرف فعل یا شبہ فعل کی اسناد کی جائے فعل کے اس کے ساتھ قیام کی جہت پر۔(التعریفات ۱۱۷)

الفاعل المختار:

جس سے قصد اور ارادہ کے ساتھ فعل کا صادر ہونا درست ہو۔(التعریفات ۱۱۷)

الفافاء:

وہ شخص جو اپنی زبان سے ایک کلمہ ادا کرنے پر بھی قادر نہ ہو مگر بھرپور کوشش کے ساتھ۔اولاً جب ہو بولے تو فا کے مشابہ الفاظ بولتا ہے پھر کوشش کے بعد کچھ ادا کرپاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۴۰۵)

فاقد الطهورین:

وہ شخص جو طہارت حاصل کرنے کیلئے پاک پانی اور پاک مٹی سے عاجز ہو یا نہ پائے۔(قواعد الفقہ ۴۰۵)

(ف ت)

الفتح:

حاجت کے وقت مقتدی کا اپنے امام کو لقمہ دینا۔ (قواعد الفقہ ۴۰۶)

الفتحۃ:

(عندالقراء) زبر کو کہتے ہیں۔ جس پر فتحہ ہو اس حرف کو مفتوح کہتے ہیں۔ (علم التجوید ۱۶)

الفترۃ:

(عندالقراء) قوت طلبیہ کو بے حس کرنے والے طبیعی آثار کے تردد کے سبب ابتدائی محرقہ آگ کا بجھنا۔ (التعریفات ۱۱۷)

الفتنۃ:

جس کے ذریعے خیر اور شر کے حوالے سے انسان کا حال ظاہر ہو جاتا ہے۔
(التعریفات ۱۱۷)

الفتوح:

شے کا اس سے اصل ہونا کہ جس سے اس کی توقع نہ ہو۔ (التعریفات ۱۱۷)

الفتوۃ:

لغۃً سخاء، کرم۔ اہل حقیقت کی اصطلاح میں "دنیا و آخرت میں اپنے نفس پر مخلوق کو ترجیح دینا ہے۔" (التعریفات ۱۱۷)

الفتویٰ:

مسائل شریعت میں ماہر شریعت کا فیصلہ۔ اس کو فتویٰ کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۰۷)

(ف ج)

الجفور:

نفس کو حاصل ہونے والی وہ حیثیت کہ جس کے سبب نفس خلاف شرع وخلاق

مروت کاموں کا ارتکاب کرے۔(التعریفات ۱۱۷)

(ف ح)

الفحشاء:

جس سے طبع سلیمہ نفرت کرے اور عقل سلیم اسے گھٹیا خیال کرے۔
(التعریفات ۱۱۷)

(ف خ)

الفخر:

مناقب کو شمار کر کے لوگوں پر بڑائی ظاہر کرنا۔(التعریفات ۱۱۷)

(ف د)

الفداء:

امیر کسی کافر قیدی کو چھوڑ دے اور اس کے بدلے مال لے لے یا کوئی مسلمان قیدی چھڑا لے۔اس کو فدیہ بھی کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۱۷)

(ف ر)

الفرائض:

وہ علم ہے جس کے ذریعے ترکہ کو اس کے مستحقین پر تقسیم کرنے کی کیفیت کو جانا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۱۸)

الفراسة:

لغۃً تثبت ونظر۔اہلِ حقیقت کی اصطلاح میں "مکاشفہ یقین اور غیب کا معاینہ کرنا ہے"۔(التعریفات ۱۱۷،۱۱۸)

الفراش:

ایک مرد کیلیے بچوں کی پیدائش کی خاطر عورت کا متعین ہونا ہے۔(التعریفات ۱۱۸)

الفرح:

پسندیدہ چیز کو پانے پر دل میں جو لذت حاصل ہو۔ (التعریفات ۱۱۸)

الفرد:

جو صرف ایک شے کو شامل ہو اس کے علاوہ کو شامل نہ ہو۔ (التعریفات ۱۱۸)

الفرسخ:

تین (ہاشمی) میلوں کے برابر مسافت کو کہا جاتا ہے یعنی بارہ ہزار ذراع۔
(قواعد الفقہ ۴۱۰)

الفرض:

جو ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ جس میں شبہ نہ ہو۔ اس کے انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا اور اس کے تارک کو عذاب دیا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۱۸)

الفرض الاعتقادی:

جو دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر ہے۔ (بہارِ شریعت ۱،۲،۲۳۲)

الفرض العملی:

وہ جس کا ثبوت فرض اعتقادی کی طرح قطعی تو نہ ہو مگر نظر مجتہد میں بحکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ بے اس کے لیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار فسق و گمراہی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کرسکتا ہے۔ (بہارِ شریعت ۱،۲،۲۸۲)

فرض العین:

جس کو قائم کرنا ہر ایک پر لازم ہو اور بعض افراد بھی اس کو قائم کرنے سے ساقط نہ ہوں جیسے، نماز۔ (قواعد الفقہ ۴۱۰)

الفرض علی الکفایۃ:

جس کو قائم کرنا تمام مسلمانوں پر لازم ہو مگر بعض کے قائم کرنے سے باقی بعض بھی ساقط ہو جائیں جیسے۔ نماز جنازہ (قواعد الفقہ ۴۱۰)

الفرع:

خلاف اصل۔ اس شے کا نام ہے جس کی بناء اپنے غیر پر ہو۔ (التعریفات ۱۱۸)

الفَرق:

(بالکسر) (عند الاصولیین) معترض اصل اور فرع کے درمیان فرق کرے اور اس کو ظاہر کرے کہ جو دونوں میں سے ایک کے ساتھ خاص ہے تا کہ قیاس صحیح نہ ہو۔

(قواعد الفقہ ۴۱۰)

الفرقان:

وہ علم تفصیلی کہ جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

(التعریفات ۱۱۸)

فرقعۃ الاصابع:

انگلیوں کو بند کرنا یا دراز کرنا کہ جس سے آواز پیدا ہو۔ (قواعد الفقہ ۴۱۱)

(ف س)

الفساد:

مادہ سے صورت کا زائل ہونا بعد اس کے کہ وہ پہلی حاصل تھی۔

(عند الفقہاء) جو اپنی اصل کے اعتبار سے مشروع ہو اور وصف کے اعتبار سے غیر مشروع ہو۔ (التعریفات ۱۱۸)

فساد الاعتبار:

(عند الاصولیین) جس کا مستدل نے دعویٰ کیا ہے اس میں قیاس کے ذریعے دلیل پکڑنا درست نہ ہو کیونکہ نص اس کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اور نص کے مقابلہ میں

قیاس کا اعتبار کرنا باطل ہے۔

فساد الوضع:

(عند الاصولیین) یہ ہے کہ وصف فی نفسہٖ حکم کا انکار کرنے والا ہو اور اس حکم کی ضد کا تقاضا کرنے والا ہو اس طرح کہ نص یا اجماع سے یہ بات ثابت ہو کہ یہ وصف اس حکم کی نقیض کی علت ہے۔ (النامی ۲۲۸)

اس وقت جب مستدل مخالف پر سوال پیش کیا جائے تا وہ رجوع کی طرف اور دلیل دینے کی طرف مجبور ہو جائے۔

الفسخ:

عقد کو اسی وصف پر بغیر زیادتی ونقصان کے اٹھا دینا جیسا کہ وہ پہلے تھا۔

(قواعد الفقہ ۴۱۲)

الفسق:

لغۃً خروج۔ شرعاً گناہ کبیرہ کر کے اللہ کی اطاعت سے باہر نکلنا۔ اس کے تین مراتب ہیں۔

(۱) تغابی: گناہ کبیرہ کو برا جانتے ہوئے کبھی کبھی شامت نفس سے گناہ کرے۔

(۲) انہماک: گناہ کبیرہ میں لذت محسوس کرے اور اس کا عادی ہو جائے۔

(۳) جحود: گناہ کو صحیح اور بہتر سمجھنے لگے اور اس کو صحیح سمجھ کر کرے۔

(شرح صحیح مسلم ۱، ۴۸۸)

(ف ص)

الفصاحۃ:

لغۃً "تنبئی عن الابانۃ والظھور" اس کے ساتھ مفرد کلام اور متکلم کو موصوف کیا جاتا ہے۔

(عند علماء البلاغۃ) لفظ ایسے قانون پر جاری ہو جو ثقہ عربوں کی زبان پر جاری کثیر الاستعمال کلام کے استقراء سے مستنبط ہو۔ (المطول ۳۴)

الفُرق:

(بالضم) ایک پیمانہ جس میں تین صاع کی گنجائش ہوتی ہے۔

(تاج العروس ۲۶،۲۸۱)

الفصاحۃ فی المفرد:

مفرد کا تنافر حروف، غرابت اور مخالفت قیاس لغوی سے خالی ہونا۔ (المطول ۳۵)

الفصاحۃ فی الکلام:

کلام کا ضعف تالیف، تنافر کلمات سے خالی ہونا تمام کلمات کے فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ۔ (المطول ۴۴)

الفصاحۃ فی المتکلم:

ایسا ملکہ ہے جس کے ذریعے متکلم لفظ فصیح کے ساتھ مقصود کو تعبیر کرنے پر قادر ہوجاتا ہے۔ (التعریفات ۱۱۸)

الفصل:

(۱) (عند المناطقہ) وہ کلی ہے جو کسی شے پر "ای شیئی ھو فی جوھرہ" کے جواب میں بولی جائے۔ (التعریفات ۱۱۸)

(۲) (عند البلغاء) بعض جملوں کے بعض پر عطف کو ترک کرنا۔

(۳) باب کو وہ حصہ جو بنفسہ مستقل ہو اور اپنے ماسواء سے جدا ہو۔ (التعریفات ۱۱۸)

الفصل البعید:

وہ فصل جو ماہیت کو جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کردے۔

الفصل القریب:

وہ فصل جو ماہیت کو جنس قریب کے مشارکات سے ممتاز کردے۔

الفصل المقسم:

وہ فصل جس کی نسبت جنس کی طرف ہو۔

الفصل المقوم:

وہ فصل جس کی نسبت نوع کی طرف ہو۔

(ف ض)

الفضل:

(۱) بغیر علت (غرض ووجہ) کے احسان کی ابتداء کرنا۔(التعریفات ۱۱۹)

(۲) (عندالمحاسبین) جو بڑے عدد سے چھوٹا عدد نکالنے کے بعد بچ جائے۔

الفضولی:

وہ شخص جو عقد میں نہ ولی ہو نہ اصیل ہو نہ وکیل ہو۔(التعریفات ۱۱۹)

الفضیح:

کھجور کو برتن میں ڈالا جائے اور اس پر گرم پانی ڈالا جائے کہ اس کی مٹھاس نکل جائے پھر وہ جوش کھانے لگے تو یہ احکام میں ''باذق'' کی طرح ہے۔اگر تھوڑا پکایا جائے تو یہ ''مثلث'' کی طرح ہے۔(التعریفات ۱۱۹)

(ف ط)

الفطرۃ:

وہ خصلت جو دین کے قبول کرنے کے قابل ہو۔(التعریفات ۱۱۹)

الفطریات:

وہ قضایا جن میں تصدیق ایسے واسطے سے حاصل ہو جو ذہن سے کبھی غائب نہیں ہوتا۔

(ف ع)

الفعل:

(۱) غیر میں مؤثر (اثر کرنے والے) کیلئے وہ ہیئت ہے جو تاثیر کے سبب اولاً عارض ہوتی ہے۔

(۲) (عندالنحاۃ) جو معنی فی نفسہ پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے ایک زمانے کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ (التعریفات ۱۱۹)

الفعل الحقیقی:

وہ مصدر ہے، جیسے "الضرب" مثال کے طور پر۔ (التعریفات ۱۱۹)

الفعل العلاجی:

وہ قول جو اپنے حدوث کیلئے عضو کو حرکت میں لانے کی طرف محتاج ہو۔ جیسے ضرب، شتم۔ (التعریفات ۱۱۹)

(ف ق)

الفقر:

جس کی طرف محتاجگی ہوتی ہے اس کے فقدان کا نام ہے۔ (التعریفات ۱۱۹)

الفقہ:

(۱) لغۃً متکلم کے کلام سے غرض سمجھنے کا نام ہے۔ اصطلاحاً ان احکام شرعیہ عملیہ کا جاننا جن کو دلائل تفصیلیہ سے حاصل کیا گیا ہو۔ (التعریفات ۱۱۹)

(۲) عرفاً دلائل تفصیلیہ سے احکام شرعیہ پر استدلال کرنا۔ (نعمۃ الباری ۱/۳۳۲)

(۳) نفس کا اپنے نفع اور ضرر کو جان لینا۔ (توضیح ۲۸)

الفقیر:

وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو۔

الفقیہ:

وہ شخص جو فقہ میں مہارت رکھتا ہو اگرچہ مجتہد نہ ہو۔ بعض نے کہا ہے کہ "مفتی" فقیہ ہوتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۱۵)

(ف ک)

الفکر:

امور معلومہ کو مجہول تک پہنچنے کے لیے ترتیب دینا۔(التعریفات ۱۲۰)

(ف ل)

الفلک:

وہ جسم کری (گیند نما) جس کو دو سطحیں ظاہری اور باطنی احاطہ کرتی ہیں۔ کہ جو دونوں متوازی ہیں اور ان کا مرکز ایک ہے۔(التعریفات ۱۲۰)

(ف ن)

الفناء والبقاء:

فناء کا مطلب برے اوصاف کا ساقط ہونا ہے اور بقاء کا مطلب اچھے اوصاف کا اس کے ساتھ باقی رہنا ہے۔(رسالہ قشیریہ ۱۶۳)

الفناء:

جو کسی شے کے ساتھ متصل ہو اور مصالح کیلئے تیار کیا گیا ہو۔(التعریفات ۱۲۰)

فناء المصر:

فناء شہر وہ ہے کہ جو شہری سہولیات کیلئے بنائی گئی ہوں جیسا کہ جانوروں کے باڑے اور مردے دفن کرنے اور کوڑا وغیرہ ڈالنے کی جگہ۔(فتاویٰ رضویہ ۲۰، ۴۸۰)

(ف و)

الفور:

اوقات امکان میں سے اول وقت میں ادا کرنا اس حیثیت سے کہ تاخیر کرنے میں مذمت ہو۔(التعریفات ۱۲۰)

(ف ہ)

الفھم:

مخاطب کے لفظ سے معنیٰ کا تصور کرنا۔(التعریفات۱۲۰)

الفھوانیۃ:

حق کا عالم مثال میں روبرو ہونے کے طریق پر خطاب کرنا۔(التعریفات۱۲۰)

(ف ی)

الفئۃ:

وہ گروہ ہے جو لشکر سے پیچھے ٹھہرا ہوتا ہے تا کہ شکست کے وقت لشکر والوں کی مدد کرے۔(التعریفات۱۲۰)

الفئی:

(۱) کفار سے لڑائی کے بغیر جو ان سے لیا جائے اس کو فئی کہتے ہیں جزیہ، خراج۔

(۲) جہاں سے سورج زائل ہو جائے۔اور یہ زوال سے مغرب تک کے سایہ کو کہتے ہیں۔(التعریفات۱۲۰)

فئی المولی:

ایلاء کرنے والے کا مدّتِ ایلاء میں زوجہ سے وطی کر کے یا عجز کی صورت میں قول سے خود کو حانث کر دینا۔(قواعدالفقہ ۴۱۸)

الفیض:

لغۃً پانی کا کثیر ہونا یوں کہ اپنے محل سے بہہ پڑے۔ اصطلاحاً فاعل کا وہ فعل کہ جس کو وہ ہمیشہ کرے اور بغیر کسی عوض یا غرض کے کرے۔(قواعدالفقہ ۴۱۸)

❁❁❁❁

﴿......القاف......﴾

(ق ا)

القائم بالذات:

(۱) (عندالمتکلمین) جواپنے تحیز میں غیر کے تحیز کامحتاج نہ ہو۔

(۲) (عندالفلاسفۃ) شے قیام کیلئے محل کی محتاج نہ ہو۔(شرح العقائد ۲۴،۲۵)

القادر:

جوقصداوراختیار کے ساتھ کوئی کام کرے۔(التعریفات ۱۲۱)

القادیانی:

مرزاغلام احمد قادیانی کے ہیں۔اس شخص نے اپنی نبوت کادعوٰی کیااورانبیاءکرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں۔خصوصاحضرت عیسٰی روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ السلام اوران کی والدہ ماجدہ جناب مریم علیہاالسلام کی شان جلیل میں تو ہو بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل دہل جاتے ہیں۔اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' کے متعلق لکھتاہے،براہین احمدیہ خداکاکلام ہے،وغیرہ۔(بہارِشریعت ا،۱۹۰)

القارن:

وہ شخص جوحج وعمرہ کااحرام ایک ساتھ باندھے یعنی حج اورعمرہ کوایک احرام اور ایک سفرمیں جمع کرے۔

القاعدۃ:

(۱) وہ قضیہ کلیہ جواپنے جمیع اجزاءپرمنطبق ہو۔(التعریفات ۱۲۱)

(۲) وہ عورت جو بڑی عمر ہونے کے باعث حیض اور بچے جننے سے رہ جائے۔
(قواعد الفقہ ۴۲۰)

القاضی:

وہ شخص جس کو حاکم کی طرف سے قضاء کی خاطر معین ومقرر کیا گیا ہو۔
(قواعد الفقہ ۴۲۰)

القافیۃ:

(۱) بیت کا آخری حرف اور ایک قول پر بیت کا آخری کلمہ۔(التعریفات ۱۲۱)

(۲) ایسے اصول کا علم ہے جن کے ذریعے ابیات شعری کے اواخر کے احوال مثلاً حرکت وسکون، لزوم وجواز، فصیح وقبیح کو جانا جاتا ہے۔(امجد العلوم ۲،۴۲۷)

القانت:

جو طاعت کو بجالائے اور اس پر دوام اختیار کرے۔(التعریفات ۱۲۱)

القانون:

وہ امر کلی جو اپنے تمام جزئیات پر منطبق ہو کہ جن کے احکام اس سے جانے جاتے ہیں۔(التعریفات ۱۲۱)

القائف:

وہ شخص جو اپنی فراست اور نومولود بچے کے اعضاء کی طرف دیکھنے سے نسب پہچان لیتا ہے۔(التعریفات ۱۲۱)

(ق ب)

القبض:

(فی علم العروض) پانچویں ساکن حرف کو حذف کرنا۔ جیسے "مفاعیلن" کی یا کہ "مفاعلن" باقی بچے اور اسے مقبوض کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۲۱)

القبض والبسط:

یہ دو حالتیں ہیں جب بندہ خوف اور امید سے ترقی کرتا ہے تو اسے حاصل ہوتی ہیں۔ پس عارف کیلئے قبض اس طرح ہے جس طرح ابتدائی درجہ والے (سالک) کیلئے خوف ہوتا ہے اور بسط عارف کیلئے اس طرح ہے، جسے مبتدی کیلئے امید ہوتی ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۱۵۰)

القبلۃ:

شرعاً زمین کا وہ حصہ جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔ زمین کے اس حصے سے ساتویں آسمان تک کا حصہ جو اس کے محازی ہے یہ تمام "قبلہ" ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۲۳)

القبول:

انشاء تصرف کی خاطر ایجاب کے بعد عاقدین میں سے کسی ایک کی طرف سے دوسرا کلام۔ اس کے ذریعے عقد تام ہوتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۲۳)

القبیح:

جو ابھی حال میں ذم کے متعلق ہو اور بعد والے میں عتاب کے متعلق ہو۔ (التعریفات ۱۲۱)

(ق ت)

القتات:

وہ شخص جو قوم کی باتیں سنے جب کہ وہ نہ جانتے ہوں اور پھر چغلی کھائے۔ (التعریفات ۱۲۱)

القتل:

وہ فعل جس کے ذریعے روح کا نکل جانا حاصل ہو۔ (التعریفات ۱۲۱)

القتل العمد:

کسی کو اسلحہ یا اسلحہ کے قائم مقام ہتھیار سے جان بوجھ کر قتل کرنا۔ (التعریفات ۱۲۱)

(ق د)

القدر:

ارادہ ذاتیہ کا اشیاء کے ساتھ ان کے خاص اوقات میں متعلق ہونا ہے۔ تو اعیان کے احوال میں سے ہر حال کا زمانہ معین اور سبب معین کے ساتھ معلق کرنا قدر کا نام ہے۔ اور ممکنات کا ایک کے بعد ایک کی صورت میں قضاء کے مطابق عدم سے وجود کی طرف نکلنا ہے۔ (التعریفات ۱۴۲)

القدرۃ:

وہ صفت ہے کہ جس کے ذریعے زندہ بالارادہ کسی کام کو کرنے یا ترک کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۴۲)

القدرۃ الممکنۃ:

وہ ادنیٰ قوت کہ جس کے ذریعے مامور اس کو ادا کرنے پر قادر ہو جاتا ہے کہ جس کو ادا کرنا لازم ہوا ہے چاہے وہ بدنی ہو یا مالی ہو۔ یہ نوع امر کے حکم میں شرط ہے۔ (التعریفات ۱۴۲)

القدرۃ المیسرۃ:

جو اداء پر آسانی کو واجب کرے۔ یہ قدرت ممکنہ پر قوت میں ایک وجہ زائد ہے۔ یہ قدرت واجبات مالیہ میں شرط ہے بدنیہ میں نہیں۔ (التعریفات ۱۴۲)

القدریۃ:

یہ وہ لوگ ہیں جن کا گمان ہے کہ ہر شخص اپنے فعل کا خود خالق ہے اور یہ کفر اور معاصی کو اللہ کی تقدیر سے نہیں مانتے۔ (التعریفات ۱۴۲)

القدم:

جو علم حق بندے کیلئے سعادت اور شقاوت کے باب سے ہے۔ اگر وہ سعادت

کے ساتھ خاص ہو تو وہ قدم صدق ہے اگر وہ شقاوت کے ساتھ خاص ہو تو قدم جبار ہے۔
(التعریفات ۱۲۲)

القدم الذاتی:

یہ کسی شے کا غیر کی طرف محتاج نہ ہونا ہے۔ (التعریفات ۱۲۲)

القدم الزمانی:

یہ کسی شے کا غیر مسبوق بالعدم (جس پر پہلے عدم طاری نہ ہوا ہو) ہونا ہے۔
(التعریفات ۱۲۳)

القدیم:

(۱) اس کا اطلاق اس موجود پر کیا جاتا ہے جس کا وجود غیر سے نہ ہو۔ یہ قدیم بالذات ہے۔ اور اس پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے کہ جس موجود کا وجود غیر مسبوق بالعدم ہو۔ یہ قدیم بالزمان ہے۔ (التعریفات ۱۲۳)

(۲) قدیم ہو ہے جس کا نہ اول ہو نہ آخر ہو۔ (التعریفات ۱۲۳)

(ق ذ)

القذف:

کسی کو زنا کی تہمت لگانا۔ (بہارِ شریعت ۲، ۳۹۴)

(ق ر)

القُرآن:

(۱) (بالضم) جو رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا، مصاحف میں لکھا گیا ہے اور بغیر شبہ کے نقل تواتر کے طور پر منقول ہے۔ (التعریفات ۱۲۳)

(۲) وہ ہے جو ہماری طرف دو گتوں کے درمیان متواتر طور پر نقل کیا گیا ہے۔ (توضیح ۲۶)

القِرآن:

(بالکسر) حج اور عمرہ کو ایک احرام اور ایک سفر میں جمع کرنا۔ (التعریفات ۱۲۳)

القرء:

لغۃً حیض اور طہر دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اللہ کے فرمان "ثلثة قروء" میں احناف کے نزدیک حیض مراد ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۲۶)

القرحۃ:

گوشت کے اتصال کا پیپ پڑ کر متفرق ہونا۔ (قواعد الفقہ ۴۲۸)

القربۃ:

وہ طاعت جس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۲۷)

القرن:

یہ نجد والوں کی میقات ہے۔ یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔ (بہارِ شریعت ۱، ۱۰۶۷)

القرینۃ:

لغۃً مقارنۃ۔ اصطلاحاً وہ امر جو مطلوب کی طرف اشارہ کرے۔ (التعریفات ۱۲۳)

(ق س)

القسامۃ:

(۱) وہ قسمیں ہیں جو دم (قتل) میں تہمت زدہ لوگوں پر تقسیم ہوتی ہیں۔ (التعریفات ۱۲۳)

(۲) کسی جگہ مقتول پایا جائے اور قاتل کا پتہ نہ ہو اور اولیاء کے مقتول اہل محلہ پر قتل عمد یا قتل خطاء کا دعویٰ کریں اور اہل محلہ انکار کریں تو اس محلہ کے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ نہ ہم نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں اور یہ قسم کھانے والے عاقل، بالغ، آزاد، مرد ہوں۔

القسم:

عرفاً وہ مؤکدہ جملہ جو اس طرف محتاج ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ایک ایسا اسم ملا ہو جو تعظیم پر دلالت کرے۔ (قواعد الفقہ ۴۲۹)

القَسَم:

زوج کا رات گزرنے کی تقسیم میں بیویوں کے مابین برابری کرنا۔(التعریفات ۱۲۳)

قسم الشیئ:

جو کسی شے کے تحت داخل ہو اور اس سے اخص ہو، جیسے اسم کہ یہ کلمہ سے اخص ہے اور اس کے تحت داخل ہے۔(التعریفات ۱۲۳)

القسمۃ:

لغۃً تقسیم کرنا۔شرعاً حقوق میں امتیاز کرنا اور حصوں کو جدا جدا کرنا۔(التعریفات ۱۲۳)

قسیم الشیئ:

جو شے کے ما تحت ہو اور اس کے ساتھ مل کر کسی اور شے کے ما تحت داخل ہو، جیسے اسم کہ یہ فعل کے مقابل ہے اور دونوں دوسری شے یعنی کلمہ کے تحت داخل ہیں۔(التعریفات ۱۲۳)

(ق ص)

القصار المفصل:

سورۃ لم یکن سے آخر تک قصار مفصل کہلاتا ہے۔(بہار شریعت حصہ ۳، ۱، ۵۴۶)

القصاص:

فاعل (جنایت کرنے والے) کے ساتھ ویسا کیا جانا کہ جیسا اس نے کیا ہے۔ (التعریفات ۱۲۴)

القصر:

(۱) لغۃً حبس (روکنا)۔اصطلاحاً شے کو شے کے ساتھ خاص کرنا اور اس میں ان کا حصر کرنا۔اول کو مقصور اور ثانی کو مقصور علیہ کہا جاتا ہے۔

(۲) (فی علم العروض) سبب خفیف کے ساکن کو حذف کر کے اس کے متحرک کو ساکن کرنا۔(التعریفات ۱۲۴)

(۳) (فی الصلوٰۃ) نماز کی قصر کا معنیٰ یہ ہے کہ شرعی رخصت کی بناء پر اس کے بعض ارکان کم کر کے اس کو چھوٹا کر دیا جائے۔المفردات ۴۰۵)(شرح صحیح مسلم ۲،۳۶۱)

(۴) (فی علم التجوید) حرف کو بغیر مد کے اس کی اصلی مقدار جتنا پڑھنا۔علم التجوید ۱۸)

القصر الاضافی:

ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ اس طرح خاص کرنا کہ شے کہ اول شے ثانی کی طرف تجاوز نہ کرے اگر چہ دوسری شے کی طرف تجاوز کرے۔

قصر الافراد:

جب مخاطب یہ اعتقاد رکھے کہ موصوف دوصفتوں میں شریک ہے یا صفت دو موصوفوں میں شریک ہے تو موصوف یا صفت ان میں سے ایک کے ساتھ خاص کر کے سامع کے اعتقاد کو توڑ دینا۔

قصر التعیین:

جب مخاطب یہ اعتقاد رکھے کہ موصوف دوصفتوں میں سے ایک کے ساتھ شریک ہے یا صفت دو موصوفوں میں سے ایک کے ساتھ شریک ہے مگر تعیین نہ جانے تو موصوف یا صفت کو ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ خاص کر دینا۔

القصر الحقیقی:

ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ اس طرح خاص کرنا کہ شے اول شے ثانی سے اس کے غیر کی طرف بالکل تجاوز نہ کرے۔

قصر القلب:

یہ مخاطب یہ اعتقاد رکھے کہ موصوف ایک صفت کے ساتھ خاص ہے جبکہ متکلم کے نزدیک دوسری صفت کے ساتھ خاص ہے تو متکلم اس کے علاوہ دوسری صفت کے ساتھ خاص کر کے مخاطب کے اعتقاد کو پھیر دے۔

القصم:

(فی علم العروض) عصب اور عضب کو جمع کرنا۔ اسے اقصم کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۱۲۴)

(ق ض)

القضاء:

(۱) لغۃً حکم۔ اصطلاحاً اعیان موجودہ ازل سے ابد تک کے جن احوال جاری پر ہیں ان کے متعلق اللہ کے حکم کلی کا نام ہے۔

(۲) (علی الغیر) غیر پر کوئی کام لازم کرنا کہ جو پہلے لازم نہ تھا۔

(۳) (فی الخصومۃ) اس کو ظاہر کرنا جو ثابت ہے۔

(۴) (عند الفقہاء) بالسبب جو واجب ہوا ہے اس کی مثل کو کو سپرد کرنا۔ (التعریفات ۱۲۴)

القضاء بمثل المعقول:

وہ قضاء جس کی مماثلت کا ادراک عقل کے ذریعے ممکن ہو قطع نظر شرع کے۔
(نور الانوار ۳۸)

القضاء بمثل الغیر المعقول:

وہ قضاء جس کی مماثلت کا ادراک شرع سے ممکن ہو اور عقل اس کی کیفیت کے ادراک سے قاصر ہو لیکن عقل اس کی نفی نہ کرے۔ (نور الانوار ۳۸)

القضاء فی معنی الاداء:

وہ قضاء جو حکماً ادا کے مشابہ ہو۔ (نور الانوار ۳۸)

القضاء شبیہ الاداء:

وہ جو کہ حکم استقراء کے سبب صرف مثل معقول سے ہی ادا ہو جیسے نماز، روزہ، کی قضاء۔ (التعریفات ۱۲۴)

قضاء محض:

وہ قضاء جس میں اداء اصلاً نہ پائی جائے نہ حقیقۃً نہ حکماً۔ (نور الانوار ۳۸)

القضیۃ:

وہ قول ہے کہ جس کے قائل کو اس قول میں سچا یا جھوٹا کہنا صحیح ہو۔ (التعریفات ۱۲۵)

القضیۃ الحملیۃ:

وہ قضیہ ہے جو دو مفردوں یا ایک مفرد اور ایک قضیہ کی طرف کھلتا ہو۔

القضیۃ الشرطیۃ:

وہ قضیہ ہے جو دو قضیوں کی طرف کھلتا ہو۔

(ق ط)

قطر الدائرۃ:

وہ خط مستقیم جو دائرہ کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ملا ہوتا ہے اس حیثیت سے کہ اس کا وسط مرکز پر واقع ہو۔ (التعریفات ۱۲۶)

القطع:

(۱) (فی علم العروض) وتد مجموع کے ساکن حرف کو حذف کرنا پھر گاس کے ماقبل متحرک کو ساکن کر دینا جیسے، "فاعلن" سے نون کو ساقط کر کے لام کو ساکن کر دینا کہ باقی "فاعل" بچا۔ اسے مقطوع کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۲۶)

(۲) (عند الحکماء) جسم کا جدا ہونا اس میں دوسرے جسم کے گزرنے سے۔ (التعریفات ۱۲۶)

القطف:

(فی علم العروض) سبب خفیف کو حذف کرنا اس کے ماقبل کو ساکن کر کے جیسے، "مفاعلتن" سے "تن" کو حذف کرنا اور لام کو ساکن کرنا کہ باقی "مفاعل" بچ جائے تو "فعولن" ہو جائے گا۔ اسے مقطوف کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۲۶)

(ق ف)

القفار:

وہ خالی زمین کہ جس میں نہ پانی ہو نہ لوگ ہوں اور نہ گھاس وغیرہ ہو۔

(قواعد الفقہ ۴۳۳)

القفیر:

(من المکاییل) اہل عراق کے نزدیک آٹھ مکاکیک کا ایک پیمانہ۔ (ایک کلوک ڈیڑھ صاع کا ہوتا ہے)

(من الارض) ایک سو چوالیس گز۔ ایک گز ایک ہاتھ بھر کا۔ (المنجد ۸۳۶)

(ق ل)

القلب:

(۱) (عند الاصولیین) معلول کو علت بنانا اور علت کو معلول بنانا۔ وہ معارضہ جس میں مناقضہ بھی ہو۔ (النامی ۲۳۳)

(۲) کلام کے اجزاء میں سے ایک کو دوسرے کی جگہ اور دوسرے کو اس کی جگہ کرنا۔

القلقلة:

(عند القراء) لغۃً جنبش۔ اصطلاحاً حروف کے سکون کے وقت ان کے مخرج میں پیدا ہونے والی جنبش کو قلقلہ کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف قلقلہ کہا جاتا ہے۔ یہ پانچ ہیں۔ ب، ج، د، ط، ق۔ (علم التجوید ۹۴)

القلة:

(گھڑا) وہ قلے امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک پانچ قرب کے ہیں اور ہر قرب پچاس من کا ہوتا ہے اور ایک دو رطل کا ہوتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۳۴)

(ق م)

القمار:

ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب کی کوئی چیز غالب کو دی جائے گی یہ قمار ہے۔(غیبت کی تباہ کاریاں ۱۸۸)

(ق ن)

القن:

وہ غلام جس کی بیع وشراء جائز نہیں ہوتی۔(التعریفات ۱۲۶)

القناعة:

لغۃً قسمت پر راضی ہونا، اہل حقیقت کی اصطلاح میں خواہش کردہ چیزوں کے نہ ہونے کے وقت مطمئن ہونا۔(التعریفات ۱۲۶)

(ق و)

قوارع القرآن:

وہ قرآنی آیات کہ جن کو پڑھنے سے انسان شیطان وانس وجن کے شر سے محفوظ رہتا ہے جیسے معوذتین۔(قواعد الفقہ ۴۳۶)

القواسر:

یہ قاسر کی جمع ہے۔ یہ اس امر کو کہتے ہیں جو جسم سے خارج ہو اور اس میں تاثیر غریب پیدا کرے، جیسے۔ پتھر کو اوپر پھینکنا۔

القوة:

حیوان کا کٹھن افعال پر قادر ہونا۔(التعریفات ۱۲۷)

القوة الباعثة:

قوت باعثہ کا کام یہ ہے کہ جب خیال میں کوئی ایسی صورت منقش ہو جائے جو

مطلوب ہو یا مہروب عنہا ہو، یعنی اس سے بھاگا جائے تو قوت باعثہ فاعلیہ کو اس کی طلب میں یا اس سے جاگنے کیلئے اعضاء متحرک کرنے پر ابھارتی ہے۔ (امجد العلوم ۶۲، ۶۴)

القوة الفاعلة:

قوت فاعلہ کا کام یہ ہے کہ وہ پٹھوں کو اعضاء متحرک کرنے کیلئے تیار رکھتی ہے۔

القوت:

وہ شے جس کو کھایا جائے تاکہ زندگی کی سانسیں جاری رہیں۔

القول:

ہو قضیہ ملفوظہ میں لفظ مرکن ہے یا قضیہ معقولہ میں مفہوم مرکب عقلی ہے۔ (التعریفات ۱۲۷)

القول بموجب العلة:

مستدل کی تعلیل سے جو لازم آتا ہے اسے تسلیم کرنا۔ (النامی ۲۲۷)

قول صوری:

وہ جو کسی نے صراحۃ کہا اور اس سے نقل ہوا۔ (فتاویٰ رضویہ ۱، ۱۲۵)

قول ضروری:

وہ ہے جسے قائل نے صراحۃ اور خاص طور پر نہ کیا ہو، مگر وہ کسی ایسے عموم کے ضمن میں اس کا قائل ہو جس سے ضروری طور پر یہ حکم برآمد ہوتا ہے کہ اگر وہ اس خصوص میں کلام کرتا ہے تو اس کا کلام ایسا ہی ہوتا۔ (ایضاً)

القومة:

(فی الصلوٰۃ) وہ قیام جو نماز میں رکوع اور سجود کے درمیان کیا جاتا ہے۔

(ق ہ)

القہقہة:

وہ ہنسنا جو اتنی آواز سے ہو کہ اس کو ہنسنے والا خود بھی سن لے اور آس پاس والے

بھی سن لیں۔(التعریفات ۱۲۶)

(ق ی)

القیاس:

(۱) لغۃً تقدیر۔عندالاصولیین جب فقہاء نے اصل سے فرع کے حکم کولیا تو انھوں نے اس کا نام قیاس رکھ دیا اس لیے فقہاء نے فرع کا اصل کے ساتھ حکم اور علت میں اندازہ کیا۔(الحسامی ۲۰۲،۲۰۳)

(۲) (فی علم المنطق)وہ قول جو چند ایسے قضایا سے مرکب ہو کہ ان کو تسلیم کر لینے سے ایک اور قضیہ کو ماننا لازم آئے۔(التعریفات ۱۲۸)

القیاس الاستثنائی:

وہ قیاس جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور ہو۔(التعریفات ۱۲۸)

القیاس الاقترانی:

وہ قیاس جس کے مقدمات میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالفعل مذکور نہ ہو۔(التعریفات ۱۲۸)

القیافۃ:

وہ علم ہے جس میں دو شخصوں کے درمیان مشارکت اور نسب وولادت وغیرہ احوال واخلاق میں ان دونوں کے اتحاد پر ان کے اعضاء کی ہیئت کے ذریعے استدلال کرنے کی کیفیت کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔(امجد العلوم ۴۳۶)

القیصر:

یہ روم کا بادشاہ کا لقب ہے۔حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی تھا۔فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ تھا۔مصر قدیم کے بادشاہ کا لقب فرعون تھا۔(قواعد الفقہ ۴۳۸)

القیلولۃ:

وہ نیند جو نصف النہار کے وقت کی جائے۔(قواعد الفقہ ۴۳۸ توضیحا)

القیام للہ:

(عندالصوفیاء) اللہ کی طرف سیر میں اخذ کے وقت فترہ کی اونگھ سے اٹھنا اور غفلت کی نیند سے جاگنا ہے۔ (التعریفات ۱۲۸)

القیمی:

ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں نہ پائی جائے ثمن و قیمت کے لحاظ سے اس میں تفاوت ہو۔ (قواعد الفقہ ۴۳۸)

القیراط:

دینار کا بیسواں حصہ۔ (وزن ۱۲) چاولوں کے ہوتا ہے۔ (نعمۃ الباری ۱،۲۶۰)
(یہ ۰٫۲۱۸۷ گرام کے برابر ہوتا ہے)

القیمۃ:

کسی چیز کے دام جو اس کے معیار کے مطابق ہوں اور ان میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ (بہار شریعت مکتبۃ المدینہ ج ۲ ص ۲۷ بحوالہ ردالمحتار)
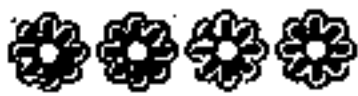
﴿......الکاف......﴾

(ک ا)

الکاملیۃ:

یہ ابو کامل کے اصحاب کا گروہ ہے۔ یہ لوگ معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کرنے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرتے ہیں اور حق کو طلب نہ کرنے کے باعث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے ہیں۔ (التعریفات ۱۲۹)

الکاہن:

وہ شخص جو مستقبل میں ہونے والے واقعات کی خبر دے اور خبر اور غیب کے اسرار پر مطلع ہونے دعویٰ کرے۔ (التعریفات ۱۲۹)

(ک ب)

الکبر:

(۱) نفس کی بلندی و عظمت کے خیال کو کبر کہتے ہیں۔ (منہاج العابدین ۱۳۴)

(۲) انسان خود پسندی کے طور پر صفت کمال میں اپنے آپ کو غیر سے بلند خیال کرے۔

الکبیرۃ:

(۱) جو کہ حرام محض ہو اور اس پر دنیا و آخرت میں عقوبت محضہ مشروع ہو نص قطعی سے۔ (التعریفات ۱۲۹)

(۲) شرک اور کفر اور ہر حرام قطعی کا ارتکاب گناہ کبیرہ ہے اور کسی فرض قطعی کا نہ ادا کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ۲، ۵۱۰)

الکبرٰی:

(عند المناطقہ) نتیجہ کا محمول (اکبر) قیاس کے جس مقدمہ میں پایا جائے اسے کبرٰی کہا جاتا ہے۔

(ک ت)

الکتاب:

اصطلاحاً وہ صحیفہ جو ایسے متعدد مسائل کا جامع ہو جو جنساً متحد ہوں اور نوعاً وصنفاً مختلف ہوں اور وہ صحیفہ ابواب اور فصول پر منقسم ہو۔ (تبیان القرآن ۱،۳۴۱)

الکتاب الحکمی:

جس میں گواہوں کی گواہی جو غائب پر ہے وہ لکھی ہو اور حکم نہ ہوتا کہ جس کی طرف کتاب لکھی گئی ہے وہ قاضی فیصلہ کرے اسے "کتاب القاضی الی القاضی" بھی کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۴۰)

الکتاب المبین:

وہ لوح محفوظ ہے اور یہی اللہ کے اس فرمان میں مراد ہے۔"ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین"۔(التعریفات ۱۲۹)

الکتابۃ:

آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو وہ آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے۔اب غلام مکاتب ہو گیا کل ادا کر دے گا آزاد ہو جائے گا۔

الکتابی:

عرف میں وہ شخص ہے جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین سماوی پر ایمان رکھنے کا دعوٰی کرتا ہے جیسے یہود، نصارٰی۔

الکتم:

کتم نیل کا نام نہیں بلکہ وہ ایک اور پتی ہے کہ رنگ میں سرخی رکھتی ہے شکل میں

برگ زیتون کے مشابہ ہوتی ہے، جیسے لوگ حنا یا نیل سے ملا کر خضاب بناتے ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ ۲۳، ۵۰۲)

(ک ث)

الکثیر:

(من الماء) وہ پانی جو جاری ہو یا جاری کے حکم میں ہو یعنی ہو دردہ ہو۔
(قواعد الفقہ ۴۴۰)

(ک ذ)

کذب الخبر:

خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا۔ (التعریفات ۱۲۹)

(ک ر)

الکر:

ایک پیمانہ جس میں (۱۲) وسق کی گنجائش ہوتی ہے یعنی ساٹھ قفیز کا پیمانہ۔

کراماً کاتبین:

اللہ نے جن بعض فرشتوں کو بندوں کے اعمال لکھنے پر مامور کیا ہے ان کو کراماً کاتبین کہا جاتا ہے۔ (تبیان القرآن ۱۲، ۶۱)

الکرامۃ:

کسی مؤمن صالح شخص کی جانب سے خارق عادت امر کا ظہور ہونا جس کے ساتھ دعویٰ نبوت نہ ملا ہو۔ (التعریفات ۱۲۹)

الکراہۃ التحریمیۃ:

یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے

والا گناہ گار ہوتا ہے اگر چہ اس کا کرنا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔ (بہارِ شریعت ۱، ۲۸۳)

الکراہۃ التنزیہیۃ:

جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (بہارِ شریعت ۱، ۲۸۳)

الکرسف:

روئی یا کپڑے کا ٹکڑا۔ اکثر اس کا اطلاق اس کپڑے وغیرہ پر کیا جاتا ہے جو زمانہ حیض میں عورت استعمال کرتی ہے۔

الکرم:

بسہولت عطا کرنا۔ (التعریفات ۱۲۹)

الکرۃ:

وہ جسم کہ جس کو ایک ایسی سطح احاطہ کرے کہ جس کے وسط میں نقطہ ہو کہ اس نقطہ سے نکلنے والے تمام خطوط اس تک برابر ہوں۔ (التعریفات ۱۲۹)

الکریم:

وہ شخص جو بغیر عوض کے نفع پہنچائے۔ تو کریم وہ ہے جو مناسب امر کا بغیر غرض کے فائدہ پہنچائے۔ (التعریفات ۱۲۹)

(ک س)

الکسب:

وہ فعل جو نفع کے حاصل کرنے یا ضرر کو دفع کرنے والا ہو۔ اللہ کے فعل کو کسب کہنا درست نہیں کیونکہ ہو تو نفع کے حصول یا ضرر کے دفع سے منزہ ہے۔ (التعریفات ۱۲۹)

اللستیج:

صوف کا ایک انگل کی مقدار وہ موٹا دھاگہ کہ جس کو ذمی اپنے وسط میں باندھتے ہیں اور یہ زنا نہیں ہوتا۔ (التعریفات ۱۲۹)

الکسر:

سخت جسم کو قوی دفع (مزاحمت) کے سبب جدا ہونا۔ بغیر اس میں کسی جسم کے داخل ہوئے۔ (التعریفات ۱۲۹)

الکسرۃ:

زیر کو کہتے ہیں جس حرف پر کسرہ ہو اسے مکسور کہا جاتا ہے۔

الکسف:

(فی علم العروض) ساتویں متحرک حرف کو حذف کرنا، جیسے ''مفعولاتُ'' کی تا کو حذف کرنا کہ باقی ''مفعولا'' بچا تو یہ ''مفعولن'' ہو جائے گا اسے مکسوف کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۱۳۰)

الکسوف:

سورج کی کل یا بعض روشنی کا زائل ہو جانا۔
(شرح صحیح مسلم ۲، ۷۱۸) (لسان العرب ۹، ۶۸)

(ک ش)

الکشف:

لغۃً پردہ اٹھانا۔ اصطلاحاً پردے کے پیچھے کے غیبی معانی اور امور حقیقیہ پر وجوداً و شہوداً مطلع ہونا۔ (التعریفات ۱۳۰)

(ک ع)

الکعب:

حج کے باب میں کعب پاؤں کی وہ جگہ ہے جہاں عربی تسمہ باندھا جاتا ہے اس کو چھپانا جائز ہے۔

الکعبۃ:

ہو مقدس بیت اللہ کہ جس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے اور یہ مکہ معظمہ میں ہے۔

الکعبیۃ:

یہ ابو القاسم عبد اللہ بن احمد بن محمود المعروف الکعبی جو کہ معتزلہ بغداد سے تھا اس کے اصحاب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ رب کا فعل بغیر اس کے ارادہ کے واقع ہوتا ہے اور وہ نہ خود کو دیکھتا ہے نہ غیر کو دیکھتا ہے مگر اس معنیٰ میں کہ ہوا سے جانتا ہے۔ (التعریفات ۱۳۰)

(ک ف)

الکف:

(فی علم العروض) ساتویں ساکن حرف کو حذف کرنا جیسے، "مفاعیلن" کا نون حذف کرنا۔ باقی "مفاعیل" بچا۔ اسے مکفوف" کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۳۰)

الکفاءۃ:

کفو کے یہ معنیٰ ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کیلئے باعث ننگ وعار ہو۔ کفاءۃ صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگر چہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ (بہار شریعت ۲/۵۳)

الکفارۃ:

جس کے ذریعے جنایت (گناہ) کو چھپایا جائے۔

الکفاف:

جو بقدر حاجت ہو اور اس سے کچھ فاضل نہ بچے اور وہ سوال سے روک دے۔
(التعریفات ۱۴۰)

الکفالۃ:

شرعاً ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کردے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا خواہ وہ مطالبہ نفس کا ہو یا نہ دین کا یا عین کا۔ (بہارِ شریعت ۲، ۸۳۶)

الکفر:

کفر کا لغوی معنیٰ ہے "کسی شے کو چھپانا"۔ اصطلاح میں کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو بھی کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریات دین کی تصدیق کرتا ہو۔
(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ۴۰)

کفر الانکار:

زبان اور دل دونوں سے انکار کرے اور حق کا نہ اعتقاد رکھے نہ اقرار کرے۔
(قواعد الفقہ ۴۴۵)

کفر الجحود:

دل میں حق کو جانتا ہو مگر زبان سے اقرار نہ کرے جیسے، ابلیس کا کفر۔
(قواعد الفقہ ۴۴۵)

کفر العناد:

حق کا دل سے معترف ہو مگر اپنی زبان سے اقرار نہ کرے نہ ہی ایمان لائے جیسے، جیسے ہرقل کا کفر۔ (قواعد الفقہ ۴۴۵)

کفر النفاق:

زبان سے اقرار کرے مگر دل میں کفر رکھے جیسے مدینہ کے منافقین کا کفر۔

(قواعد الفقہ ۴۴۵)

الکفران:

نعمت کرنے والی کی نعمت کو انکار کے ذریعے چھپانا یا اس عمل کے ذریعے چھپانا جو منعم کی مخالفت میں انکار کی طرح ہو۔

الکفن:

وہ لباس جو مردے کو دفن سے پہلے پہنایا جاتا ہے۔ مرد کیلئے سنت تین کپڑے ہیں۔ لفافہ، ازار، قمیض؟

عورت کیلئے پانچ کپڑے سنت ہیں۔ لفافہ، ازار، قمیض، اوڑھنی، سینہ بند۔

الکفیل:

وہ شخص جو دوسرے کے مطالبہ کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لیتا ہے وہ کفیل کہلاتا ہے۔

(ک ل)

الکل:

لغۃً اس کا نام ہے جس کا لفظ ایک ہو اور معنی جمع ہو۔ اصطلاحاً اس جملہ کا نام ہے جو اجزاء سے مرکب ہو۔ (التعریفات ۱۳۰)

الکلالۃ:

ہو جس کے نہ اولاد ہو نہ والد ہو۔ (نعمۃ الباری ۱، ۶۲۸)

اس کا اطلاق اس قرابت پر بھی کہا جاتا ہے جو والد و ولد کی علاوہ جہت سے ہو۔

الکلام:

جو دو کلموں کو بالاسناد متضمن ہو۔ (التعریفات ۱۳۰)

الکلمۃ:

(۱) وہ لفظ جس کو معنیٰ مفرد کیلئے وضع کیا گیا ہے۔(التعریفات ۱۳۰)

(۲) (عند اہل اللغۃ) ہر وہ جو انسان بولتا ہے چاہے وہ مفرد ہو یا مرکب ہو۔

کلمۃ التقویٰ:

عرفاً ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پر بولا جاتا ہے اسے کلمہ طیبہ بھی کہا جاتا ہے۔

کلمۃ الحضرۃ:

اللہ کے اس قول ''کن'' کی طرف اشارہ ہے تو یہ ارادہ کلیہ کی صورت ہے۔ (التعریفات ۱۳۱)

الکلمات الالہیۃ:

وہ جو حقیقت جوہری سے متعین ہو اور موجود ہو جائے۔(التعریفات ۱۳۱)

الکلی:

(عند المناطقۃ) جس کا نفس تصور شرکت کثیرین سے مانع نہ ہو۔(التعریفات ۱۳۱)

الکلی الاضافی:

ہو ہے جو کسی شے سے اعم ہو۔(التعریفات ۱۳۱)

الکلی الذاتی:

جو اپنی جزئیات کی حقیقت میں داخل ہو۔(التعریفات ۱۳۱)

الکلی العرضی:

جو اپنی جزئیات کی حقیقت میں داخل نہ ہو۔(التعریفات ۱۳۱)

(ک م)

الکم:

وہ عرض جو انقسام لذاتہ کا تقاضا کرتی ہے۔(التعریفات ۱۳۱)

الکمال:

جس کے ساتھ نوع اپنی ذات یا اپنی صفات میں کامل ہو۔(التعریفات ۱۳۱)

الکمال الاول:

یہ ہے کہ جسم اپنی ذات کے لحاظ سے کامل ہو جیسے، انسان کامل کا کمال باعتبار نفس ناطقہ۔

الکمال الثانی:

یہ ہے کہ جسم اپنی صفات کے لحاظ سے کامل ہو جیسے، انسان کا کمال علم کے اعتبار سے۔

(ک ن)

الکنایۃ:

(۱) وہ کلام جس کی مراد استعمال سے پوشیدہ ہو اگر چہ لغت میں اس کا معنیٰ ظاہر ہو۔ (التعریفات ۱۳۱)

(۲) (عند علماء البیان) کسی شے کو لفظاً یا معنیً ایسے غیر صریح لفظ کے ذریعے تعبیر کرنا جو اس پر کسی غرض کیلئے دلالت کرے۔(التعریفات ۱۳۲)

(۳) وہ اسم مبہم جو عدد مبہم یا مبہم بات پر دلالت کرے۔

الکنایۃ فی الطلاق:

کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو۔ طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی ان کا استعمال ہوتا ہے۔(بہارِ شریعت ۲، ۱۲۸)

الکنز:

وہ مال جو زمین میں (دفن کر کے) رکھا گیا ہو۔(التعریفات ۱۳۲)

الکنز الخفی:

وہ ہویت احدیہ جو غیب میں چھپی ہوئی ہے اور غیب سے زیادہ غیب ہے۔
(التعریفات ۱۳۲)

الکنود:

وہ ہویت احدیہ جو غیب میں چھپی ہوئی ہے اور وہ ہے جو مصائب کو گنتی ہے اور عطاؤں کو بھول جاتی ہے۔ (التعریفات ۱۳۲)

الکنیۃ:

وہ نام جو اب یا ام ابن ابنۃ سے شروع ہو۔ (التعریفات ۱۳۲)

(ک و)

الکواکب:

وہ اجسام بسیطہ جو افلاک میں یوں جڑے ہوئے ہیں جیسے، انگوٹھی میں نگینہ جڑا ہوتا ہے۔ اور جو بالذات روشن ہیں سوائے چاند کے (کہ وہ بالذات روشن نہیں) (التعریفات ۱۳۲)

الکوثر:

جنت کے دروازے پر وہ شیریں جام کا حوض کہ جس سے بروز قیامت مؤمنین کو سیراب کیا جائے گا۔

الکوسج:

وہ شخص جس کی داڑھی صرف ٹھوڑی پر ہو رخساروں پر نہ ہو۔

الکون:

مادہ میں صورت کا حاصل ہونا بعد اس کے کہ پہلے وہ اس میں حاصل نہ تھی۔
(التعریفات ۱۳۲)

(ک ی)

الکید:

غیر کو خفیفہ طور پر ضرر دینے کا ارادہ کرنا۔ جب اس کی نسبت مخلوق کی طرف ہو تو معنیٰ ہوتا ہے "براحیلہ کرنا" جب اللہ کی طرف منسوب ہو تو معنیٰ ہوتا ہے "مخلوق کے اعمال کی جزاء دینے کی خفیفہ تدبیر فرمانا۔ (التعریفات ۱۳۲)

الکیف:

شے میں ہو ہیئت قارہ جو قسمت و نسبت لذاتہ کا تقاضانہ کرے۔ (التعریفات ۱۳۲)

الکیلی:

وہ شے جس کو ثمن کے مقابلہ میں ماپ کرلیا دیا جائے۔ (قواعد الفقہ ۴۵۱)

الکیمیاء:

(عند القدماء) وہ علم ہے جس میں اس کا بیان کیا جاتا ہے کہ کس طرح ایک معدنی چیز دوسرے کی طرف بالخصوص سونے کی طرف تبدیل کر سکتے ہیں۔ (قواعد الفقہ ۴۵۱)

کیمیاء السعادۃ:

رذائل سے بچنے اور ان سے پاک ہونے اور فضائل کو حاصل کرنے اور ان سے مزین ہونے کے ذریعے نفس کو مہذب بنانا۔ (التعریفات ۱۳۲)

الکیلۃ:

نصف صاع کو کہا جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۱۰، ۸۱۷)

❁❁❁❁

﴿......اللام......﴾

(ل ا)
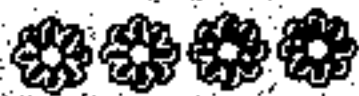
اللاادریة:

وہ لوگ ہیں جو کسی شے کے ثابت ہونے یا نہ ثابت ہونے کے علم ہونے کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم شک میں ہیں، حتیٰ کہ ان کو اپنے اس شک میں بھی شک ہے۔ (التعریفات ۱۳۴)

لا النافیة:

یہ لا فعل میں نفی کے معنیٰ پیدا کرتا ہے البتہ لفظی تبدیلی نہیں کرتا۔

لا الناھیة:

وہ لا ہے کہ جس کے ذریعے ترک فعل کو طلب کیا جاتا ہے۔ اس کی طرف اسناد مجازاً ہے کیونکہ اصل میں تو اس کے واسطے سے روکنے والا متکلم ہے۔ (التعریفات ۱۳۴)

لا لنفی الجنس:

وہ لا جو اسم نکرہ کی جنس کی نفی کرتا ہے۔

اللاحق:

جو مقتدی کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتداء کی مگر بعد اقتداء اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں۔

اللازم:

(۱) جس کا شے سے جدا ہونا ممتنع ہو۔ (التعریفات ۱۳۴)

(۲) (فی علم الصرف والنحو) وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہتا ہے اور اسے مفعول بہ کی حاجت نہیں ہوتی۔

اللازم البین:

وہ لازم جو محتاج دلیل نہ ہو۔

اللازم البین بالمعنی الاخص:

وہ لازم بین جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم آئے۔

اللازم البین بالمعنی الاعم:

وہ لازم بین جس کے لزوم کا جزم تصور ملزوم، تصور لازم اور تصور نسبت سے حاصل ہو۔

اللازم الغیر البین:

ہو لازم جو محتاج دلیل ہو۔

اللازم الغیر البین بالمعنی الاخص:

وہ لازم غیر بین جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم نہ آئے۔

اللازم الغیر البین بالمعنی الاعم:

وہ لازم غیر بین جس کے لزوم کا جزم تصور ملزوم، تصور لازم اور تصور نسبت سے حاصل نہ ہو۔

اللاحق المسبوق:

وہ مقتدی ہے جس کو کچھ رکعتیں شروع میں نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔ (بہار شریعت حصہ ۳، ۱، ۵۸۸)

لازم فائدۃ الخبر:

مخبر کا اپنی حکم کے عالم ہونے کا فائدہ پہنچانا مقصود ہو تو اس کا نام لازم فائدۃ الخبر ہے۔

لازم الماہیۃ:

وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کی ماہیت کے محال ہو۔

لازم الوجود:

وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا باعتبار معروض کے وجود کے محال ہو۔

لام الامر:

وہ لام کہ جس کے ذریعے فعل کو طلب کیا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۳۴)

(ل ب)

اللب:

وہ عقل جو نور قدس سے منور ہو اور وہم و خیالات کی چھال (گندگی) سے صاف ہو۔ (التعریفات ۱۳۴)

لبن الفحل:

عورت کا دودھ جس مرد کی وطی کی وجہ سے اترا ہے۔ اب جس بچے کو یہ عورت دودھ پلائے گی تو وہ مرد اس کا رضاعی باپ ہو گا۔

(ل ح)

اللحد:

وہ کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی سمت میت رکھنے کی جگہ کھودی جائے۔

(ماخوذ بہار شریعت ۱، ۸۴۲)

اللحن:

(فی القرآن والاذان) جس کو بغیر کھینچے پڑھنا ہے اس کو کھینچ کر اور جس کو کھینچ کر پڑھنا ہے اس کو بغیر کھینچے پڑھنا۔ (التعریفات ۱۳۴)

اللحن الجلی:

(عند القراء) یعنی بڑی اور واضح غلطی کرنا یہ چار قسم کی غلطیوں پر مشتمل ہوتا ہے:

(۱) حرف کو حرف سے بدلنا۔ (۲) حرکت کو حرکت سے بدلنا۔ (۳) حرف کو گھٹا

بڑھا دینا۔(۴) ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دینا۔(علم التجوید ۵۹،۶۰)

اللحن الخفی:

(عندالقراء) یعنی معمولی غلطی یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جس صفات عارضہ میں غلطی کی جائے۔جیسے"لا" کو پُر پڑھنا تھا باریک کر دیا۔(علم التجوید ۶۰)

اللحیۃ:

رخساروں اور ٹھوڑی پر اُگے ہوئے بالوں کے مجموعے کو داڑھی کہا جاتا ہے۔
(شرح صحیح مسلم ۹۲۴،۱)(لسان العرب ۲۴۳،۵۱)

(ل ذ)

اللذۃ:

ملائم (موافق ومناسب) کا ملائم ہونے کی حیثیت سے ادراک کرنا۔جیسے ذوق کی حس سے مٹھاس کو چکھنا۔(التعریفات ۱۳۴)

(ل ز)

اللزوم:

ایک حکم کا دوسرے حکم کیلئے تقاضا کرنے والا ہونا اس طرح کہ جب تقاضا کرنے والا حکم پایا جائے تو جس کا تقاضا کیا گیا ہے وہ حکم بھی پایا جائے۔(قواعد الفقہ ۴۵۳)

اللزوم الخارجی:

لازم کا اس طرح ہونا کہ خارج میں مسمیٰ کے تحت سے اس کا تحقق خارج میں لازم اور اس سے انتقال ذہن لازم نہ آئے۔(التعریفات ۱۳۵)

اللزوم الذہنی:

لازم کا اس طرح ہونا کہ ذہن میں مسمیٰ کے تصور سے اس کا ذہن میں تصور لازم آئے تو مسمیٰ کے تصور سے ذہن کا اس کی طرف انتقال متحقق ہوتا ہے جیسے، زوجیت اربعہ کے لیے۔(التعریفات ۱۳۵)

لزوم الوقف:

اس سے عبارت ہے کہ واقف کیلئے رجوع کرنا صحیح نہ ہو اور نہ ہی دوسرے قاضی کیلئے اس کو باطل کر صحیح ہو۔ (التعریفات ۱۳۵)

اللزومية:

ہو قضیہ شرطیہ متصلہ جس میں مقدم وتالی کے درمیان علت یا تضایف کا علاقہ پایا جائے۔

(ل ط)

اللطيفة:

ہر وہ معنیٰ دقیق کا اشارہ کہ جو فہم (سمجھ) کیلئے اشارہ کرے اور اس کی عبارت وسعت نہ رکھے۔ جیسے ذائقوں کی علامات۔ (التعریفات ۱۳۵)

(ل ع)

اللعان:

(۱) قسموں کے ساتھ مؤکدہ شہادتیں جو لعن (لعنت) کو ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ زوج کے حق میں حد قذف کے قائم مقام ہوتی ہیں اور عورت کے حق میں حد زنا کے قائم مقام ہوتی ہیں۔ (التعریفات ۱۳۵)

(۲) مرد نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس طرح پر کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حد قذف اس پر لگائی جاتی یعنی عورت عاقلہ، بالغہ، حرہ، مسلمہ، عفیفہ ہو تو لعان کیا جائے گا۔ (بہارِ شریعت ۲، ۲۲۰)

اللعب:

وہ بچوں کا فعل جو بغیر فائدہ کے صرف اپنے پیچھے تھکن لائے۔ (التعریفات ۱۳۵)

اللعن:

(من اللہ) بندے کو اپنے غضب کے باعث دور کرنا۔ (من الانسان) اللہ کے غضب کی دعا کرنا۔ (التعریفات ۱۳۵)

اللغۃ:

جس کے ذریعے ہر قوم اپنی اغراض تعبیر کرتی ہے۔(التعریفات ۱۳۵)

اللغز:

یہ معمی کی مثل ہے مگر یہ سوال کے طریقہ پر آتی ہے۔(التعریفات ۱۳۵)

اللغو:

(۱) وہ کلام کہ حکم کے ثبوت کے حق میں اس کا کوئی معنیٰ نہ ہو۔(التعریفات ۱۳۵)

(۲) (من الیمین) کسی ایسی شے کی قسم کھانا کہ قسم کھانے والے کے نزدیک سچی ہے مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے۔

(ل ف)

اللفافۃ:

کفن کی چادر۔اس کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

اللفظ:

جس کا انسان یا جو انسان کے حکم میں ہے وہ تلفظ کرتا ہے چاہے وہ مہمل ہو یا مستعمل ہو۔(التعریفات ۱۳۵)

اللف والنشر:

دو چیزوں کو لایا جائے پھر ان دونوں کی تفسیر کے ساتھ اکٹھا جملہ لایا جائے اس صورت میں کہ سامع ان دونوں تفسیروں میں سے ہر ایک کو اسی کی طرف لوٹا دے جس کی وہ تفسیر ہے۔(التعریفات ۱۳۵)

اللفیف المفروق:

وہ کلمہ جس کا "فا" اور "لام" کلمہ حرف علت ہو۔(التعریفات ۱۳۶)

اللفیف المقرون:

وہ کلمہ جا کا "فا" اور "عین" یا عین اور لام کلمہ حرف علت ہو جیسے، قوی۔

(ل ق)

اللقب:

جس سے انسان اپنے عَلَم (اسم) کے بعد پکارا جاتا ہے ایسے لفظ سے جو مدح یا مذمت پر دلالت کرے اس معنیٰ کی وجہ سے جو اس میں ہے۔ (التعریفات ۱۳۶)

اللقطۃ:

(۱) اس مال کو کہتے ہیں کہ جو پڑا ہوا مل جائے۔ (بہارِ شریعت ۲، ۴۷۳)

(۲) وہ مال جو زمین پر پڑا ہوا پایا جائے اور اس کے مالک کا پتہ نہ ہو۔ (التعریفات ۱۳۶)

اللقیط:

عرف شرع میں لقیط اس بچہ کو کہتے ہیں جس کو اس کے گھر والے نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔ (بہارِ شریعت ۲، ۴۶۷)

(ل م)

اللمس:

وہ قوت ہے جو پورے بدن میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے ذریعے کے ساتھ مس اور اتصال کرنے کے وقت حرارت، برودت، رطوبت، یبوست وغیرہ کا ادراک کیا جاتا ہے۔ (شرح العقائد ۱۴،) (التعریفات ۱۳۶)

اللمی:

وہ استدلال جو مسبب و معلول کے وجود سے سبب و علت پر کیا جائے۔

(ل و)

اللواطۃ:

دبر (پچھلے مقام) میں دخول (وطی) کرنا۔ یہ نقلاً وعقلاً قبیح وحرام ہے۔
(قواعد الفقہ ۴۵۶)

اللوح:

وہ کتاب مبیں اور نفس کلیہ ہے۔ (التعریفات ۱۳۶)

(ل ہ)

اللھاۃ:

منہ کے بالائی حصہ میں حلق پر لٹکا ہوا گوشت کا ٹکڑا جس کو حلق کا کوا کہا جاتا ہے۔
(قواعد الفقہ ۴۵۶)

اللہجۃ:

انسان کی وہ زبان جس پر اس کو پیدا کیا گیا ہے اور جس کا وہ عادی ہے۔
(قواعد الفقہ ۴۵۶)

اللھو:

ہر وہ شے جس سے انسان لذت حاصل کرتا ہے تو وہ اسے غافل کر دیتی ہے۔ پھر ختم ہو جاتی ہے؟ (التعریفات ۱۳۶)

(ل ی)

لیلۃ القدر:

جس رات خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور یہ رات ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ روایات کے مطابق یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک ہے۔ اکثر کے قول کے مطابق یہ ستائیس رمضان کی رات ہے۔

الميم

(م ا)

الماء المستعمل:

ہر وہ پانی جس سے حدث کو زائل کیا گیا ہو یا جس کو تقریب کی نیت سے بدن پر استعمال کیا گیا ہو۔ (التعریفات ۱۳۸)

الماء المطلق:

وہ پانی جو اپنی اصل خلقت پر باقی ہو اور اس میں نجاست نہ ملی ہو اور نہ اس پر کوئی پاک شے غالب آئی ہو۔ (التعریفات ۱۳۸)

الماء النجس:

وہ پانی جس میں کوئی نجاست پڑ گئی ہو اس حال میں کہ پانی قلیل ہو اور ٹھہرا ہوا ہو۔ (قواعد الفقہ ۷۵م)

الماجن:

وہ فاسق ہے اور وہ شخص ہے کہ جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کیا کہتا ہے اور کیا کرتا ہے اور اس کے افعال فاسقوں کے افعال کی طرح ہوتے ہیں۔ (التعریفات ۱۳۷)

مادۃ الشیئ:

وہ جس کے ساتھ شے بالقوۃ حاصل ہوتی ہے۔ (التعریفات ۱۳۷)

مادۃ القضیۃ:

وہ کیفیت نفس الامری جس کے ساتھ موضوع و محمول کے درمیان پائی جانے والی

نسبت نفس لامر میں متکیف ہوتی ہے۔

الماذون:

وہ غلام جسے آقا نے تجارت کرنے کی عام اجازت دیدی ہو۔

الماضی:

(۱) جس زمانے میں تو ہے اس کے پچھلے زمانے کے حدث کے اقتران پر جو دلالت کرتا ہے۔(التعریفات ۱۳۷)

(۲) وہ زمانہ جو اس زمانے سے پہلے ہے جس میں تو ہے۔(مختصر المعانی ۱۳۷)

(۳) وہ فعل ہے جو زمانہ ماضی میں کسی فعل کے وقوع پر دلالت کرے۔

المال:

جس کو جمع کیا جاتا ہو اور خرچ کیا جاتا ہو اور اس کی طرف انسانی طبیعت مائل ہوتی ہو اور اسے حاجت کے وقت کیلئے ذخیرہ کرنا ممکن ہو۔ بحر میں ہے برابر ہے کہ وہ منقولی ہو یا غیر منقولی۔(قواعد الفقہ ۴۵۸)

المال المتقوم:

وہ مال جس سے نفع اٹھانا شرعاً جائز ہو اور اس کو جمع بھی کیا جاسکتا ہو۔

المال النامی:

وہ مال جو بڑھنے والا ہو خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً۔(یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے)

ماتریدیہ:

اہلسنت کا وہ گروہ جو فروعی عقائد میں امام علم الہدیٰ حضرت ابو منصور ماتریدی کا پیروکار ہے۔(ماخوذ بہار شریعت حصہ اول ۱۰۹،۱۷)

المانع:

جو سبب کے وجود کے وقت حکم کے انعدام کو واجب کرے۔(قواعد الفقہ ۴۵۹)

المانع من الارث:

جو سبب (وراثت) پائے جانے کے باوجود حکم کے نہ ہونے کو واجب کرے اس کا نام ہے۔(التعریفات ۱۳۷)

الماہیۃ:

اس کا غالباً اطلاق امر عقلی پر کیا جاتا ہے جیسے انسان سے متعقل یہ ہے کہ وہ حیوان ناطق ہے قطع نظر کرتے ہوئے اس کے وجود خارجی سے۔

امر متعقل اس حیثیت سے کہ وہ ''مَاھُوَ'' کے جواب میں بولا جائے تو وہ ماہیت ہے۔(التعریفات ۱۳۷)

الماہیۃ الاعتباریۃ:

وہ ہے کہ جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا مگر اعتبار کرنے والے کی عقل میں کہ جب تک ہو معتبر ہے اور یہ وہی ہے کہ جس کے ذریعے ''مَاھُوَ'' کے ذریعے کیے گئے سوال کا جواب دیا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۳۷)

الماہیۃ الجنسیۃ:

وہ ہے کہ جو اپنے افراد میں برابری پر نہیں ہوتی۔ کہ حیوان انسان میں ناطق کے ساتھ ملے ہونے کا تقاضا کرتا ہے اور اس انسان کے علاوہ میں یہ تقاضا نہیں کرتا۔
(التعریفات ۱۳۷)

الماہیۃ النوعیۃ:

وہ ہے کہ جو افراد میں برابری پر ہوتی ہے کہ ماہیت نوعیہ اپنے افراد سے وہی تقاضا کرتی ہے کہ جو وہ دوسرے سے تقاضا کرتی ہے۔ جیسے انسان کہ زید میں وہی تقاضا کرتا ہے کہ جو وہ عمرو میں تقاضا کرتا ہے۔ بخلاف ماہیت جنسیہ کے۔(التعریفات ۱۳۷)

المؤجل:

جس کیلئے کوئی مدت مقرر کی گئی ہو یعنی میعادی۔ جیسے دین کیلئے ایک سال کی مدت مقرر کر دی تو یہ دین مؤجل ہے۔

المؤلفۃ قلوبہم:

جولوگ کفر چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے ان کی خوشی اور پختگی کی خاطر انھیں جو کچھ دیا جاتا ہے۔اب یہ حکم منسوخ ہے۔

المؤمن:

وہ شخص جو اللہ،اس کے رسول ﷺ اور جو وہ لائے ہیں اس کی تصدیق کرتا ہے۔

(التعریفات ۱۶۳)

المؤنث الحقیقی:

جس کے مقابلہ میں نر جاندار پایا جائے جیسے عورت،اونٹنی۔(التعریفات ۱۶۳)

المؤنث الغیر الحقیقی:

وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں نر جاندار نہ پایا جائے بلکہ یہ وضع اور اصطلاح کے متعلق ہو جیسے ظلمۃ،ارض۔(التعریفات ۱۶۳)

المؤنث اللفظی:

جس میں تانیث کی کوئی علامت موجود ہو چاہے لفظاً ہو جیسے،ضاربۃ،یا تقدیراً ہو جیسے ارض۔(التعریفات ۱۶۳)

المؤول:

جس کی بعض وجوہ غالب رائے کے ذریعے مشترک سے ترجیح پا جائیں۔

(الحسامی ۱۴)(التعریفات ۱۶۳)

المؤونۃ:

جس نفقہ کو انسان اپنے اوپر،اپنے اہل اور اپنے بچوں کے اوپر خرچ کرتا ہے اس نفقہ کے بوجھ کے متحمل ہونے کا نام ہے۔(التعریفات ۱۶۳)

(م ب)

المباح:

وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔ (بہارِ شریعت ۱،۲۸۳)

المبادی:

وہ ہیں کہ جن پر علم کے مسائل موقوف ہوں۔ (التعریفات ۱۳۸)

المبارأۃ:

یہ ہمزہ کے ساتھ ہے۔ اور یہ ہے کہ زوج اپنی بیوی سے کہے کہ میں تیرے نکاح سے اتنے کے بدلے بری ہوں اور وہ زوجہ اس کو قبول کرلے۔ (التعریفات ۱۳۸)

المباشرۃ:

کسی دوسرے کے فعل کے واسطے کے بغیر حرکت ہونا جیسے، ہاتھ کی حرکت۔ (التعریفات ۱۳۸)

المباشرۃ الفاحشۃ:

مرد کا برہنہ بدن عورت کے برہنہ بدن سے مس ہو، آلہ کا انتشار ہو اور دونوں شرمگاہیں مل جائیں۔ (التعریفات ۱۳۸)

المباضعۃ:

دوسرے کو اس شرط پر مال دینا کہ نفع اس کا ہوگا۔

المبالغۃ:

(۱) کسی کام میں بھرپور کوشش کرنا اور کمی نہ کرنا۔

(۲) جب فاعل کے مصدری معنیٰ میں زیادتی پائی جائے تو اسے مبالغہ کہتے ہیں۔

المباہلۃ:

دو فریق جمع ہو کر اپنا اپنا دعوی بیان کریں اور ہر فریق دعا کرے کہ ان دونوں میں جو جھوٹا ہو اس پر لعنتِ الٰہی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ۱۲،۱۶۹)

المبتداء:

وہ اسم جو مسند الیہ ہو عوامل لفظیہ سے خالی ہو، یا وہ صفت جو ہمزہ استفہام کے بعد واقع ہو یا حرف نفی کے بعد واقع ہو اور ظاہر کو رفع دینے والی ہو جیسے، زید قائم، أقائم الزیدان، ماقائم الزیدان۔ (التعریفات ۱۳۸)

المبحث:

وہ ہے کہ جس میں مناظرہ نفی یا اثبات کے ذریعے توجہ کرتا ہے۔ (التعریفات ۱۳۸)

المبتدع:

وہ شخص جو اس کے خلاف اعتقاد رکھتا ہو کہ جو رسول اللہ ﷺ سے معروف ہے شبہ کی بناء پر نہ کہ اعتقاد کی بناء پر۔ (قواعد الفقہ ۴۶۱)

المبدعات:

جو مسبوق بالمادہ اور مسبوق بالمدۃ نہ ہوں۔ مادہ سے مراد یا تو جسم ہے یا اس کی حد ہے یا اس کا جزء ہے۔ (التعریفات ۱۳۸)

المبرسم:

وہ شخص جسے برسام کی بیماری ہو۔ یہ ایک تکلیف ہے جو دماغ میں ہوتی ہے اور اس سے انسان کی عقل زائل ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات موت ہو جاتی ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۶۱)

المبطون:

اطباء کے نزدیک مبطون وہ شخص ہے کہ جس کو معدہ کی کمزوری کے باعث ایک ماہ تک اسہال کا مرض رہے۔ (قواعد الفقہ ۴۶۱)

المبنی:

جس کی حرکت اور سکون عامل کی وجہ سے نہ ہو۔ (التعریفات ۱۳۸)

المبنی اللازم:

وہ جو حرف کے معنیٰ کو متضمن ہوتا ہے جسے این، متی، کیف۔ اور حرف کے مشابہ

ہوتا ہے جیسے، الذی، التی وغیرہ۔ (التعریفات ۱۴۸)

المبیع:

عقد میں جو چیز معین ہوتی ہے کہ جس کو دینا کہا اس کا دینا واجب ہے۔ اس کو مبیع کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ۲، ۶۲۴)

(م ت)

المتابعۃ التامۃ:

(عند المحدثین) کسی حدیث کی روایت کرنے میں راوی کے ساتھ دوسرا راوی بھی شریک ہو جائے اور اس کے شیخ سے روایت کرے۔ (نعمۃ الباری ۱، ۱۴۲)

المتابعۃ القاصرۃ:

(عند المحدثین) کسی حدیث کی روایت کرنے میں راوی کے ساتھ دوسرا راوی بھی شریک ہو جائے اور اس کے شیخ الشیخ سے روایت کرے۔ (نعمۃ الباری ۱، ۱۴۲)

المتبایعان:

وہ دو شخص جو باہم بیع کریں یعنی بائع (بیچنے والا) اور مشتری (خریدنے والا)۔ ان کو عاقدین بھی کہا جاتا ہے۔

المتباین:

جس کا لفظ اور معنی دوسرے کے مخالف ہو، جیسے انسان اور فرس۔ (التعریفات ۱۴۸)

المتحجر:

وہ شخص جسے امام نے غیر آباد زمین آباد کرنے کی اجازت دیدی اور اس نے اس زمین کے اردگرد پتھر وغیرہ رکھ دیئے تاکہ کوئی دوسرا اس میں داخل اندازی نہ کر سکے اور اس بات پر علامت ہو جائے کہ یہ شخص اس کو آباد کرے گا۔ (قواعد الفقہ ۴۶۳)

المتحرک:

(۱) وہ حرف جس پر زبر، زیر یا پیش ہو۔ (علم التجوید ۱۶)

(۲) وہ جسم یا وجود جس کا کون (ہونا) اس لمحے جس حیز میں ہے سابقہ لمحے اس حیز میں نہ تھا بلکہ دوسرے حیز میں تھا۔ (شرح العقائد ۲۹)

المترادف:

جس کا معنیٰ ایک ہو اور اس کے الفاظ کثیر ہوں یہ مشترک کی ضد ہے جیسے، لیث، اسد۔ (التعریفات ۱۳۸)

المتردیۃ:

وہ جانور جو کنویں میں یا پہاڑ سے گر کر مرا ہو۔

(بہارِ شریعت بحوالہ ردالمحتار ۳، ۳۴ مکتبۃ المدینۃ)

المتروک:

(عندالمحدثین) جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب ہو۔

(تذکرۃ المحدثین ۳۴)

المتشابہ:

جو نفس لفظ سے ہی خفی ہو اور اس کی مراد معلوم ہونے کی اصلاً امید نہ ہو جیسے، سورتوں کی ابتداء میں مقطعات۔ (التعریفات ۱۳۸)

المتصرفۃ:

وہ قوت ہے جس کا محل تجویف اوسط کا مقدم ہے۔ اس کا کام صورتوں اور معانی میں ترکیب و تفصیل کے ساتھ تصرف کرنا ہے یہ بعض صورتوں کو بعض کے ساتھ ترکیب کا تصرف کرتی ہے۔ (التعریفات ۱۳۹)

المتصل:

(عندالمحدثین) جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

(تذکرۃ المحدثین ۳۳)

المتعۃ:

وہ عقد جس میں مدت اور معاوضہ کا یقین ہو اس کو متعہ کہتے ہیں خواہ مدت معلوم ہو یا مجہول۔ (شرح صحیح مسلم ۳، ۸۳۷)(المحلی ۷، ۱۳۷)

متعۃ المرأۃ:

طلاق والی عورت کو طلاق دینے والے کی طرف سے جو کپڑے (قمیص، ازار، ملحفہ) مہر کے علاوہ دیئے جاتے ہیں۔ (قواعد الفقہ ۴۶۲)

المتعدی:

(۱) جس کا سمجھنا اس کے بغیر تام نہ ہو کہ جس پر یہ واقع ہوا ہے۔ (التعریفات ۱۳۹)

(۲) وہ فعل ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہتا ہے۔

المتقابلان:

وہ دو کہ جو ایک جہت سے ایک شے میں جمع نہیں ہوتے۔ (التعریفات ۱۳۹)

المتقابلان بالایجاب والسلب:

وہ دو امر کہ ان میں سے ایک دوسرے کا مطلقاً عدم ہوتا ہے جیسے، فرسیت اور لافرسیت۔ (التعریفات ۱۳۹)

المتقابلان بالعدم والملکۃ:

وہ دو امر کہ ان میں سے ایک وجودی اور دوسرا عدمی ہوتا ہے اور یہ وجودی مطلقاً نہیں ہوتا بلکہ اس موضع سے ہوتا ہے کہ جو اس کو قبول کرے۔ جیسے، بصر، عمی اور علم، جہل، کہ عمی عدم بصر ہے اس سے کہ جس کی شان بصر ہے اور جہل عدم علم ہے اس سے جس کی شان علم ہے۔ (التعریفات ۱۳۹)

المتقدم بالرتبۃ:

وہ ہے کہ جو اپنے غیر کی نسبت اس محدود کی طرف زیادہ قریب ہو کہ جو دونوں کا مبدأ ہے اور اس کا رتبہ متقدم ہی زیادہ قریب ہونا ہے۔ (التعریفات ۱۳۹)

المتقدم بالزمان:

وہ ہے کہ جس کیلئے تقدیم زمانی ہو، جیسے حضرت نوح علیہ السلام کا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر مقدم ہونا۔ (التعریفات ۱۴۰)

المتقدم بالشرف:

وہ ہے کہ جو غیر پر شرف کے باعث راجح ہو اور اس کا شرف کے سبب تقدم اس کا اس طرح ہونا ہے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر مقدم ہونا۔ (التعریفات ۱۴۰)

المتقدم بالطبع:

وہ شے ہے کہ دوسری شے کا پایا جانا ممکن نہ ہو کہ جب تک وہ موجود نہ ہو۔ اور کبھی یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ شے (متقدم بالطبع) پائی جائے مگر دوسری شے نہ پائی جائے جیسے واحد کا اثنین پر تقدم۔ (التعریفات ۱۴۰)

اس تعریف پر یہ قید زائد کرنا مناسب ہے کہ "متقدم بالطبع دوسرے میں غیر موثر ہو۔" تاکہ متقدم بالعلیہ نکل جائے۔

المتقدم بالعلیہ:

وہ علت فاعلیہ ہے کہ جو اپنے معلول کی طرف نسبت کرتے ہوئے موجبہ ہو۔ اس کا تقدم بالعلیہ اس کا علت فاعلیہ ہونا ہے۔ جیسے حرکت ید، کہ یہ قلم کی حرکت سے بالعلیہ مقدم ہے اگرچہ دونوں حرکتیں زمانے کے اعتبار سے اکھٹی ہیں۔ (التعریفات ۱۴۰)

المتقی:

وہ شخص جو درستگی (پابندی) کے ساتھ نماز ادا کرتا ہو اور زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور مومن ہو۔ (التعریفات ۱۴۰)

المتلاحمۃ:

وہ زخم جس میں سر کا گوشت بھی پھٹ جائے۔ (بہار شریعت ۲، ۸۴۲)

المتمتع:

وہ شخص جو حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کرے صرف چار پھیرے کرے پھر حج کا احرام باندھے۔

المتواتر:

(۱) وہ خبر جس کا ثبوت ایسی قوم کی زبانوں سے ہو کہ جس قوم کا کثرت کے باعث جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو یا ان کی عدالت کے باعث محال ہو۔(التعریفات ۱۴۰)

(۲) (عند المحدثین) جو حدیث ہر دور میں اتنے کثیر طرف سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عادتاً محال ہو۔(تذکرۃ المحدثین ۵۴)

المتواترات:

وہ قضایا جن میں تصدیق ایسی جماعت کی خبر دینے سے حاصل ہو جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو۔

المتواطی:

وہ کلی ہے کہ جس کے معنیٰ اور صدق کا حصول اس کے افراد ذہنیہ اور خارجیہ پر برابر ہو۔(التعریفات ۱۴۰)

المتولی:

وہ شخص جو وقف کے معاملات کو سنبھالے اور ان کی تدبیر کرے۔(قواعد الفقہ ۴۶۴)

المتی:

وہ حالت ہے جو کسی شے کو اس کے زمانے میں حاصل ہونے کے سبب عارض ہوتی ہے۔(التعریفات ۱۴۰)

(م ث)

المثال:

(۱) وہ کہ جس کا فا کلمہ حرف علت ہو جیسے، وعد، یسر۔

(۲) وہ جس کو اس کے اشارہ کی تمامیت کے ساتھ قاعدہ کی وضاحت کرنے کیلئے ذکر کیا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۴۰)

المثقال:

مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ ۱، ۵۷۷) (۴.۵ ماشے یا ۴.۳۷۴ گرام کا ہوتا ہے۔

یہ ایک وزن ہے جو تقریباً بیس (۲۰) قیراط کا ہوتا ہے۔یعنی جدید حساب کے مطابق تقریباً ۵.۶۹ گرام کا ہوتا ہے۔

المثلث:

انگور کا وہ شیرہ جس کو جوش آنے سے قبل پکالیا جاتا ہے حتیٰ کہ دو ثلث ختم ہو جاتا ہے۔(التعریفات ۱۴۱)

المثلی:

ہر وہ شے جس کی مثل بازار میں پائی جائے اس طرح کہ عام طور پر اس میں ثمن کے لحاظ سے تفاوت نہ سمجھا جاتا ہو۔

الثمن:

وہ شے جس کو ثمن کے عوض بیچا جائے۔(قواعد الفقہ ۲۶۵)

المثنیٰ:

وہ کلمہ جس کے آخر میں الف یا یا ماقبل مفتوح ہوں اور نون مکسورہ لاحق ہو۔ (التعریفات ۱۴۱)

(م ج)

المجادلۃ:

(عند اہل المناظرۃ) متخاصمین کا کسی نسبت میں نظر کرنا درستگی کے اظہار کیلئے بلکہ خصم پر الزام کیلئے۔(مناظرہ رشیدیہ توضیحا ۱۲)

المجاز:

وہ اسم جس سے وہ مراد لیا جائے جس کیلئے یہ وضع نہیں ہوا دونوں کے درمیان کسی مناسبت کی وجہ سے۔ (التعریفات ۱۴۱)

المجاز العقلی:

فعل یا معنیٰ فعل کی اسناد معنیٰ موضوع لہٗ کے علاوہ ایسی چیز کی طرف ہو کہ جس کا موضوع لہٗ سے تعلق ہو ایسے قرینہ کے ساتھ جو اس کی اسناد سے متعلق ہو۔ (التعریفات ۱۴۱)

المجاز المرسل:

وہ مجاز جس کے معنیٰ حقیقی اور معنیٰ مجازی کے درمیان علاقہ مشابہت کے علاوہ کوئی اور ہو جیسے کلیت، جزئیت، سببیت، مسببیت۔

المجانسۃ:

جنس میں اتحاد ہونا۔ (التعریفات ۱۴۲)

المجاہدۃ:

لغۃً جنگ کرنا شرعاً برائی کا حکم دینے والے نفس سے جنگ کرنا تاکہ اس کو اس مشقت کا متحمل بنایا جائے جو شرع کو مطلوب ہو۔ (التعریفات ۱۴۲)

المجبوب:

وہ شخص کہ جس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو۔ بعض نے کہا کہ آلہ تو نہ ہو مگر خصیے موجود ہوں۔

المجتہد:

(۱) وہ شخص ہے جسے کتاب کے علم پر عبور حاصل ہو اور وجود معانی پر بھی عبور ہو۔ اور سنت کے طریق، متون اور معانی پر بھی عبور حاصل ہو اور قیاس میں ماہر ہو، عرف ناس کو بھی جانتا ہو۔ (التعریفات ۱۴۲)

(۲) (عند الشافعی) وہ ہے جو کسی شرعی مسئلہ میں جدوجہد سے اپنی ذاتی رائے قائم کرے۔ (شرح صحیح مسلم ۳، ۹۱۳) (الرسالہ ۱۲۷)

المجتہد فیہ:

(۱) وہ مسئلہ جو ایسی دلیل پر مبنی ہو کہ جو شرعاً معتبر ہو لیکن نص یا اجماع نہ ہونے کی وجہ سے کسی مجتہد کا اس میں اختلاف کرنا روا ہو۔

(۲) وہ مسئلہ جس میں نص نہ ہونے کی وجہ سے ائمہ کا اختلاف ہو اور اس پر اجماع منعقد نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۴۶۶)

المجذوب:

اس خاص بندے کو کہتے ہیں جس کو اللہ عزوجل منتخب فرمالیتا ہے اور اس کو اپنے محبوبین کے راستہ پر چلاتا ہے اور اس کو اپنے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور اس کو دارین سے کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔ (تبیان القرآن ۱۰،۵۶۳)

المجربات:

جن کے متعلق پختہ حکم لگانے میں عقل یکے بعد دیگرے مشاہدہ کے تکرار کی طرف محتاج ہوتی ہے۔ (التعریفات ۱۴۲)

المجرد:

(فی اصطلاح اہل الحکمۃ) جو نہ جوہر کیلئے محل ہو نہ دوسرے جوہر میں حال ہو اور نہ ان دونوں سے مرکب ہو۔ (التعریفات ۱۴۲)

المجزرۃ:

وہ مقام جہاں سے اونٹ کو نحر کیا جاتا ہے اور گائے بکری کو ذبح کیا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۶۷)

المجرورات:

وہ اسم ہے کہ جو مضاف الیہ کی علامت پر مشتمل ہو۔ (التعریفات ۱۴۲)

المجلۃ:

وہ صحیفہ کہ جس میں حکم ہو۔ (التعریفات ۱۴۲)

المجمل:
جس کی مراد پوشیدہ ہو اس طرح کہ نفس لفظ سے نہ جانی جائے ہاں اجمال کرنے والے کے بیان سے ظاہر ہو سکے۔ (التعریفات ۱۴۲)

المجموع:
جو حروف مفردہ کے ذریعے کئی مقصودہ آحاد (افراد) پر دلالت کرے۔
(التعریفات ۱۴۲، ۱۴۳)

المجنون:
وہ شخص جس کے کلام اور افعال میں سیدھا پن نہ ہو۔ (التعریفات ۱۴۳)

المجوسیۃ:
وہ کفار کا گروہ جو آگ کی پرستش کرتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ جو گروہ سورج اور چاند کی عبادت کرتا ہے۔

المجہول:
وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو اور اس میں فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو۔

مجہول النسب:
(۱) شرعاً وہ شخص ہے جس کا نسب اس شہر میں نامعلوم ہو جس میں وہ رہتا ہے۔
(۲) وہ شخص ہے کہ جہاں پیدا ہوا ہے وہاں نسب معلوم نہ ہو۔ (قواعد الفقہ ۴۶۸)

المجہولیۃ:
ان کا مذہب خازمیہ کے مذہب کی طرح ہے، مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی معرفت اس کے بعض اسماء سے کافی ہے تو جو شخص اس طرح جانتا ہے وہ اللہ کی معرفت رکھنے والا مومن ہے۔ (التعریفات ۱۴۳)

(م ح)

المحادثۃ:

(عندالصوفیاء) عارفین کوحق کا عالم ملک وشہادۃ سے خطاب فرمانا جیسے شجر نے موسیٰ علیہ السلام کوندا فرمانا۔ (التعریفات ۱۴۳)

المحاذاۃ:

دو چیزوں کا مکانوں میں اس طرح ہونا کہ دونوں جہت میں مختلف نہ ہوں۔
(قواعدالفقہ ۴۶۹)

المحاضرۃ:

(عندالصوفیاء) دل کی حضوری کا نام ہے یہ حضوری کبھی متواتر برہان کے ذریعے ہوتی ہے اور ابھی بندہ پردے کے پیچھے ہوتا ہے اگرچہ وہ سلطان ذکر کے غلبہ کی وجہ سے حاضر کیوں نہ ہو۔ (رسالہ قشیریہ ۱۷۶)

المحاقلۃ:

کھیت کی فصل کی اسی جنس کے خشک اناج کے عوض پیمانوں سے بیع کرنا
(شرح صحیح مسلم ۴،۲۱۴)

المحال:

جس کا خارج میں پایا جانا ممتنع ہو جیسے حرکت اور سکون کا یا کل جزء میں جمع ہونا۔
(التعریفات ۱۴۳)

المحال العادی:

وہ شے جس کا پایا جانا عادت کے طور پر ناممکن ہو اسے محال عادی کہتے ہیں مثلاً کسی ایسے شخص کا ہوا میں اڑنا جس کو اڑتے نہ دیکھا گیا ہو۔ (بہار شریعت ج۲ص ۲۹)

المحدَث:

(بالفتح)(۱) جو مسبوق بالمادۃ والمدۃ ہو۔(۲) جس کے وجود کیلئے ابتداء ہو۔
(التعریفات ۱۴۳)

المحدِّث:

(بالتشدید والکسر) وہ استاد کامل جو روایۃً ودرایۃً علم حدیث میں مشغول رہتا ہو اور کثیر روایات اور ان کے رواۃ کے احوال پر مطلع ہو۔(قواعد الفقہ ۴۷۰)

المحرَز:

وہ ممنوع مال کہ جس کی طرف غیر کی رسائی نہ ہو برابر ہے کہ مانع گھر ہو یا محافظ ہو۔(التعریفات ۱۴۳)

المَحرَم:

(بالفتحتین) عورت کا محرم وہ شخص ہے کہ جس کے ساتھ اس کا نکاح علی التابید حرام ہو نسب یا مصاہرت یا رضاعت یا وطی حرام کے سبب۔(قواعد الفقہ ۴۷۰)

المُحرِم

(بالضم وبعدہا الکسر) وہ شخص جس نے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھا ہو۔

المُحرَّم:

(بالضم وبعدہا الفتح) جس میں نہی بلا عارض ثابت ہو۔اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے ترک کرنے پر ثواب ہے کہ جب اللہ کی رضا کیلئے ہو۔اور اس کے کرنے پر عقاب ہے اور حلال جاننے پر کفر ہے۔(التعریفات ۱۴۳)

المحصر:

جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا۔اسے محصر کہتے ہیں۔(بہار شریعت ۱،۱۹۵)

المحصلۃ:

وہ قضیہ ہے کہ جس میں حرف سلب موضوع اور محمول میں سے کسی شے کا جزء نہ

بنے برابر ہے کہ وہ قضیہ موجبہ ہو یا سالبہ ہو جیسے ہمارا قول، زید کاتب ''زید لیس بکاتب''۔(التعریفات ۱۴۳)

المحصن:

وہ آزاد مکلف مسلمان کہ جس نے نکاح صحیح میں وطی کی۔(التعریفات ۱۴۳)

المحصورۃ:

وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگایا جائے اور افراد موضوع کی کمیت کو بیان کیا جائے۔

المحضر:

وہ ہے کہ جس میں قاضی نے دونوں خصموں کے دعویٰ کو مفصل لکھ دیا ہو اور اس کے نزدیک جو ثابت ہے وہ حکم نہ کیا ہو بلکہ فقط یاددہانی کیلئے لکھا ہو۔(التعریفات ۱۴۳)

المحظور:

وہ امر جو نہ واجب ہو نہ فرض ہو نہ سنت ہو نہ مستحب ہو اور نہ مباح ہو۔

المحق:

(عندالصوفیاء) بندے کے وجود کا ذات حق تعالیٰ میں فناء ہو جانا۔(التعریفات ۱۴۳)

المحکم:

جس سے مراد تبدیل اور تغییر سے منع (پختہ) ہو جائے یعنی تخصیص، تاویل اور نسخ سے منع ہو جائے۔(التعریفات ۱۴۳)

المحلل:

وہ شخص جس نے تین طلاقوں والی عورت سے نکاح کیا اس کیلئے حلالہ کرنے کی شرط پر کہ جس نے اس عورت کو طلاقیں دی ہیں۔ طلاقیں دینے والا ''محلل لہٗ'' کہلاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۷۲ توضیحاً)

المحمول:

(۱) وہ امر جو ذہن میں ہے۔(التعریفات ۱۴۴)

(۲) (فی علم المنطق) محکوم بہ کو محمول کہا جاتا ہے۔

المحو والاثبات:

عادت کے اوصاف کو مٹا دینا محو ہے اور احکام عبادت کو قائم کرنا اثبات ہے۔
(رسالہ قشیریہ ۱۷۳)

(م خ)

المخابرۃ:

زمین کو بٹائی پر دینا بایں طور کہ ایک شخص کی زمین ہو اور دوسرا کھیتی باڑی کرے اور پیداوار کی پہلے سے طے شدہ حصہ کے مطابق تقسیم کر لی جائے۔ (شرح صحیح مسلم ۴، ۲۱۲)

مخالفۃ القیاس:

کلامات مفردہ کا لغت عرب کے تتبع سے مستنبط شدہ قانون کے خلاف ہونا یعنی جو "ماثبت عن الواضع" کے خلاف ہو۔ (المطول ۴۲)

المخرج:

(عند القراء) منہ کا وہ حصہ جہاں سے حرف ادا ہو۔ (علم التجوید ۱۸)

المخروط المستدیرۃ:

وہ جسم ہے کہ جس کی دونوں طرفوں میں سے ایک دائرہ ہو اور یہ اس کا قاعدہ ہے اور دوسری نقطہ ہو اور یہ اس کا راس ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک ایسی سطح ملے کہ جس پر ان دونوں کی ملنے والے مستقیم خطوط فرض کیے جائیں۔ (التعریفات ۱۴۴)

المخضرم:

وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جاہلیت کا دور پایا ہو پھر بعد میں یا حیات ظاہری میں ہی ایمان لے آیا ہو مگر رسول اللہ ﷺ کی صحبت نہ پائی ہو۔
(قواعد الفقہ ۴۷۳)

المخلص:

(۱) وہ لوگ کہ جنھوں نے عبادت کو اللہ کے لیے خاص کر لیا ہے اور اس کے ساتھ کسی

کو شریک نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔

(۲) وہ شخص جو اپنی نیکیاں ایسے چھپاتا ہے جیسے گناہ چھپاتا ہے۔(التعریفات ۱۴۴)

الخنث:

وہ شخص کہ جس میں مرد وعورت دونوں کے آلات ہوں یا دونوں ہی نہ ہوں۔

الخیلات:

وہ قضایا جو ذہن میں رغبت یا نفرت پیدا کرتے ہوں۔

(م د)

المُد:

(بالضم) ایک پیمانہ ہے جس کے اندر اہل عراق کے نزدیک دو رطل گنجائش ہوتی ہے یہ تقریباً (اکلو) پچیس ۲۵ گرام کا ہوتا ہے۔

المد الاصلی:

(فی علم التجوید) اگر حروف مدہ کے بعد مد کا کوئی سبب نہ ہو تو اس مد اصلی، طبیع یا ذاتی کہتے ہیں۔

المد العارض:

(عند القراء) اگر حروف مدہ یا حروف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو پہلی کو مد عارض اور دوسری کو مد لین عارض کہتے ہیں۔(علم التجوید ۴۸،۴۹)

المد الفرعی:

(عند القراء) اگر حروف مدہ کے بعد مد کا کوئی سبب پایا جائے تو اس کو مد فرعی کہتے ہیں۔(علم التجوید ۴۸)

المد اللازم:

(عند القراء) اگر حروف مدہ یا حروف لین کے بعد سکون اصلی ہو تو پہلی کو مد لازم اور دوسری کو مد لین لازم کہتے ہیں۔(علم التجوید ۴۹)

المدالمتصل:

(عندالقراء) اگراحرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو جس میں حرف مدہ ہے تو اس کو مد متصل کہتے ہیں۔اس کی مقدار دو، اڑھائی، اور چار الف تک ہوتی ہے۔(علم التجوید ۴۸)

المدالمنفصل:

(عندالقراء) اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اس کی مد منفصل کہتے ہیں، اس کی مقدار دو، اڑھائی، چار الف تک ہے۔(علم التجوید ۴۸)

المداہنۃ:

کسی خوف یا لالچ کی بناء پر حق بات کو چھپانا اور مخالفین کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔(تبیان القرآن ۱۲،۱۸۳)

المدبر:

اس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔یعنی ایسے الفاظ کہے جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد غلام کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔(بہارِ شریعت ۲،۲۹۰)

المد:

(بالفتح) (عندالقراء) حرف کو اس کی اصل مقدار سے لمبا کر کے پڑھنا۔
(علم التجوید ۱۸)

المدبر المطلق:

وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا ہو۔(بہارِ شریعت ۲،۲۹۱)

المدبر المقید:

وہ مدبر کہ جس کی آزادی کو کسی وقت معین پر یا وصف معین کے ساتھ موت پر معلق کیا ہو۔(بہارِ شریعت ۲،۲۹۱)

المدح:

جمیل اختیاری یا زبان کے ذریعے قصداً ثناء کرنا۔ (التعریفات ۱۴۴)

المدرج:

(عندالمحدثین) متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملادے۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

المدرک:

وہ (مقتدی) جس نے امام کو تکبیر افتتاح (تکبیر تحریمہ) کے بعد سے پالیا ہو۔ (التعریفات ۱۴۴)

المدعی:

(۱) جس پر خصومت کے متعلق جبر نہ کیا جائے۔ (التعریفات ۱۴۵)

(۲) (عنداہل المناظرۃ) جو خود کو دلیل یا تنبیہ کے ذریعے حکم کو ثابت کرنے کیلئے مقرر کرے۔ (مناظرہ رشیدیہ ۱۴)

المدعیٰ علیہ:

جس پر خصومت کے متعلق جبر کیا جائے۔ (التعریفات ۱۴۵)

المدلول:

جس کا علم دوسری شے کے علم سے لازم آئے۔ (التعریفات ۱۴۵) (الحدود ۸۰)

المدمن للخمر:

جو شراب پیتا ہے اور اس کی نیت ہو کہ جب بھی شراب پائے گا اسے پئے گا۔ (التعریفات ۱۴۵)

(م ذ)

المذکر:

مؤنث کی ضد ہے۔ اور وہ ہے کہ جو (مؤنث کی) تینوں علامتوں "التاء، الف،

یا" سے خالی ہو۔(التعریفات ۱۴۵)

المذہب:

مذہب یہ شریعت کو کہا جاتا ہے اس اعتبار سے کہ اس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔(التعریفات ۷۷)

المذہب الکلامی:

مطلوب کیلئے دلیل کو اہل کلام کے طریقہ پر وارد کرنا۔اس طرح کہ ملازمہ کو وارد کرنا اور عین ملزوم یا نقیض لازم کا استثناء کر دینا یا مطلوب کو نتیجۃً ثابت کرنے کیلئے قرائن اقترانیہ میں سے کوئی قرینہ وارد کر دینا۔(التعریفات ۱۴۵)

المذی:

وہ رقیق سفید پانی جو ذکر سے اس وقت نکلتا ہے کہ جب مرد اپنی زوجہ سے دل بہلا رہا ہوتا ہے۔اس کے نکلنے سے آلہ کا انتشار قائم رہتا ہے۔یہ ناقضِ وضو ہے موجب غسل نہیں۔

(م ر)

المراء:

غیر کے کلام سے طعن کرنا اس میں خلل کو ظاہر کرنے کیلئے بغیر اس کے کہ اس سے کوئی غرض ہو سوائے غیر کی تحقیر کے۔(التعریفات ۱۴۵)

المرابحۃ:

(۱) ثمن اول پر زیادتی کے ساتھ بیع کرنا۔(التعریفات ۱۴۵)

(۲) جو چیز جس قیمت پر خریدی جاری ہے اور جو کچھ مصارف اس کے متعلق کیے جاتے ہیں ان کو ظاہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر بھی فروخت کرتے ہیں اس کو مرابحہ کہتے ہیں۔

المرابطۃ:

اعمال پر مواظبت کرنا ان کا حق ادا کرتے ہوئے۔(قواعد الفقہ ۴۷۶)

المراجعۃ:

جس عورت کو طلاق رجعی دی ہے اس کو عدت کے اندر اُسی نکاح پر باقی رکھنا۔
(قواعد الفقہ ۴۷۶)

المرادف:

جس کو مسمّیٰ واحد ہو اور اسماء کثیر ہوں۔ یہ مشترک کی ضد ہے۔ (التعریفات ۱۴۵)

المرافق:

اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو مبیع کے تابع ہوتی ہیں جیسے جوتے کے ساتھ تسمہ۔
(بہار شریعت ج۲ ص۱۳)

المراقبۃ:

(۱) تنہائی میں بیٹھ کر تمام مادی علائق سے رشتہ توڑ کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو جانے کا نام دھیان یا مراقبہ ہے۔ (مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ۱۹۶)

(۲) اپنے تمام احوال میں بندے کا ان جاننے پر کہ اس کا رب اس پر مطلع ہے ہمیشگی کرنا۔ (التعریفات ۱۴۵)

المراہق:

وہ لڑکا جو بلوغت کے قریب ہو اور اس کے آلہ میں انتشار ہوتا ہو اور شہوت ہوتی ہو۔ (التعریفات ۱۴۵)

المرتجل:

وہ اسم ہے جو علمیت سے پہلے موضوع نہ ہو۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرتد:

وہ شخص ہے کہ اسلام (لانے) کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ۴۶)

المرجئۃ:

وہ قوم ہے جن کا کہنا ہے کہ ایمان کے ساتھ معصیت کوئی نقصان نہیں دیتی جیسے

کفر کے ساتھ طاعت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرسل:

(۱) (عندالمحدثین) وہ حدیث جس کی سند کے اخیر سے راوی ساقط کر دیا جائے۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

(۲) وہ حدیث کہ جس کی اسناد تابعی یا تبع تابعی نبی ﷺ کی طرف کرے اور اس صحابی کا ذکر نہ کرے کہ جس نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے جیسے کہے "قال رسول اللہ ﷺ۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرسلۃ من الاملاک:

وہ املاک کہ جن کی ملکیت کا مطلق دعویٰ کیا ہے یعنی سبب معین کو چھوڑتے ہوئے دعویٰ کیا ہے۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرشد:

وہ شخص گمراہ ہونے سے قبل صراط مستقیم پر دلالت کرے۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرض:

(۱) وہ کیفیت جو صحت کی ضد ہے اور اس کی وجہ سے افعال ذاتی طور پر ماؤف ہو جاتے ہیں۔ (النامی ۲۹۹)

(۲) جو بدن کو عارض ہوتا اور اسے اعتدال خاص سے نکال دیتا ہے۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرفوع:

(۱) (عندالمحدثین) جس حدیث میں حضور ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

(۲) جس میں صحابی رسول اللہ ﷺ کے قول کی خبر دے۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرفوعات:

وہ اسم ہے جو فاعلیت کی علامت پر مشتمل ہو۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرکب:

جس کے لفظ کی جزء سے اس کے معنیٰ کی جزء پر دلالت کا ارادہ کیا گیا ہو۔
(التعریفات ۱۴۶)

المرکب الاضافی:

وہ مرکب جس میں ایک کلمے کو دوسرے کلمہ کے ساتھ بتقدیر حرف جر ملایا جائے، پہلے کلمہ کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

المرکب التام:

جس پر سکوت صحیح ہو یعنی وہ فائدہ دینے میں کسی دوسرے لفظ کی طرف محتاج نہ ہو کہ سامع اس کا انتظار کرے۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرکب التعدادی:

وہ مرکب جو تعداد بیان کرے۔

المرکب التقییدی:

وہ مرکب ناقص جس کی جزء ثانی، جزء اول کیلئے قید بنے۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرکب التوصیفی:

وہ مرکب ناقص جس میں دوسرا کلمہ، پہلے کلمے کی اچھی یا بری صفت بیان کرے اور اس کے معنیٰ کی وضاحت کرے۔

المرکب الصوتی:

وہ مرکب جس کے ساتھ جاندار چیز کو بلایا جائے یا جانور اور بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کیا جائے۔

المرکب الغیر التام:

جس پر سکوت صحیح نہ ہو۔ (التعریفات ۱۴۶)

المرکب الغیر التقییدی:

وہ مرکب ناقص جس کی جزءِ ثانی، جزءِ اول کیلئے قید نہ بنے۔(التعریفات ۱۴۶)

مرض الموت:

کسی مرض کے مرض موت ہونے کیلئے دو باتیں شرط ہیں ایک یہ کہ اس مرض میں خوف، ہلاک واندیشہ موت قوت وغلبہ کے ساتھ ہو۔

دوم یہ کہ اس غلبہ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔(فتاوٰی رضویہ ۲۵، ۴۵۷)

المرکب المزجی:

وہ مرکب جس میں دو کلمے بغیر اضافت واسناد کے مل کر ایک کلمہ بن گئے ہوں۔

المرید:

جو ارادہ سے خالی ہو۔ شیخ محی الدین العربی رضی اللہ عنہ نے "الفتح المکی" میں فرمایا کہ جو نظر اور فکر کرنے سے منقطع ہوا اللہ کی طرف اور اپنے ارادے سے خالی ہو گیا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وجود میں کچھ واقع نہیں ہوتا مگر فقط اللہ کے ارادہ سے ہی ہوتا ہے غیر کے ارادہ سے نہیں ہوتا تو وہ اپنا ارادہ اللہ کے ارادہ میں محو کر دیتا ہے پس وہ ارادہ نہیں کرتا مگر اس کا جس کا اللہ ارادہ فرماتا ہے۔(التعریفات ۱۴۷)

مرض الموت:

وہ مرض جو قاتل ہو کہ مبتلاء اس کا غالباً نہ بچتا ہو جب تک خوف غالب رہے مرض موت ہے اگرچہ مثل تندرستوں کے چلے پھرے۔(فتاوٰی رضویہ ۱۹، ۱۴۷ تصرفا)

(م ز)

المزابنۃ:

تازہ پھلوں کی اسی جنس کے خشک پھلوں کے عوض پیمانوں سے بیع کرنا۔
(شرح صحیح مسلم ۴، ۲۱۲)

المزاح:

کسی سے خندہ روئی سے دل لگی کی بات کرنا جس میں نہ جھوٹ ہو نہ اس کی دل آزاری ہو۔

المزارعۃ:

کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کیلئے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائی تقسیم ہو جائے گی۔ اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ۳، ۲۸۷)

المزداریۃ:

یہ ابو موسیٰ عیسیٰ بن صبیح المزدار کے اصحاب کا گروہ ہے۔ یہ بدبخت لوگ کہتے تھے کہ لوگ قرآن کی مثل لانے پر بلکہ اس سے نظم و بلاغت میں بہتر لانے پر قادر ہیں، اور قرآن کے قدیم کہنے والے کو کافر کہتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جس نے سلطان کا حکم مانا وہ کافر ہے نہ کسی کا وارث بنے گا نہ اس کا کوئی وارث بنے گا۔ (التعریفات ۱۴۷)

المزدوج:

یہ ہے کہ متکلم سجع کی رعایت کرنے کے بعد اثناء قرائن میں دو ایسے لفظ جمع کرے کہ جو دونوں وزن اور روی میں متشابہ ہوں جیسے اللہ کی فرمان ہے "وجئتك من سبأ بنبأ يقين"۔ (التعریفات ۱۴۷)

(م س)

المس:

کسی شے کو بلا حائل چھونا۔ بعض نے کہا کہ "لمس" ہاتھ کے ذریعے چھونے کے ساتھ خاص ہے جبکہ "مس" ہاتھ اور باقی اعضاء میں عام ہے۔ (قواعد الفقہ ۲۸۱)

المس بشهوة:

دل میں شہوت کے ہوتے ہوئے چھونا اور لذت حاصل کرنا یہ معنیٰ عورتوں کیلئے

ہے۔اور مردوں کیلیے یہ ہے کہ شہوت سے آلہ کا انتشار ہو۔(التعریفات ۱۴۷)

المسائل:

وہ مطالب کہ علم میں جن پر برھان پیش کیا جاتا ہے اور اس علم سے غرض اس کی معرفت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

المسافر:

وہ شخص مسافر ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔اس کی مقدار تقریباً (۹۲ کلومیٹر) ہے۔

المساقاۃ:

پھلوں کی پیداوار سے ایک معین حصہ کے عوض درختوں کی دیکھ بال کرانا مساقات ہے۔(التعریفات ۱۴۷)

المسامحۃ:

جس سے بچنا واجب ہے اس کو ترک کرنا (نہ بچنا)۔(التعریفات ۱۴۷)

المسامرۃ:

عارفین کو حق کا خطاب فرمانا اور وہ خطاب ان کو عالم اسرار وغیوب سے ہو۔ (التعریفات ۱۴۷)

المساواۃ:

دو یا یا زائد ذاتوں کا "کم" میں متحد ہونا۔(التعریفات ۱۲)

المساوقۃ:

دو چیزوں کے درمیان اس تلازم کا نام ہے کہ ان دونوں میں سے ایک بھی دوسری سے پیچھے نہ رہے۔(قواعد الفقہ ۴۱۲)

المسبوق:

وہ شخص ہے کہ اس نے امام کو ایک رکعت یا زائد رکعتوں کے بعد پایا ہو جو رکعتیں

رہ گئیں ہیں ان میں امام کی طرح فاتحہ اور سورۃ قرأت کرے گا۔(التعریفات ۱۴۷)

المستأمن:

وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لے کر گیا۔دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دار الاسلام میں یا مسلمان دار الکفر میں امان لے کر گیا تو مستامن ہے۔(بہارِ شریعت ۲، ۴۴۴)

المستثنیٰ:

وہ جس کو حرف استثناء کے ذریعے ماقبل کے حکم سے خارج کردیا جائے خواہ اثبات میں ہو یا نفی میں ہو۔

المستثنیٰ المتصل:

جس کو ''اِلَّا'' اور اس کے اخوات کے ذریعے لفظاً متعدد سے نکالا جائے یا تقدیراً متعدد سے نکالا جائے جیسے اول کی مثال ''جاء نی الرجال الازیدا'' اور ثانی کی مثال ''جاء نی القوم الازیدا''۔(التعریفات ۱۴۷، ۱۴۸)

المستثنیٰ المفرغ:

جس سے مستثنیٰ منہ کو ترک کردیا گیا ہو تو فعل ''اِلَّا'' سے پہلے فارغ ہو اور اس سے مشغول ہو جو ''اِلَّا'' کے بعد مستثنیٰ مذکور ہے جیسے۔''ماجاء نی الازیدا''۔(التعریفات ۱۴۸)

المستثنیٰ المنقطع:

وہ ہے کہ جس کو ''اِلَّا'' اور اس کے اخوات کے بعد (ساتھ) ذکر کیا گیا ہو اور (ماقبل) سے نہ نکالا گیا ہو جیسے۔''جاء نی القوم الا حمارا''(التعریفات ۱۴۸)

المستجار:

کعبۃ اللہ شریف کی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن یمانی اور شامی کے درمیان ہے اور ملتزم کے مقابل ہے۔

المستحاضۃ:

وہ عورت جس کو حیض یا نفاس کے علاوہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے خون آئے، یہ معذور کے حکم میں ہے۔

المستحب:

وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو خواہ حضور ﷺ نے اسے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی یا علماء کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احایث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔ (بہار شریعت ۱، ۲۸۳)

المستخرج:

جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کیلئے ان احادیث کو مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے جیسے۔ مستخرج لا بی نعیم علی البخاری۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۹۸)

المستدرک:

جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث لا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف سے رہ گئی ہوں۔ جیسے حاکم کی مستدرک علی الصحیحین۔ (شرح صحیح مسلم ۱، ۹۸)

المستریح:

(من العباد) وہ بندہ جسے تقدیر کے راز پر اللہ مطلع فرما دیتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہر مقدر کا وقوع اس کے معلوم میں ہونا واجب ہے۔ اور ہر وہ جو مقدور نہیں اس کا وقوع ممتنع ہے تو اس کو طلب کرنے اور انتظار کرنے سے راحت میں رہتا ہے کہ جس نے واقع نہیں ہونا۔ (التعریفات ۱۴۸)

المستسعی:

وہ غلام جس کا بعض حصہ آزاد کر دیا گیا ہے اور باقی بعض کیلئے اس سے سعایت طلب کی جائے یعنی بقیہ رقم کا اندازہ لگا کر وہ کما کر دے گا اور پورا آزاد ہو جائے گا۔

(قواعد الفقہ ۲۸۳)

المستفیض:

(عندالمحدثین)(۱) یہ خبر مشہور کے مترادف ہے۔
(۲) یہ مشہور سے اخص ہے کہ اس میں شرط ہے کہ تین ہی روایت کریں کم یا زائد نہ ہوں۔

المستقبل:

وہ زمانہ ہے جس کے وجود کا اس زمانے کے بعد انتظار کیا جاتا ہے کہ جس میں تو ہے۔(التعریفات ۱۴۸)

المستور:

وہ ہے کہ جس کی عدالت یا فسق ظاہر نہ ہو اور حدیث کے باب میں اس کی خبر حجت نہیں ہوتی۔(التعریفات ۱۴۸)

المتولدۃ:

وہ عورت ہے جو بچہ لائے (جنے) برابر ہے کہ ملک نکاح کے سبب لائے یا ملک یمین کے سبب لائے۔(التعریفات ۱۴۸)

المسجد:

لغۃً سجدہ کی جگہ۔ اصطلاحاً اس جگہ کو کہتے ہیں جس کو کسی مسلمان نے اپنی ملک سے الگ کر کے مسلمانوں کی عبادت کیلئے وقف کر دیا ہو اور عبادت کیلئے اذن عام کر دیا ہو۔
(شرح صحیح مسلم ۱،۱۳۰)

المسجد البیت:

گھر میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر کی جائے اسے مسجد بیت کہتے ہیں۔
(فتاوی رضویہ ۲۲،۴۷۹)
وہ جگہ جسے گھر میں نماز پڑھنے کیلئے مخصوص کیا گیا ہے خصوصاً عورت کے لیے۔
(قواعد الفقہ ۴۸۴)

المسجد الخاص:

وہ مسجد جس کیلئے کوئی مقرر امام ہو اور جماعت معلوم ہو۔ اسے مسجد جماعت اور مسجد راتب بھی کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۴۸۴)

مسجد السوق:

شاہراہ عام کی وہ مسجد جس کیلئے نہ کوئی امام مقرر ہو نہ مؤذن بلکہ لوگ گروہ در گروہ آئیں اور نماز پڑھیں۔

المسح:

تری والے ہاتھ کو بغیر بہائے پھیرنا۔ (التعریفات ۱۴۸)

المسخ:

موجودہ صورت کو اس کی طرف پھیرنا جو اس سے قبیح ہے۔ (التعریفات ۱۴۸)

المسرف:

وہ شخص جو کثیر مال کو کمتر (گھٹیا) غرض میں خرچ کرے۔ (التعریفات ۱۴۸)

المسکین:

وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو حتیٰ کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس بات کا محتاج ہو کہ لوگوں سے سوال کرے۔

المسلمات:

وہ قضایا جو خصم سے تسلیم شدہ ہوں اور ان پر کلام کی بناء ہو کہ خصومت دفع ہو۔ برابر ہے کہ وہ دونوں خصمین کے درمیان بھی مسلم ہوں یا اہل علم کے ہاں مسلم ہوں۔ (التعریفات ۱۴۸)

المسن:

گائے کا دو سال کا بچھڑا جو تیسرے سال میں داخل ہو۔ اس کی مؤنث "المسنة" آتی ہے۔

المسند:

(۱) (عند المحدثین) وہ حدیث مرفوع جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔

(۲) وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی مرویات الگ الگ جمع ہوں۔ (شرح صحیح مسلم ۱،۹۷)

(م ش)

مشابہ المضاف:

ہر وہ اسم جس کے ساتھ دوسری شے متعلق ہو اور وہ اس کے تمام معنیٰ سے ہو جیسے، ''یا خیرا من زید'' میں ''من زید'' کا تعلق ''خیرا'' کے ساتھ ہے۔ (التعریفات ۱۴۹)

المشابہۃ:

دو یا زائد ذاتوں کا کیف میں متحد ہونا۔ (التعریفات ۱۲)

المشاغبۃ:

وہ مقدمات کہ جو ''مشہورات'' سے متشابہ ہوں۔ (التعریفات ۱۴۹)

المشاکلۃ:

دو یا زائد ذاتوں کا خاصہ میں متحد ہونا۔ (التعریفات ۱۲)

المشاہدۃ:

(۱) وہ حق تعالیٰ کے آگے اس طرح حاضر ہونا کہ اس میں کوئی شک باقی نہیں رہتا جب اسرار کا آسمان پردے کے بادل سے صاف ہوتا ہے تو شہود کا سورج شرف کے برج سے چمکتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۱۷۶)

(۲) اس کا اطلاق دلائل توحید کے ذریعے اشیاء کے دیکھنے پر کیا جاتا ہے۔ ابھی اشیاء میں حق کو دیکھنے پر بھی کیا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۴۹)

المشاہدات:

وہ قضایا جن میں تصدیق حواس ظاہرہ یا حواس باطنہ کے واسطہ سے حاصل ہو۔

المشبہۃ:

وہ قوم ہے کہ جو اللہ کو مخلوقات کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اور اس کی تمثیل محدثات کے ساتھ کرتے ہیں۔(التعریفات ۱۴۹)

المشبہات:

وہ قضایائے کاذبہ جو لفظاً یا معنیً سچے قضایا کے مشابہ ہوتے ہیں۔

المشترک:

وہ لفظ جس کو کثیر وضع سے کثیر معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے ''العین''۔ (التعریفات ۱۴۹)

المشاع:

اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک جزو غیر معین کا یہ مالک ہو اور دوسرا بھی ہو اس میں شریک ہو اور دونوں کے حصوں میں امتیاز نہ ہو۔(ماخوذ بہار شریعت حصہ ۲، ۵۳۸)

المشتق

وہ اسم ہے کہ جو مصدر سے اس طرح نکلے کہ اس کے حروف اصلی اور معنی باقی رہیں صرف شکل نئی بن جائے۔

المشتہاۃ:

وہ لڑکی جو اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے اگرچہ نابالغہ ہو۔

المشروطۃ الخاصۃ

وہ مشروطہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔

المشروطۃ العامۃ

وہ قضیہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے یا محمول کا سلب موضوع سے ہمیشہ ہے جب تک ذات موضوع متصف ہے وصف عنوانی کے ساتھ۔

المشروع:

جسے شرع نے بغیر ندب وایجاب کے ظاہر فرمایا ہو۔ (التعریفات ۱۵۰)

المشکک:

وہ کلی جو اپنے تمام افراد پر برابر برابر صادق نہ آئے بلکہ اس کا حصول بعض میں اولیٰ یا اقدم یا اشد ہو دوسرے بعض سے جیسے وجود کہ یہ واجب میں ممکن کی نسبت اولیٰ واقدم واشد ہے۔ (التعریفات ۱۵۰)

المشکل:

(عندالاصولیین) جس کی مراد تک نہ پہنچا جا سکے مگر طلب کے بعد تأمل (سوچ و بچار) کے ذریعے۔ (التعریفات ۱۵۰)

المشکوک:

جس کی دونوں طرفین نفس میں برابر ہوں۔ (قواعد الفقہ ۴۸۸)

المشہور:

(۱) جو اصل میں احاد سے ہو پھر مشہور ہو جائے اور اس کو ایسی قوم نقل کرے جس کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو تو قرن اول کے بعد یہ متواتر کی طرح ہو گئی ہو۔ (التعریفات ۱۵۰)

(۲) جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو (یعنی سلسلہ سند میں کسی شیخ سے بھی تین سے کم راوی نہ ہوں) اور یہ زیادتی حد تواتر سے کم ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۵)

المشہورات:

وہ قضایا جن میں کسی قوم کی آراء باہم متفق ہوں۔

مشیۃ اللہ:

ذات کی تجلی اور عنایت سابقہ سے عبارت ہے کہ جو معدوم کو وجود میں لانے کیلئے یا موجود کو عدم میں لانے کیلئے ہو۔ اور اللہ کا ارادہ اس تجلی سے عبارت ہے جو معدوم کو وجود میں لانے کیلئے ہو تو مشیت ارادہ سے من وجہ عام ہے۔ اگرچہ بحسب لغۃً دونوں ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ (التعریفات ۱۵۰)

(م ص)

المص:

خاص طور پر ہونٹ کے عمل کا نام ہے۔(التعریفات ۱۵۰)

المصادرۃ:

(علی المطلوب) یہ ہے کہ نتیجہ قیاس کا جزء بنایا جائے یا قیاس کے جزء سے نتیجہ لازم ہو جیسے ہمارا قول "الانسان بشر و کل بشر ضحاك" نتیجہ آئے گا کہ "الانسان ضحاك" یہاں کبریٰ اور مطلوب ایک شے ہے کیونکہ بشر اور انسان مترادف ہیں اور یہ اتحاد مفہوم ہے تو کبریٰ اور نتیجہ ایک شے ہیں۔(التعریفات ۱۵۱)

المصافحۃ:

ایک دوسرے کی ہتھیلی کو ہتھیلی سے مس کر کے ہاتھ ملانا یوں کہ چہرے آمنے سامنے ہوں۔

مصداق الشیئ:

وہ کہ جو اس شے کے صدق پر دلالت کرتا ہے۔(التعریفات ۱۵۱)

المصدر:

وہ اسم ہے جس سے فعل مشتق ہو اور اس سے صادر ہو۔(التعریفات ۱۵۱)

المصدر المیمی:

وہ مصدر ہے جو باب مفاعلہ کے علاوہ میم زائدہ کے ساتھ شروع کیا گیا ہو۔

المصر:

لغۃً جمع کرنا۔ اصطلاحاً اونٹنی یا بکری کے تھنوں کو باندھ دیا جائے اور دو تین تک اس کا دودھ نہ دوہا جائے حتیٰ کہ ان کا دودھ جمع ہو جائے اور اس وجہ سے خریدار یہ گمان کرے کہ یہ عادتاً اتنا دودھ دیتی ہے اور قیمت زیادہ لگائے۔(شرح صحیح مسلم ۴، ۱۲۸)

المصغر:

وہ لفظ ہے کہ جس میں کسی شے کا اضافہ کردیا جائے تاکہ وہ تقلیل پر دلالت کرے۔(التعریفات ۱۵۱)

المصلحۃ:

جو فعل پر مرتب ہو اور درستگی تک پہنچائے۔(قواعد الفقہ ۴۹۲)

المصنف:

جس کتاب کی ترتیب فقہی ابواب پر ہو اور اس میں آثار صحابہ اور اقوال تابعین و تبع تابعین بہ کثرت ہوں۔(شرح صحیح مسلم ۱،۹۸)

المصیبۃ:

جس کو طبع موافق خیال نہ کرے جیسے۔موت وغیرہ۔(التعریفات ۱۵۱)

(م ض)

المضاربۃ:

(۱) یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام، مال دینے والے کو رب المال اور کام کرنے والے کو مضارب کہتے ہیں۔
(بہار شریعت ۳،۱۰)

(۲) وہ عقد ہے کہ جانبین میں سے ایک کے مال کے ذریعے شرکت پر واقع ہوتی ہے۔

المضارع:

(۱) جس کے شروع میں ''ہمزہ، نون یا اور تا'' متعاقب آئیں۔

(۲) وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا مستقبل میں کسی فعل کے وقوع پر دلالت کرے۔

المضاعف:

ثلاثی اور ثلاثی مزید فیہ سے وہ ہے کہ جس کا 'عین' اور 'لام' کلمہ ایک جنس سے ہو جیسے، رد اور رباعی سے وہ ہے کہ جس کا 'فا' اور ''اول لام'' کلمہ یا عین اور دوسرا 'لام' کلمہ ایک

جلس سے ہو جیسے زلزل۔ (التعریفات ۱۵۱)

المضاف:

ہر وہ اسم کہ جس کی اضافت دوسرے اسم کی طرف کی گئی ہو۔ تو اول ثانی کو جر دیتا ہے۔ جر دینے والے کو مضاف اور مجرور کو مضاف الیہ کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۵۱)

المضاف الیہ:

ہر وہ اسم جس کی طرف شے حرف جر کے واسطہ سے منسوب ہو چکا ہے حرف جر لفظاً ہو جیسے "مررت بزید" یا تقدیراً ہو جیسے "غلام زید" اور وہ مراد بھی ہو۔ (التعریفات ۱۵۱)

المضطرب:

(عند المحدثین) سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

المضمر المتصل:

وہ ضمیر جو تلفظ میں بنفسہ مستقل نہیں ہوتی۔ (التعریفات ۱۵۱)

المضمر المنفصل:

وہ ضمیر جو تلفظ میں بنفسہ مستقل نہیں ہوتی ہے۔ (التعریفات ۱۵۱)

المضمضۃ:

منہ میں پانی ڈال کر منہ میں گھمانا پھر اس کی کلی کر دینا۔ (نعمۃ الباری ۱، ۵۲۲)

المضمر

جس کو اس متکلم یا مخاطب یا غائب کے لیے وضع کیا گیا ہے کہ جس کا پہلے ذکر گزر چکا ہے لفظاً جیسے "زید ضربت غلامہ" یا معنیً اس طرح کہ اس کے مشتق کا ذکر پہلے گزر چکا ہو جیسے "اعدلوا ھو اقرب للتقوی" یا حکماً یعنی ذہن میں ثابت ہو جیسے ضمیر شان میں ہوتا ہے مثلاً "ھو زید قائم" (التعریفات، ۱۵۱)

(م ط)

المطالبۃ:

(۱) دو یا زائد ذاتوں کا اطراف میں متحد ہونا۔ (التعریفات ۱۲)

(۲) یہ ہے کہ دو متوافق چیزوں کو اور ان کی دو ضدوں کو جمع کیا جائے۔ پھر جب ان دونوں کو کسی شرط کے ساتھ شروع کیا جائے تو واجب ہو کہ ان کی ضدیں بھی اس شرط کی ضد کے ساتھ مشروط ہو۔ (التعریفات ۱۵۱، ۱۵۲)

المطالعۃ:

حق کی ابتداء وہ توفیقات کہ جو ان عارفین کیلئے ہوں کہ جو خلافت کی عبہ کے حامل ہیں۔ یعنی ان عارفین سے بغیر طلب وسوال کے۔ (التعریفات ۱۵۲)

المطاوعۃ:

فعل متعدی کے اس کے مفعول کے ساتھ تعلق سے اثر کا حصول ہونا۔
(التعریفات ۱۵۲)

المطرف:

وہ سجع ہے کہ جس میں دونوں فاصلے وزن میں مختلف ہو جاتے ہیں جیسے "مالکم لا ترجون لله و قارا وقد خلقکم اطوارا"۔ (التعریفات ۱۵۲)

المطلق:

جو کسی ایک غیر معین پر دلالت کرے۔ (التعریفات ۱۵۲)

المطلقۃ:

وہ قضیہ جس میں جہت مذکور نہ ہو۔

مطلقۃ الاعتباریۃ:

وہ ماہیت ہے کہ جس کا اعتبار کرنے والا اعتبار کرتا ہے مگر اس کا نفس الامر میں تحقق نہیں ہوتا۔ (التعریفات ۱۵۲)

المطلقۃ العامۃ:

وہ قضیہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے ''بالفعل''۔ (یعنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں)۔
(التعریفات ۱۵۲)

(م ظ)

المظنونات:

وہ قضایا کہ جن میں ظن غالب کی بناء پر حکم لگایا جائے جبکہ اس کی نقیض کا جواز بھی ساتھ (ممکن) ہو جیسے ''فلان یطوف باللیل و کل من یطوف باللیل فھو سارق''۔
وہ قیاس جو مقبولات اور مظنونات سے مرکب ہو اسے ''خطابۃ'' کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۱۵۲)

(م ع)

المعارضۃ:

جس پر مقابل نے دلیل قائم کی ہے اس کے خلاف پر دلیل قائم کرنا۔
(مناظرہ رشیدیہ ۳۰)(النامی ۲۳۲)

المعاملات:

اس کا اطلاق ان احکام شرعیہ کے مجموعہ پر کیا جاتا ہے کہ جو کسی شخص کی بقاء کے اعتبار سے امر دنیا کے متعلق ہوتے ہیں۔ جیسے بیع و شراء۔ (قواعد الفقہ ۴۹۳)

المعاندۃ:

کسی علمی مسئلہ میں جھگڑا کرنا بغیر جانے اپنے اور اپنے صاحب کے کلام کو۔
(التعریفات ۱۵۳)

المعانقہ:

دونوں باز و دوسرے کی گردن یا بغل میں ڈال کر اسے اپنے ساتھ چمٹا لینا۔

(قواعد الفقہ ۹۴۳)

المعانی:

یہ صورت ذہنیہ ہیں اس حیثیت سے کہ ان کے مقابلہ میں الفاظ وضع کیے گئے ہیں۔
وہ صورت جو عقل میں حاصل ہو اس حیثیت سے کہ لفظ سے اس کا قصد کیا جاتا ہے
اسے مفہوم کہتے ہیں۔ اور اس حیثیت سے کہ وہ ''مَاھُوَ'' کے جواب میں بولی جائے اسے
ماہیت کہتے ہیں۔ اور اس حیثیت سے کہ خارج میں اس کا ثبوت ہے اسے حقیقت کہتے ہیں
اور اس حیثیت سے کہ وہ غیر سے ممتاز ہے اسے ہویت کہتے ہیں۔ (التعریفات ۱۵۳)

المعاومۃ:

چند سالوں کی بیع کرنا یعنی جو یہ درخت پھل اگائے گا اس کی بیع کرنا مثلاً دو یا
تین یا چار سالوں کیلئے۔

المعتزلۃ:

واصل بن عطاء کے پیروکار ہیں کہ جو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی مجلس سے نکل گیا
تھا مرتکب کبیرہ کے مسئلہ میں اختلاف کے باعث کہ وہ نہ مومن ہے نہ کافر ہے بلکہ بین بین
ہے۔ (مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ۸۳۶)

المعتل:

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی حرف علت ہو اور حرف علت یہ
ہیں (واو، یا، الف) (التعریفات ۱۵۳)

المعتوۃ

جو کم سمجھنے والا ہو۔ اس کا کلام مختلط ہو اور فاسد تدبیر کرنے والا ہو۔ (التعریفات ۱۵۲)

المعجزۃ:

وہ خلاف عادت امر کہ جو خیر کی طرف داعی ہو اور دعویٰ نبوت سے ملا ہوا ہو جس کو ظاہر کرنے سے قصد اس کا صدق ظاہر کرنا ہو کہ جس نے اللہ کا رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ (شرح العقائد ۱۷) (التعریفات ۱۵۴)

المعجل:

جس کے لیے کوئی مدت مقرر نہ ہو بلکہ اس کا کرنا فی الفور ضروری ہو۔ یہ مؤجل کی ضد ہے۔

المعجم:

جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔
(شرح صحیح مسلم ۱،۹۸)

المعدات:

اس کا نام ہے کہ جس پر شے موقوف ہو اور وہ وجود میں اس کو جامع نہ ہو جیسے۔ وہ نشان کہ جو مقاصد تک پہنچانے والے ہوں۔ (التعریفات ۱۵۳)

المعدولۃ:

وہ قضیہ جس میں حرف سلب قضیہ کی کسی جزء کی جزء بنے۔ (التعریفات ۱۵۳)

معدولۃ الطرفین:

وہ قضیہ معدولہ جس میں حرف سلب موضوع اور محمول دونوں کی جزء بنے جیسے "اللاحی لا عالم"۔ (التعریفات ۱۵۳)

معدولۃ المحمول:

وہ قضیہ معدولہ جس میں حرف سلب محمول کی جزء بنے جیسے۔ "اللاحی لا عالم"۔ (التعریفات ۱۵۳)

معدولۃ الموضوع:

وہ قضیہ معدولہ جس میں حرف سلب موضوع کی جزء دبنے جیسے۔ "اللاحی جماد"۔(التعریفات ۱۵۳)

المعدوم:

(عند الحکماء) معدوم وہ ہے کہ جس کے بارے میں خبر دینا ممکن نہ ہو۔ (التعریفات ۱۵۳)

المعذور:

وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ نماز کا ایک پورا وقت گزر گیا مگر وہ وضو کے ساتھ فرض نماز ادا نہ کر سکا۔

المعراج:

لغۃً سیڑھی وغیرہ کے ذریعے چڑھنا۔ اصطلاحاً رسول اللہ ﷺ کا بیداری میں اپنے جسم کے ساتھ آسمانوں تک جانا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جہاں کے چاہا آپ ﷺ کا جانا معراج ہے۔(شرح صحیح مسلم ۱،۶۸۶) (شرح العقائد ۱۴۴)

المعرب:

(۱) وہ ہے کہ جس کے آخر میں حرکات میں سے کوئی حرکت یا حروف میں سے کوئی ایک صورۃ یا معنیً عامل کے واسطہ سے لفظاً یا تقدیراً ہو۔

(۲) جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے۔(التعریفات ۱۵۳)

المعرف:

وہ شے کہ معرَّف پر محمول کیا جائے تا کہ معرَّف کی یا تو حقیقت معلوم ہو جائے یا وہ جمیع ماعداہ سے ممتاز ہو جائے۔

المعرفۃ:

(۱) وہ ہے کہ جس کو اس لیے وضع کیا گیا ہے کہ وہ شئی پر بعینہٖ دلالت کرے۔

(۲) کسی شے کا ادراک کرنا جیسی وہ ہے اور جہل پر مسبوق ہو۔ بخلاف علم کے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ کو عالم کہنا درست ہے عارف کہنا درست نہیں۔ (التعریفات ۱۵۳)

المعرف:

(۱) ہر وہ کہ جو شرع میں اچھا ہو۔ (التعریفات ۱۵۳)

(۲) وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو اور اس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔

المعصوم:

جو گناہوں سے پاک و بری ہو۔ عصمت انبیاء علیہم السلام کے یہ معنیٰ ہیں کہ ان کیلئے حفظ الٰہی کا وعدہ ہولیا ہے۔

المعصیۃ:

(۱) امر (حکم) کی قصداً مخالفت (نافرمانی) کرنا۔ (التعریفات ۱۵۴)

(۲) لغۃً نافرمانی کرنا۔ شرعاً واجب کے ترک سے یا مکروہ کے ارتکاب سے شارعؑ کی مخالفت کرنا اور یہ کبائر اور صغائر سے عام۔

المعضل:

(عند المحدثین) جس حدیث کی سند کے درمیان دو متوالی (پے در پے) راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۴)

المعقولات الاولیٰ:

جن کے مقابلہ میں خارج میں کوئی موجود ہو جیسے حیوان اور انسان کی طبیعت۔ کہ یہ دونوں (خارج میں) موجود خارجی پر محمول ہوتے ہیں جیسے۔ "زید انسان" الفردوس حیوان"۔ (التعریفات ۱۵۴)

المعقولات الثانیۃ:

خارج میں جن کے مقابل کوئی موجود نہ ہو جیسے۔ نوع اور جنس اور فصل۔ کہ یہ موجودات خارجیہ میں سے کسی شے پر محمول نہیں ہوتے۔ (التعریفات ۱۵۴)

المعقول الکلی:

وہ ہے کہ جو خارج میں صورۃً مطابقت رکھے جیسے انسان اور حیوان اور ضاحک۔
(التعریفات ۱۵۴)

المعلق:

(عندالمحدثین) جس حدیث کے شروع سے رواۃ کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔ (تذکرۃ المحدثین ۴۲)

الملِل:

(بالکسر) وہ جو اپنے آپ کو دلیل کے ذریعے حکم کو ثابت کرنے کیلئے مقرر کرے۔
(التعریفات ۱۵۴)

المعلَل:

(بالفتح) (عندالمحدثین) جس حدیث میں علت قادحہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصولاً روایت کر دیا جائے۔ (تذکرۃ المحدثین ۴۴)

المعلول الاخیر:

جو کسی شے کی اصلاً علت نہ ہو۔ (التعریفات ۱۵۴)

المعلومیۃ:

وہ فرقہ ہے جس کا یہ نظریہ ہے کہ مؤمن صرف وہ ہے جو اللہ کے تمام اسماء و صفات کا عارف ہو اور جو عارف نہ ہو وہ جاہل ہے مؤمن نہیں۔ (التعریفات ۱۵۴)

المعمریۃ:

یہ معمر بن عباد السلمی کے اصحاب کا گروہ ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے صرف اجسام کو تخلیق فرمایا ہے۔ اعراض کو تو اجسام نے طبعاً یا اختیاراً اختراع کیا ہے۔ اور اللہ کو قدم کے ساتھ موصوف کرنا جائز نہیں کہ یہ تقدم زمانی پر دلالت کرتا ہے اور اللہ زمانی نہیں اور اللہ

اپنے آپ کونہیں جانتاورنہ عالم اور معلوم کا اتحاد لازم آئے گا اور یہ متمنع ہے۔
(التعریفات ۱۵۴)

المعنی:

جس کا شے (لفظ) سے قصد کیا جائے۔ (التعریفات ۱۵۴)

المعنوی:

وہ ہے کہ جس میں زبان کیلئے کوئی حصہ نہیں ہوتا بلکہ وہ تو ایسا معنی ہوتا ہے کہ جسے دل کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۵۴)

المعونۃ:

(۱) عام مؤمنین سے جو بات خلاف عادت ظاہر ہوا سے معونت کہتے ہیں۔
(۲) عوام سے جو ظاہر ہو ان کو مشکلات اور بلاؤں سے نجات دلانے کے لیے۔
(التعریفات ۱۵۴)

المعیار:

(عند الاصولیین) وہ ظرف جو مظروف کے مساوی ہو جیسے وقت روزے کے لیے۔ (قواعد الفقہ ۴۹۷)

(م غ)

المغالطۃ:

وہ قول جو ان قضایا سے مرکب ہو جو قضایا قطعیہ یا ظنیہ یا مشہورہ کے مشابہ ہوں۔
(التعریفات ۱۵۵)

المغرور:

وہ شخص جس نے ملک یمین یا ملک نکاح کا اعتقاد رکھتے ہوئے عورت سے وطی کی اور اس نے بچہ جنا مگر پھر اس کا کوئی حقدار نکل آیا۔ تو ایسے شخص کو مغرور (دھوکا کھایا ہوا) کہتے ہیں کیونکہ بائع نے اسے دھوکا دیا ہے کہ اس نے وہ لونڈی اسے بیچی ہے تو خود اس کی اپنی

ملک نہیں۔(التعریفات ۱۵۵)

المغفرۃ:

قدرت رکھنے والے کا اپنے ماتحت سے صادر ہونے والے قبیح کام کو چھپانا۔ (التعریفات ۱۵۵)

المغمی علیہ:

وہ شخص کہ جس کی مدرکہ قوتیں کسی عارض کی وجہ سے معطل ہوگئی ہوں۔

المغیریۃ:

یہ مغیرہ بن سعید العجلی کے اصحاب کا گروہ ہے۔ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اللہ انسانی صورت پر نور سے جسم ہے اس کے سر پر نور کا تاج ہے اور اس کا دل حکمت کا منبع ہے۔(معاذ اللہ)(التعریفات ۱۵۵)

(م ف)

المفارقات:

وہ جواہر جو مادہ سے مجرد ہوں بنفسہٖ قائم ہوں۔(التعریفات ۱۵۵)

المفارضۃ.

وہ شرکت جو دو افراد کے مال، تصرف اور دین میں برابری پر ہوں۔(التعریفات ۱۵۵)

المفتی.

وہ فقیہ جو حوادث و نوازل میں جواب دیتا ہے اور اس کیلئے ملکۂ استنباط ہوتا ہے۔ اصل میں مفتی "مجتہد" ہوتا ہے۔فی زمانہ ناقلین ہیں جنھیں مجازاً مفتی کہا جاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۴۴۸ توضیحاً)

المفتی الماجن:

(۱) وہ شخص جو لوگوں کو حیلے سکھلاتا ہو۔

(۲) وہ شخص جو بے علمی سے فتویٰ دیتا ہو۔(التعریفات ۱۵۵)

المفتی بہ:

کسی مسئلہ میں ائمہ کے مختلف اقوال میں سے وہ راجح قول کہ جسے فقہاء میں سے اہل ترجیح دی ہو۔ (قواعد الفقہ ۴۴۸)

المفرد:

جس کے معنیٰ کی جزء پر لفظ کی جزء دلالت نہ کرے۔

مفرد اور واحد میں فرق یہ ہے کہ مفرد کبھی حقیقی ہوتا ہے اور کبھی اعتباری ہوتا ہے اور کبھی جمیع اجناس پر واقع ہوتا ہے جبکہ واحد صرف واحد حقیقی پر واقع ہوتا ہے۔ (التعریفات ۱۵۵)

المفسر:

جو نص پر وضاحت میں اس قدر زائد ہو کہ اگر وہ عام ہو تو تخصیص کا احتمال نہ رہے اور اگر وہ خاص ہو تو تاویل کا احتمال باقی نہ رہے۔ (التعریفات ۱۵۵)

المفعول بہ:

وہ ہے کہ جس پر فاعل کا فعل بغیر حرف جر کے واسطہ یا حرف جر کے واسطہ کے ساتھ واقع ہو۔ (التعریفات ۱۵۶)

المفعول فیہ:

وہ زمانہ یا مکان ہے کہ جس میں فعل مذکور کیا گیا ہو۔

المفعول لہ:

وہ اسم ہے کہ جس کیلئے فعل مذکور کو کیا گیا ہو۔

مفعول مالم یسم فاعلہ:

ہر وہ مفعول کہ جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کو اس (فاعل) کے قائم مقام کر دیا گیا ہو۔ (التعریفات ۱۵۶)

المفعول المطلق:

وہ اسم ہے کہ جس کو فعل مذکور کے فاعل نے کیا ہو اس (فعل) کے معنیٰ کے ساتھ۔
(التعریفات ۱۵۶)

المفعول معہ:

وہ اسم ہے جو "واو مصاحبہ" کے بعد ذکر گیا ہو ایسی واو کے بعد جو فعل کے معمول کو ملانے کے لیے ہو لفظاً جیسے "استوی الماء الخشبة" یا معنیٰ جیسے "ما شانك و زیدا"۔
(التعریفات ۱۵۶)

المفقود:

ایسا غائب شخص کہ جس کی زندگی اور موت کی خبر نہ ہو اور نہ ہی اس کے مقام کی خبر ہو۔ (التعریفات ۱۵۶)

المفضاۃ:

وہ عورت جس کا اگلا اور پچھلا مقام دونوں ایک ہو گئے ہوں۔ (قواعد الفقہ ۴۹۹ ملخصاً)

المفلس:

جس شخص پر بندوں کے قرض اس قدر زیادہ ہو جائیں کہ وہ اس کے مال سے ادا نہ کیے جا سکیں اور حاکم اس کے تصرفات پر پابندی لگا دے۔
(شرح صحیح مسلم ۴، ۲۷۸) (عمدۃ القاری ۱۲، ۲۳۹)

المفہوم:

وہ شے جو ذہن میں حاصل ہو۔

مفہوم المخالفۃ:

(۱) جو کلام سے بطریق التزام سمجھا جائے۔
(۲) مسکوت میں منطوق کے خلاف حکم ثابت کرنا۔ (التعریفات ۱۵۶)

مفہوم الموافقۃ:

وہ ہے جو کلام سے بطریق مطابقت سمجھا جائے۔(التعریفات ۱۵۶)

المفوضۃ:

وہ عورت جو مہر کے ذکر کے بغیر نکاح کرے یا اس شرط پر نکاح کرے کہ مہر نہ ہوگا۔(التعریفات ۱۵۶)

(م،ق)

المقاطع:

ضروریات اور مسلمات سے وہ مقدمات کہ جن کی طرف ادلہ اور حجتیں منتہی ہوتی ہیں۔(التعریفات ۱۵۶)

المقام:

(عندالصوفیاء) وہ آداب ہیں جن کے ذریعے بندہ کسی منزل کو حاصل کرتا ہے اور اس تک پہنچتا ہے اور کچھ کرنے کے ساتھ یہ مقام اس کیلئے ثابت ہوتا ہے اور ہوا سے تکلیف کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔(رسالہ قشیریہ ۱۴۶)۔

المقایضۃ:

وہ بیع ہے جس میں دونوں طرف عین ہو یعنی سامان کو سامان کے عوض بیچنا۔
(قواعد الفقہ ۵۰۰ توضیحا)

المقبولات:

وہ قضایا جو ایسے افراد سے ماخوذ ہوں جن کے بارے میں حسن ظن پایا جاتا ہے مثلاً اولیاء وحکماء۔

المقتدی:

وہ شخص ہے کہ جس نے امام کو تکبیر افتتاح کے ساتھ پایا ہو۔(التعریفات ۱۵۶)

المقتضی:

جس کی کوئی صحت نہ ہو مگر کسی دوسری شے کے اندراج کے ساتھ کلام کی صحت کی ضرورت کی وجہ سے۔ جیسے اللہ کا فرمان ہے "واسئل القریۃ" یعنی اہل قریہ۔

(التعریفات ۱۵۶،۱۵۷)

مقتضی النص:

وہ ہے کہ جس پر لفظ دلالت نہیں کرتا اور نہ ہو ملفوظ ہوتا ہے لیکن وہ لفظ کی ضرورت سے ہوتا ہے اعم ہے کہ وہ شخص ہو یا عقلی ہو۔ (التعریفات ۱۵۷)

المقدار:

لغۃً کمیت۔ اصطلاحاً وہ متصل کمیت کہ جو جسم اور خط اور سطح اور ثخن کو بالاشتراک لیتی ہے۔

پس مقدار، ہویۃ، شکل اور جسم تعلیمی یہ تمام اعراض بمعنیٰ واحد ہیں حکماء کی اصطلاح میں۔ (التعریفات ۱۵۷)

المقدم:

(فی علم المنطق) قضیہ شرطیہ کے جزءِ اول کو مقدم کہا جاتا ہے۔

المقدمۃ:

جس پر دلیل کی صحت موقوف ہو۔ (مناظرہ رشیدیہ ۲۶)

مقدمۃ العلم:

(۱) جس پر علم کے مسائل موقوف ہوں۔ (المطول ۳۲)

(۲) جس پر شرع موقوف ہو۔ (التعریفات ۱۵۷)

مقدمۃ الکتاب:

کلام کا وہ حصہ جسے مقصود پر مقدم کیا جاتا ہے اور اس کا مقصود سے ربط ہوتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ (المطول ۳۲)

المقدمة الغریبة:

وہ مقدمہ جو قیاس میں مذکور نہ ہو نہ بالفعل نہ بالقوۃ جیسے ہمارا قول۔ "أمساو لباء وباء مساق لجیم" تو نتیجہ آئے گا "أسا و لجیم" مقدمہ غریبہ کے واسطہ سے۔
(التعریفات ۱۵۷)

المقر لہ بالنسب علی الغیر:

اس کا بیان یہ ہے کہ ایک شخص نے اقرار کیا کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اور وہ غیر پر اقرار کرے کہ وہ اس کا باپ ہے۔ (جبکہ جس پر نسب کا دعویٰ کیا ہو اس نے اقرار نہ کیا ہو)۔
(التعریفات ۱۵۷)

المقطوع:

(عند المحدثین) جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۳۳)

المقولات:

وہ کہ جن میں حرکت واقع ہوتی ہے چار ہیں۔ (۱) کم (۲) وہ کہ جس میں کیف کی حرکت واقع ہوتی ہے۔ (۳) وضع (۴) أین۔
باقی مقولات میں حرکت واقع نہیں ہوتی۔ (التعریفات ۱۵۷، ۱۵۸)

(م ک)

المکابرۃ:

مسئلہ علمیہ میں جھگڑا کرنا درستگی کو ظاہر کرنے کیلئے نہیں بلکہ خصم پر الزام کے لیے۔
(التعریفات ۱۵۸)

المکاتب:

وہ غلام جس سے آقا مال کی ایک مقدار معین کر کے کہہ دے کہ اتنا مال ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام قبول کر لے۔

المکاری المفلس:

وہ شخص ہے کہ جو جانوروں کو کرایہ پر دینے کا عقد کرے اور کرایہ لے لے اور جب سفر کا وقت آئے تو یہ ظاہر ہو جائے کہ اس کے پاس تو جانور ہی نہیں ہے۔ (التعریفات ۱۵۸)

المکاشفۃ:

یہ صوفی کا بیان کی کے ساتھ حاضر ہونا ہے۔ اس حالت میں وہ دلیل میں غور و فکر اور راستے کی تلاش کا محتاج نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے شکوک و شبہات کے اسباب سے پناہ طلب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ وہ مغیبات کے بیان کرنے میں حجاب میں ہوتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۱۷۶)

المکافاۃ:

احسان کے بدلے میں اس کی مثل یا کچھ زائد بھلائی کرنا۔ (التعریفات ۱۵۸)

المکان:

(۱) (عند الحکماء) جسم حاوی کی وہ سطح باطن کہ جس نے جسم محوی کی سطح ظاہر سے عاس کیا ہوا ہے۔

(۲) (عند المتکلمین) وہ موہوم فراغ کہ جسے جسم بھرتا ہے اور اس میں اپنے ابعاد مضبوط کرتا ہے۔ (التعریفات ۱۵۸)

المکان المبہم:

اس مکان سے عبارت ہے کہ جس کیلئے وہ نام ہو کہ جو نام ان کو اس امر کے سبب سے دیا گیا ہے کہ جو اپنے مسمیٰ میں داخل نہیں جیسے "خلف" کیونکہ اس مکان کو "خلف" کا نام دینا اس کے جہت خلف میں ہونے کے سبب سے ہے اور وہ اسم کے مسمیٰ میں داخل نہیں۔ (التعریفات ۱۵۸)

المکان المعین:

اس مکان سے عبارت ہے کہ جس کیلئے وہ نام ہو کہ جو نام ان کو اس امر کے سبب سے دیا گیا ہو کہ جو اپنے مسمیٰ میں داخل ہو جیسے "دار"۔ کیونکہ اس مکان کو دار کا نام دینا دیوار

اور چھت وغیرہ کے سبب سے ہے اور یہ تمام مسمّیٰ میں داخل ہیں۔ (التعریفات ۱۵۸)

المکرّمیۃ:

یہ مکرم العجلی کے اصحاب ہیں۔ ان کا نظریہ ہے کہ نماز کو ترک کرنے والا کافر ہے۔ نماز کو چھوڑنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کو نہ پہچاننے کی وجہ سے۔ (التعریفات ۱۵۸)

المکرّوہ:

جس کا ترک کرنا راجح ہو! اگر وہ حرام سے قریب ہو تو کراہت تحریمی ہوگی اور اگر حلال سے قریب ہو تو کراہت تنزیہی ہوگی اور اس کے کرنے پر عقاب نہیں ہوتا۔ (التعریفات ۱۵۸)،

المکس:

شہر میں داخل ہونے والے تاجروں سے جو حصہ (چونگی) لیا جائے وہ مکس ہے اور لینے والا مکس ہے۔ (تبیان القرآن ۷، ۱۲۶)

المکعب:

وہ جسم ہے کہ جس کی (۶) سطحیں ہوں۔ (التعریفات ۱۵۸)

المکوک:

یہ ڈیڑھ صاع کا ایک پیمانہ ہے۔ (تاج العروس ۲۷، ۳۴۴)

(م ل)

الملأ المتشابہ:

وہ افلاک اور عناصر ہیں اس سطح کے سوا کہ جو فلک اعظم سے ابھری ہوئی ہے اور وہ سطح ظاہر ہے۔ ملأ میں تشابہ یوں کہ اس کے اجزاء طبائع میں متفق ہیں۔ (التعریفات ۱۵۸)

الملازمۃ:

لغۃً ایک شے کا دوسری سے جدا ہونا ممتنع ہو۔ اصطلاحاً ایک حکم کا دوسرے حکم کیلئے تقاضا کرنے والا ہونا اس صورت میں کہ جب تقاضا کرنے والا پایا جائے تو جس کا

تقاضا کیا ہے وہ بھی پایا جائے۔(التعریفات ۱۵۸،۱۵۹)

الملازمۃ الخارجیۃ:

شے کا دوسری شے کیلئے خارج میں تقاضا کرنے والا ہونا یعنی نفس الامر میں۔ کہ جب خارج میں ملزوم کا تصور ثابت ہو تو اس میں لازم کا تصور بھی ثابت ہو جیسے۔ زوجیت اثنین کو لازم ہے۔(التعریفات ۱۵۹)

الملازمۃ الذہنیۃ:

شے کا دوسری شے کیلئے ذہن میں تقاضا کرنے والا ہونا یعنی جب ذہن میں ملزوم کا تصور ثابت ہو تو اس میں لازم کا تصور بھی ثابت ہو۔ جیسے بصر کا لزوم عمیٰ کے لیے۔ (التعریفات ۱۵۹)

الملازمۃ العادیۃ:

جس میں عقل کیلئے لازم کے خلاف کا تصور کرنا بھی ممکن ہو جیسے۔ تعداد الٰہ کی تقدیر پر فساد عالم کا علم لزوم کم ہو سکتا ہے وہ اتفاق کرلیں۔(التعریفات ۱۵۹)

الملازمۃ العقلیۃ:

جس میں عقل کیلئے لازم کے خلاف تصور کرنا ممکن نہ ہو جیسے۔ سفید کیلئے سفیدی کا لزوم جب تک وہ سفید ہے۔(التعریفات ۱۵۹)

الملامسۃ:

بیچنے والا کہے میں تم کو یہ چیز اتنے پیسوں کے عوض بیچتا ہوں جب تم اس کو چھولو گے تو بیع واجب ہو جائیگی یا خریدار اسی طرح کہے۔(شرح صحیح مسلم ۴،۱۰۸)

الملامتیۃ:

وہ لوگ ہیں جو اپنے باطن کی باتیں ظاہر پر واضح نہیں کرتے۔ اور یہ لوگ کمال اخلاص کیلئے خوب کوشش کرتے ہیں۔ اپنے ارادہ اور علم سے حق کے ارادہ وعلم کا خلاف نہیں کرتے۔ اور یہ لوگ اسباب کی نفی نہیں کرتے مگر جہاں نفی کا تقاضا ہو اسی طرح اسباب کا اثبات بھی نہیں کرتے مگر جہاں اثبات کا تقاضا ہو۔ یہی وہ حضرات ہیں کہ جن کے متعلق یہ

آیا ہے کہ "میرے اولیاء میری قباء کے نیچے ہیں جنھیں میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔"
(التعریفات ۱۵۹)

الملتزم:

کعبۃ اللہ شریف کا وہ مبارک حصہ جو باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ہے۔

الملحد:

وہ شخص قدیم شرع سے کفر کی کسی جہت کی طرف مائل ہو جائے یا دین کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ دین میں طعن کرنے لگے یا ضروریات دینیہ میں اپنی خواہش کے مطابق تاویلات کرنے لگے۔ (قواعد الفقہ ۵۰۵)

الملک:

وہ نوری لطیف جسم جو مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔ (التعریفات ۱۶۰)

الملک:

(عند الفقہاء) وہ اتصال شرعی جو انسان اور شے کے درمیان ہوتا ہے اور اس شے میں اس انسان کو تعرف کرنے میں آزادی دیتا ہے اور غیر کو اس شے میں تعرف کرنے سے روکتا ہے۔ تو شے مملوک ہو جاتی ہے موقوف نہیں ہوتی۔ لیکن شے موقوف نہیں ہوا کرتی مگر اس وقت کہ جب وہ مملوک ہو۔

الملک المطلق:

وہ ملک جو سبب معین کے بیان سے خالی ہو۔ اس طرح کہ وہ دعویٰ کرے یہ اس کی ملک ہے اور اس پر کچھ زیادہ نہ کرے۔ اگر اس نے کہا میں نے اسے خریدا ہے یا وارث ہوا ہوں تو ملک مطلق کا دعویٰ نہ ہوگا۔ (التعریفات ۱۶۰)

الملکۃ:

وہ کیفیت (صفت) جو نفس میں راسخ ہو۔ (التعریفات ۱۶۰) (المطول ۵۵)

الملکوت:

وہ عالم غیب جو ارواح اور نفوس کے ساتھ مختص ہے۔ (التعریفات ۱۶۰)

(م م)

المماثلۃ:

دو یا زائد ذاتوں کا نوع میں متحد ہونا۔ (التعریفات ۱۲)

الممانعۃ:

(۱) جس کو معلل نے واجب کیا ہے اس کو قبول کرنے سے مسائل کا رکنا بغیر دلیل کے۔ (التعریفات ۱۶۰)

(۲) (عندالاصولیین) معترض کا مستدل کی دلیل کے تمام یا بعض مقدمات پر تعیین اور تفصیل کے ساتھ اعتراض کرنا۔ (النامی ۲۲۷)

الممانعۃ فی صلاح الوصف للحکم:

(عندالاصولیین) معترض یہ اعتراض کرے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں یہاں وصف پایا جاتا ہے لیکن وہ اسم حکم کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ (النامی ۲۲۸)

الممانعۃ فی نفس الوصف:

(عندالاصولیین) معترض یہ اعتراض کرے کہ ہم مستدل نے جس چیز کو وصف یعنی علت قرار دیا ہے ہم اسے متنازع فیہ مسئلہ میں علت نہیں مانتے۔ (النامی ۲۲۸)

الممانعۃ فی نفس الحکم:

(عندالاصولیین) معترض وصف کے وجود اور اس کی صلاحیت کو تسلیم کرنے کے بعد کہے کہ ہم اس حکم کو حکم تسلیم نہیں کرتے بلکہ حکم کوئی اور ہے۔ (النامی ۲۲۸)

الممانعۃ نسبۃ الحکم الی الوصف:

(عندالاصولیین) معترض وجود علت، اس کی صلاحیت اور حکم کے پائے جانے کو تسلیم کرنے کے بعد کہے کہ اس حکم کی یہ علت نہیں جو مستدل نے بیان کی ہے بلکہ اس کی

علت کوئی اور ہے۔(النامی ۲۲۸)

الممتنع بالذات:

جوذاتی طور پراپنے عدم(نہ ہونے) کا تقاضا کرے۔(التعریفات ۱٦٠)

الممدود:

وہ ہے کہ الف کے بعد ہمزہ ہو، جیسے کساء، دواء۔(التعریفات ۱٦٠)

الممکن بالذات:

جوذاتی طور پر تقاضا کرے کہ وہ وجود اور عدم میں سے کسی شے کا تقاضا نہیں کرتا جیسے "عالَم"۔ (التعریفات ۱٦٠)

الممکنۃ الخاصۃ:

وہ قضیہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کی جانب مخالف موضوع کیلئے ضروری نہیں۔

الموہۃ:

وہ ہے کہ جس کا ظاہر اس کے باطن کے خلاف ہو۔(التعریفات ۱٦٠)

(م ن)

المن:

ایک پیمانہ جس کی مقدار دو رطل ہوتی ہے اور وہ چالیس استار ہے۔ ہر استار ساڑھے چار مثقال کا ہوتا ہے تو شرعی مَن (۱۸٠) مثقال کا ہوا۔ یعنی تقریباً ایک کلو اور پچیس گرام۔

المنابذۃ:

بائع اور مشتری کسی چیز کی قیمت پر راضی ہو جائیں اور بائع یہ کہے کہ جب میں یہ چیز تمہارے پاس پھینک دوں گا تو بیع لازم ہو جائیگی اور تمہیں واپس کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔(شرح صحیح مسلم ۴، ۱٠۸)

المنادی:

جس کی توجہ ایسے حرف کے ذریعے طلب کی گئی ہو جو "اَدْعُو" فعل کے قائم مقام

ہو لفظاً یا تقدیراً۔(التعریفات ۱۶۰)

المناسبۃ:

دو یا زائد ذاتوں کا اضافت میں متحد ہونا۔(التعریفات ۱۲)

المناسخۃ:

لغۃً بدلنا۔ اصطلاحاً اس سے مراد یہ ہے کہ میت کے ترکہ کی تقسیم سے قبل ہی اگر کسی وارث کا انتقال ہو جائے تو اس کا حصہ اس کے وارثوں کی طرف منتقل کر دیا جائے۔
(التعریفات ۱۶۰، ۱۶۱)

المناظرۃ:

متخاصمین کا دو چیزوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت میں توجہ کرنا درستگی کے اظہار کے لیے۔(مناظرہ رشیدیہ ۹)

المنافق:

وہ شخص جو اعتقادی طور پر کفر کو چھپائے اور قول سے ایمان ظاہر کرے۔
(التعریفات ۱۶۱)

المناقضۃ:

(۱) لغۃً دو قوموں میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے باطل کرنا۔ اصطلاحاً دلیل کے مقدمات میں سے کسی معین مقدمہ پر منع وارد کرنا۔(التعریفات ۱۶۱)

(۲) (عند الاصولیین) مستدل نے جس چیز کے وصف ہونے کا دعوی کیا ہے اس سے حکم مختلف ہو جائے چاہے کسی مانع کی وجہ سے ہو یا غیر مانع کی وجہ سے ہو۔
(النامی ۲۲۹)

المناولۃ:

یہ ہے کہ شیخ طالب کو اپنی سماع کی کتاب اپنے ہاتھ سے دے اور کہے "میں نے تجھے اجازت دی کہ تو میری طرف سے یہ کتاب روایت کرے"۔ صرف کتاب عطاء کر دینا کافی نہیں۔(التعریفات ۱۶۱)

المنتشرۃ المطلقۃ:

وہ قضیہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے وقت غیر معین میں۔

المنتشرۃ:

وہ منتشرہ مطلقہ ہی ہے ساتھ قید لادوام ذاتی کے۔

المندوب:

(۱) عند الفقہاء وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا اس کے ترک سے نظر شارع میں راجح ہو البتہ اس کا ترک بھی جائز ہو۔

(۲) جس پر یا، یا، وا کے ذریعے رویا (نوحہ کیا) جائے۔ (التعریفات ۱۶۱)

المنسوب:

وہ اسم ہے کہ جس کے آخری دہ یا مشدد ماقبل مکسور ملی ہوئی ہو کہ جو نسبت کی علامت ہے جیسے ہاشمی۔ (التعریفات ۱۶۱)

المنصرف:

(۱) جس پر جر تنوین کے ساتھ داخل ہو۔ (التعریفات ۱۶۱)

(۲) وہ اسم جس میں منع صرف کے اسباب میں نہ کوئی دو سبب پائے جائیں نہ ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔

المنصف:

انگور کا وہ پکا ہوا شیرہ کہ جس کو اتنا پکایا گیا ہو کہ اس کا آدھا ختم ہو گیا ہو۔ (التعریفات ۱۶۱)

المنصوبات:

وہ اسم جو مفعولیت کی علامت پر مشتمل ہو۔ (التعریفات ۱۶۲)

المنصوریۃ:

یہ ابی منصور العجلی کے اصحاب کا گروہ ہے۔ان کا نظریہ ہے کہ رسل ہمیشہ آتے رہیں گے یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ جنت ایک شخص ہے جس کے ساتھ موالات کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور وہ امام ہے۔اور جہنم بھی ایک شخص ہے جس سے بغض رکھنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے فرائض چند اشخاص کے نام ہیں جن سے موالات کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح محرمات بھی اشخاص ہیں جن سے بغض رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔(التعریفات ۱۶۲)

المنطق:

وہ قانونی آلہ جس کی رعایت کرنا ذہن کو فکر میں خطاء سے بچاتا ہے۔

(التعریفات ۱۶۲)

المنطق الشرعی:

وہ ایک قانون ہے جس کی مراعات خطاء کفر سے بچائے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ۴۹۳)

المنع:

(عند اہل المناظرۃ) دلیل کے کسی مقدمہ معینہ پر دلیل طلب کرنا۔

(مناظرہ رشیدیہ ۲۵)

المنعقدۃ:

(من الیمین) مستقبل میں کسی کام کی قسم کھانا۔(بہار شریعت ۲، ۲۹۹)

المنفصلۃ الحقیقیۃ:

وہ قضیہ شرطیہ جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم صدق و کذب دونوں میں ہو۔

(التعریفات ۱۶۲)

المنفصلۃ مانعۃ الجمع:

وہ قضیہ شرطیہ جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم فقط صدق میں ہو۔(التعریفات ۱۶۲)

المنفصلۃ مانعۃ الخلو:

وہ قضیہ شرطیہ جس میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم فقط کذب میں ہو۔(التعریفات ۱۶۲)

المنقطع بمعنی الاخص:

(عند المحدثین) دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔(تذکرۃ المحدثین ۴۳)

المنقلۃ:

وہ زخم جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ کر ہٹ جائے۔(بہارِ شریعت ۳،۴۲،۸)

المنقوص:

وہ اسم ہے جس کے آخر میں "یا" ماقبل مکسور ہو جیسے "القاضی"۔(التعریفات ۱۶۲)

المنقول:

وہ لفظ جو کئی معانی میں مشترک ہو اور معنیٰ اول میں اس کے استعمال کو ترک کر دیا گیا ہو۔(التعریفات ۱۶۲)

المنقول الاصطلاحی:

ہو لفظ جو منقول جس کے ناقل عرف خاص والے ہوں۔(التعریفات ۱۶۳)

المنقول الشرعی:

وہ لفظ منقول جس کے ناقل اہل شرع ہوں۔(التعریفات ۱۶۳)

المنقول العرفی:

وہ لفظ منقول جس کے ناقل عرف عام والے ہوں۔(التعریفات ۱۶۳)

المنکر:

(عند المحدثین) جس روایت میں زیادہ ضعیف راوی کم ضعیف کی مخالفت کرے۔ اس کا مقابل معروف ہے۔(تذکرۃ المحدثین ۴)

المنی:

وہ سفید گاڑھا پانی جو جھٹکے سے نکلے۔ اس سے شہوت ختم ہو جاتی ہے اور اس کے نکلنے سے انتشار ٹوٹ جاتا ہے۔

المنیحۃ:

اس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اس سے لیے کہ یہ کچھ دنوں اس کی دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کر دے۔ (بہارِ شریعت ۳، ۳۳۰)

(م و)

الموات:

وہ زمین جو آبادی سے فاصلے پر ہو اور وہ نہ کسی کی ملک ہو اور نہ کسی کی حق خاص ہو۔ (بہارِ شریعت ۳، ۷۶۴)

الموازنۃ:

دونوں فاصلے وزن میں مساوی ہوں قافیہ میں مساوی نہ ہوں جیسے "و نمارق مصفوفة" و زرابی مبثوثة"۔

المواساۃ:

کوئی شخص غیر کو نفع دینے میں اور ضرر دفع کرنے میں اپنا سا جانے۔ جبکہ ایثار یہ ہے کہ غیر کو اپنے پر مقدم رکھے اور یہ بھائی چارے کی نہایت ہے۔ (التعریفات ۱۶۴)

المواقیت:

وہ جگہیں کہ مکہ معظمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔ (بہارِ شریعت ۱، ۱۰۶۷)

وہ جگہیں کہ مکہ کا ارادہ کرنے والے کا جن کو بغیر احرام کے عبور کرنا ممنوع ہے بلکہ احرام باندھ کر ان جگہوں سے گزرے گا۔

الموت:

وہ وجودی صفت کہ جو زندگی کی ضد کے طور پر پیدا کی گئی ہے۔(النامی ۳۰۳)

الموجب بالذات:

وہ ہے کہ اس ذات سے فعل کا صدور واجب ہو بغیر قصد و ارادہ کے اگر ہو اس کیلئے علت تامہ ہو جیسے سورج کا مشرق سے طلوع ہونا اور آگ کا جلانا۔(التعریفات ۱۶۴)

الموجبۃ الجزئیۃ:

وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم ایجابی موضوع کے بعض افراد پر ہو۔

الموجبۃ الکلیۃ:

وہ قضیہ محصورہ جس میں حکم ایجابی موضوع کے تمام افراد پر ہو۔

الموجود:

(عندالحکماء) موجود وہ ہے جس کے بارے میں خبر دینا ممکن ہو۔(التعریفات ۱۶۴)

الموجہۃ:

وہ قضیہ جس میں جہت مذکور ہو۔

الموجہۃ البسیطۃ:

وہ قضیہ موجہہ جس کی حقیقت ایجاب سلب دونوں سے مرکب ہو۔

الموسر:

وہ شخص جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اتنی مالیت یا اتنی مالیت کا مال تجارت یا اتنی مالیت کا حاجت اصلیہ سے زائد سامان ہو۔

الموصول:

جو (جملہ کا) جزء تام نہ ہے مگر صلہ اور عائد کے ساتھ۔(التعریفات ۱۶۴)

الموضوع:

(۱) وہ امر جو محل میں موجود ہو۔(التعریفات ۱۶۴)

(۲) (عند المحدثین) جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۴۳)

(۳) (عند المناطقۃ) محکوم علیہ کو کہتے ہیں۔

موضوع العلم:

کسی علم کا موضوع وہ ہوتا ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے اس علم میں بحث کی جاتی ہے۔ (التعریفات ۱۶۴)

الموضحۃ:

وہ زخم جس میں سر کی ہڈی نظر آجائے۔ (بہارِ شریعت ۴،۲۴۲،۸۰)

الموعظۃ:

جو سخت دلوں کو نرم کردے۔ خشک آنکھوں کو رلادے اور اعمال فاسدہ کی اصلاح کردے۔ (التعریفات ۱۶۵)

الموفق:

وہ ہے جو گمراہی کے بعد سیدھے راستہ پر دلالت کرے۔ (التعریفات ۱۶۵)

الموقوذۃ:

وہ جانور جو چوٹ کھانے سے مرا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳۸/۳)

الموقوف:

(عند المحدثین) جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ۴۴)

المولیٰ:

وہ شخص ہے کہ جس کیلئے اپنی زوجہ سے قربت ممکن نہ ہو مگر اس شے (کفارہ) کے ذریعے جو اس پر لازم ہے۔ (التعریفات ۱۶۵)

مولی الموالاۃ:

کسی مجہول النسب شخص نے کسی معروف النسب شخص کو بھائی کہا ہو اور اس کے ساتھ موالاۃ قائم کی ہو اور کہا ہو کہ اگر میں جنایت کروں تو دیت تیرے عاقلہ پر ہوگی اور اگر مجھے مال حاصل ہوا تو میرے مرنے کے بعد وہ تیرا ہوگا۔ اس پر معروف النسب شخص نے قبول کرلیا تو اس قول کو "موالاۃ" کہا جاتا ہے اور شخص معروف کو "مولی الموالاۃ" کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۶۵)

(م ہ)

المہایاۃ:

یعنی ایک چیز سے باری باری نفع اٹھانا مثلاً دو افراد نے مشترکہ طور پر مکان خرید کر ایک سال شریک رہائش رکھے اور دوسرا دوسرے سال رکھے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۰) (مکتبۃ المدینہ بحوالہ ردالمحتار ۳، ۳۸)

المہر:

(۱۰ درہم = ۲ تولے ۲/۱، ۱، ۷ ماشے = ۳۰،۶۱۸ گرام)

وہ مال جو حلال طور پر بضع کے مقابلہ (بدلہ) میں ہوتا ہے۔ اس کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔

المہملۃ:

وہ قضیہ حملیہ جس میں حکم موضوع کے افراد پر لگایا جائے اور افراد موضوع کی کمیت کو بیان نہ کیا جائے۔

المہملات:

وہ الفاظ کہ جو بالوضع معنی پر دلالت نہ کریں۔ (التعریفات ۱۶۳)

المہموز:

وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروف اصلیہ میں سے کوئی ایک ہمزہ ہو برابر ہے کہ اپنی

حالت پر باقی ہو جیسے "سائل" یا بدل دیا گیا ہو جیسے "سال" یا حذف کر دیا گیا ہو جیسے "سل"۔(التعریفات ۱۶۳)

(م ی)

المیقات:

لغۃً تحدید، وقت مقرر کرنا۔ اصطلاحاً حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والے کیلئے احرام باندھنے کی آخری حد۔(شرح صحیح مسلم ۲،۲۸۱)

المیل:

مسافت کی ایک مقدار ہے جو جدید حساب کے مطابق تقریباً (۱.۶ کلومیٹر) کا ہوتا ہے۔

المیمونیۃ:

یہ میمون بن عمران کے اصحاب ہیں۔ان کا نظریہ ہے کہ اللہ صرف خیر کا ارادہ فرماتا ہے شر کا نہیں۔اور نہ ہی معاصی کا ارادہ فرماتا ہے۔یہ لوگ بندوں کے افعال کی نسبت ان کی قدرت کی طرف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کفار کے بچے جنتی ہیں۔اور ان کے متعلق یہ بھی روایات ملتی ہیں کہ یہ لوگ پوتیوں، نواسیوں، بھانجیوں، اور بھتیجیوں سے نکاح کو جائز قرار دیتے ہیں۔اور یہ لوگ سورۃ یوسف کا انکار کرتے تھے۔(التعریفات ۱۶۵)

﴿......النون......﴾

(ان)

النائب:

جو کسی کام میں غیر کا قائم مقام ہو۔ (قواعد الفقہ ۵۱۹)

النادر:

جس کا وجود قلیل ہو اگرچہ وہ قیاس کے مخالف نہ ہو۔ (التعریفات ۱۶۶)

النار:

وہ جوہر لطیف جو جلانے والا ہے۔ (التعریفات ۱۶۶)

النازلۃ:

وہ واقعات کہ جن میں لوگ فتویٰ لینے کی طرف محتاج ہوتے ہیں۔

الناشزۃ:

لغۃً وہ عورت جو زوج کی نافرمان ہو اور غصہ دلانے والی ہو۔ شرعاً وہ عورت جو زوج کے گھر سے ناحق نکل جائے۔ (قواعد الفقہ ۵۱۹)

الناقص:

وہ کلمہ جس کا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے دعا، رمی۔ (التعریفات ۱۶۶)

الناموس:

وہ شرع جس کو اللہ نے مشروع فرمایا ہے۔ (التعریفات ۱۶۶)

(ن ب)

النبات:

وہ جسم مرکب کہ جس کیلئے وہ صورت نوعیہ ہو جس کا تعینی طور پر اس کے انواع کو بڑھنے اور غذا دینے کیلئے بمع حفظ ترکیب کے شامل ہو۔(التعریفات ۱۶۶)

النبہرج:

وہ کھوٹا درہم جس کو تجار رد کر دیں اور نہ لیں۔(التعریفات ۱۶۶)

النبی:

(۱) نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ نے ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو۔(بہارِ شریعت ۱، ۲۸)

(۲) جس کی طرف فرشتہ کے ذریعے وحی کی گئی ہو یا اس کے دل میں الہام کر دیا گیا ہو یا اسے اچھے خواب کے ذریعے تنبیہ کر دی گئی ہو۔(التعریفات ۱۶۶)

النبیذ:

کھجوروں یا منقیٰ کو پانی میں ڈال کر پانی کو جوش دیا جائے جس سے پانی میں کھجوروں یا منقیٰ کا ذائقہ پیدا ہو جائے اور مٹھاس آجائے تو اس کو نبیذ کہتے ہیں اور اس کا پینا جائز ہے۔

اگر پانی میں جھاگ پیدا ہو جائے اور وہ پانی نشہ آور ہو جائے تو اسکا پینا حرام اور ناجائز ہے۔(شرح صحیح مسلم ۲، ۵۶۳)

(ن ت)

النتاج:

جانوروں کے بچے جننے کو نتاج کہا جاتا ہے۔(قواعد الفقہ ۵۲۲ توضیحا)

النتیجہ:

وہ قول جو قیاس سے لازم آئے۔(قواعد الفقہ ۵۲۲)

(ن ج)

النجاریة:

محمد بن حسین النجار کے اصحاب ہیں۔ یہ لوگ خلق افعال کے مسئلہ میں اہلِ سنت کی موافقت کرتے ہیں۔ (التعریفات ۱۶۶)

النجاسۃ الغلیظۃ:

وہ نجاست جس پر فقہاء کا اتفاق ہو اور اس کا حکم سخت ہے مثلاً گوبر، لید، پاخانہ وغیرہ۔ (بہار شریعت مکتبۃ المدینہ بحوالہ ۲، ۴۸)

النجاسۃ الخفیفۃ:

وہ نجاست جس پر فقہاء کا اختلاف ہو اور اس کا حکم ہلکا ہے۔ گھوڑے کا پیشاب وغیرہ۔

النجاسۃ المرئیۃ:

وہ نجاست جو خشک ہونے کے بعد بھی دکھائی دے جیسے پاخانہ۔
(ماخوذ بہار شریعت حصہ ۲)

النجاسۃ الغیر المرئیۃ:

وہ نجاست جو خشک ہونے کے بعد دکھائی نہ دے، جیسے پیشاب۔

النجباء:

وہ چالیس حضرات ہیں کہ جو خلق کا بوجھ اٹھانے میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ بات بھی ہے کہ کسی حادث کی قوت بشریہ بوجھ نہیں اٹھا سکتی مگر یہ ان کے ساتھ خاص ہے بہت زیادہ شفقت اور فطری رحمت کے باعث۔ (التعریفات ۱۶۶)

النجش:

کوئی شخص چیز کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو بلکہ مقصود گاہک کو رغبت دلانا ہو۔

(ن ح)

النحر:

اونٹ کے حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔

النحو:

وہ علم ہے کہ جس کے ذریعے کلام کی صحت اور فساد کو جانا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۶۶)

(ن د)

الندبۃ:

مردہ یا مصیبت زدہ کو حرف ندا ''واو'' ''یا'' کے ساتھ پکار کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں۔

الندم:

وہ غم جو انسان کو پہنچتا ہے اور وہ تمنا کرتا ہے کہ جو اس سے واقع ہوا نہ واقع ہوتا۔
(التعریفات ۱۶۶)

الندب:

جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو مگر کرنا زیادہ راجح ہو۔

النداء:

اس کا اطلاق توجہ طلب کرنے پر کیا جاتا ہے اس حرف کے ساتھ جو ''ادعو'' فعل کے قائم مقام ہے چاہے ہو لفظاً ہو یا تقدیراً۔

(ن ذ)

النذر:

کسی مباح فعل کو اپنے اوپر واجب کرنا ایسے قول کے ذریعے کہ جو اللہ کی تعظیم کیلئے ہو۔ اس شرط کے ساتھ کہ وہ فعل مباح کسی واجب کی جنس سے ہو۔ (قواعد الفقہ ۵۲۳)

(ن ز)

النزاع اللفظی:

وہ نزاع (اختلاف) جو لفظ اور اصطلاح کے اطلاق میں ہو معنیٰ میں نہ ہو۔

النزاہۃ:

کسی ذلت اور غیر پر ظلم کیے بغیر مال کمانے کا نام ہے۔(التعریفات ۱۶۶)

النزل:

نزیل (مہمان) کے رزق کو کہا جاتا ہے۔(التعریفات ۱۶۶)

(ن س)

النسبۃ:

(۱) دو چیزوں کے درمیان تعلق واقع کرنا۔(التعریفات ۱۶۷)

(۲) اس سے مراد اسم کے آخر میں ''یا مشدد'' کا اس لیے اضافہ کرنا ہوتا ہے تا کہ ظاہر ہو سکے کہ اس اسم کے ساتھ کسی کا تعلق ہے۔ جس اسم کے آخر میں ''یا'' لگائی جائے اس کو منسوب الیہ کہتے ہیں۔

النسبۃ الثبوتیۃ:

ایک شے کو دوسری شے کیلئے ثابت کرنا اس وجہ پر کہ جیسی وہ ہے۔(التعریفات ۱۶۷)

النسخ:

(۱) لغۃً زائل کرنا، نقل کرنا۔ شرعاً ایک دلیل شرعی کا دوسری دلیل شرعی سے مؤخر ہو کہ وارد ہونا اس حال میں کہ یہ مؤخر دلیل مقدم دلیل کے حکم کے خلاف کا تقاضا کرے۔(التعریفات ۱۶۷)

(۲) اصطلاح شریعت میں نسخ شارع کے اعتبار حکم شرعی کی انتہاء کا بیان ہے۔ اللہ کو اس حکم کی انتہاء معلوم ہوتی ہے (ہمارے سامنے چونکہ ناسخ نہیں ہوتا اس لیے) ہم اس حکم کو دائمی خیال کرتے ہیں اور ناسخ آنے کے بعد ہم کو اس حکم کی

انتہاء معلوم ہوتی ہے اس لیے ہمارے اعتبار سے نسخ حکم سابق کا بدل جانا ہے۔
(التعریفات ۱٦۷)

النسمة:

لغۃً سانس، روح۔ عرفاً ہر ذی روح کو کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۵۲۵ توضیحاً)

النسیان:

(۱) جو عقل میں حاصل ہونے والی صورت کو ملاحظہ کر سکتا ہے اس کا ملاحظہ نہ کرنا۔
(النامی ۲۸٦)

(۲) جس کا علم ہے اس سے غافل ہونا بغیر نیند وغیرہ کی حالت کے۔ یہ نہ نفس وجوب کے منافی ہے نہ وجوب اداء کے۔ (التعریفات ۱٦۷)

(ن ش)

النش:

(۲/۱ اوقیہ یا ۶۱،۲۳٦ گرام)

ہر شے کے نصف کو کہا جاتا ہے۔ خصوصاً نصف اوقیہ پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔
(قواعد الفقہ ۵۲٦ بالتعرف)

(ن ص)

النص:

(۱) (عند الاصولیین) جو وضاحت میں ظاہر پر زائد ہو اس معنیٰ کے سبب جو متکلم ہے اور وہ متکلم کا کلام کو اس معنیٰ کیلئے چلانا ہے۔ (التعریفات ۱٦۷)

(۲) جو تاویل کا احتمال نہ رکھے۔

النصاب:

وہ مال جس سے کم میں زکوۃ واجب نہ ہو مثلاً ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اتنی رقم۔

النصاریٰ:

وہ لوگ جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔واحد نصرانی آتا ہے۔اس گاؤں کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پرورش پائی تھی یعنی ''ناصرہ گاؤں''۔

النصح:

فساد کے شائبہ سے عمل کو خالص کرنا۔(التعریفات ۱۶۷)

نصف النہار الحقیقی:

طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کے نصف کو نصف النہار حقیقی کہتے ہیں۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ۱،۸۵)

نصف النہار الشرعی:

طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک کے نصف کو نصف النہار شرعی کہتے ہیں۔

النصیحۃ:

جس میں درستگی ہے اس کی طرف بلانا اور جس میں فساد ہے اس سے روکنا۔ (التعریفات ۱۶۷)

النصیریۃ:

یہ فرقہ کہتا ہے کہ ''اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ میں حلول کر لیا ہے''۔(التعریفات ۱۶۷)

(ن ط)

النطیحۃ:

وہ جانور جو کسی جانور کے سینگ مارنے کی وجہ سے مر گیا ہو۔(بہار شریعت ۲،۴۰)

(ن ظ)

النظر:

امور معلومہ کو ترتیب دینا تا کہ وہ ترتیب تحصیل مجہول تک پہنچا دے۔

النظامیۃ:

یہ ابراہیم النظام کے اصحاب ہیں جو کہ قدریہ کے شیطانوں میں سے تھا۔ اس نے فلاسفہ کی کتب کا مطالعہ کیا اور ان کے کلام کو معتزلہ کے کلامِ کے ساتھ ملا دیا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اللہ دنیا میں بندوں سے وہ کرنے پر قادر نہیں کہ جس میں ان کیلئے بہتری نہیں اور نہ ہی اس پر قادر ہے کہ آخرت میں اہل جنت وجہنم کے ثواب وعقاب سے کچھ کم کرے یا بڑھائے۔ (التعریفات ۱۶۸)

النظری:

جس کا حصول نظر وکسب پر موقوف ہو جیسے نفس اور عقل کا تصور اور "العالم حادث کی تصدیق"۔ (التعریفات ۱۶۷)

النظم:

لغۃً لڑی میں موتی پرونا۔ اصطلاحاً وہ مرتب الفاظ کہ جن کو اس لیے لایا گیا ہو کہ ان کی دلالت اس پر معتبر ہو جس کا عقل تقاضا کرتی ہے۔ (التعریفات ۱۶۷)

(ن ع)

النعت:

وہ تابع ہے جو اپنے متبوع میں جو معنی ہے اس پر دلالت کرتا ہے مطلقاً۔ (التعریفات ۱۶۸)

النعسۃ:

انسان کے حواس برقرار ہوں اور وہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کی بات سن رہا ہو لیکن اس کا معنی نہ سمجھ رہا ہو۔ (نعمۃ الباری ۱/۶۴۶)

النعم:

وہ ہے جو اس کو پختہ کرنے کیلئے آتا ہے جو نفی سے سابق ہے۔
نعم سابقہ کلام کی پختگی اور تصدیق کیلئے آتا ہے چاہے وہ ایجابی ہو یا سلبی ہو، طلب کے طور پر ہو یا خبر دیتے ہوئے ہو بغیر رفع وابطال کے۔ اس لیے کہا کہ اگر اللہ کے فرمان "الست بربکم" کے جواب میں نعم کہا جاتا تو کفر ہوتا۔ (التعریفات ۱۶۸)

النعمۃ:

جس کے ساتھ احسان اور نفع کا قصد بغیر کسی غرض وعوض کے کیا گیا ہو۔
(التعریفات ۱۶۸)

(ن ف)

النفاس:

وہ خون (جو عورت کو) بچے (کی پیدائش) کے بعد آتا ہے۔ (التعریفات ۱۶۸)
، اس کی کم از کم کوئی مدت نہیں البتہ اکثر مدت چالیس دن ہے۔ اگر چالیس کے بعد جاری ہے تو استحاضہ ہے۔

النفاق:

زبان سے ایمان کا اظہار کرنا مگر دل میں کفر چھپانا۔ (التعریفات ۱۶۸)

النفر:

لوگوں کا وہ گروہ جو تین سے سات یا دس تک کے افراد پر مشتمل ہو۔ دس سے زائد کو نہیں کہا جاتا۔ (قواعد الفقہ ۵۳۰)

النفس:

(۱) (بالسکون) وہ جوہر بخاری کہ جو لطیف ہوتا ہے اور حیات، حس اور حرکت ارادیہ کی قوت ہوتا ہے۔ (التعریفات ۱۶۸)

(۲) (عند الصوفیاء) ایک جماعت کے نزدیک نفس بندے کے وہ اوصاف ہیں جن میں کوئی خرابی ہو۔ (رسالہ قشیریہ ۱۹۲)

النفس:

(بالفتح) نفس سے مراد غیبی لطائف کے ذریعے دلوں کو راحت پہنچانا۔

(رسالہ قشیریہ ۱۸۸)

النفس الامارۃ:

جو بدنی طبیعت کی طرف مائل ہو اور لذات وشہوات حسیہ کا حکم کرے اور دل کو گھٹیا افعال کی طرف کھینچے۔ (التعریفات ۱۶۸)

النفس القدسیۃ:

جس کیلئے اس تمام کو حاضر کرنے کا ملکہ ہو کہ جو نوع کیلئے ممکن ہے یا اس سے قریب ہو وجہ یقینی پر اور یہ حدس کی نہایت ہے۔ (التعریفات ۱۶۸)

النفس اللوامۃ:

جو نور قلب سے اس قدر منور ہو حتیٰ کہ غفلت کی ظلمت سے تنبیہ کرے یعنی معصیت پر ملامت کرے اور توبہ پر ابھارے۔ (التعریفات ۱۶۸)

النفس المطمئنۃ:

جو نور قلب سے مکمل طور پر منور ہو حتیٰ کہ بری صفات سے پاک ہو اور اچھی صفات سے مزین ہو۔ (التعریفات ۱۶۸)

نفس الامر:

اس علم ذاتی کا نام ہے جو تمام اشیاء کی صورتوں کو ان کی کلیات، جزئیات، صغائر، کبائر، اجمالاً اور تفصیلاً، عینی طور پر وہ یا علمی طور پر وہ سب کو حاوی ہو۔ (التعریفات ۱۶۹)

النفقۃ:

نفقہ سے مراد کھانا، کپڑا اور رہنے کا مکان ہے اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں۔ (زوجیت، نسب، ملک)۔ (بہارِ شریعت ۲، ۲۶۰)

النفل:

لغۃً زیادتی کرنا۔ شرعاً وہ کام ہے جس کا اللہ نے حکم دیا نہ ہو بندہ اللہ کی رضا جوئی

کیلئے اپنی طرف سے کرے اس کا کرنا کارِ ثواب ہے اور نہ کرنا باعث مواخذہ نہیں۔
(شرح صحیح مسلم ۲، ۴۷۱)

النفی:

وہ ہے کہ جو ''لا'' کے ذریعے جزم نہ دیا گیا ہو۔ اور وہ ترک فعل کی خبر دینے کو کہتے ہیں۔ (التعریفات ۱۶۹)

(ن ق)

النقض:

(۱) (عند اہل المناظرۃ) معلل کی دلیل کو اس کی تمامیت کے بعد باطل کرنا ایسے شاہد سے تمسک کرتے ہوئے کہ جو اس کی دلیل کے ذریعے استدلال کرنے کے عدم استحقاق پر دلالت کرے۔ (مناظرہ رشیدیہ ۲۸)

(۲) (فی علم العروض) ''مفاعلتن'' سے ساتواں حرف حذف کرنا اور پانچویں کو ساکن کردینا تو باقی بچا ''مفاعلت'' تو یہ ''مفاعیل'' کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اسے منقوض کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۷۰)

النقل:

(فی علم المناظرۃ) غیر کے قول کو غیر کا قول ظاہر کرتے ہوئے یوں لانا کہ معنیٰ تبدیل نہ ہو۔ (مناظرہ رشیدیہ ۱۳)

نقیض کل شیئ:

اس قضیہ کو اٹھا دینا۔ تو جب ہم نے کہا۔ ''کل انسان حیوان بالضرورۃ'' تو اس کی نقیض ہوگی کہ انسان ایسا نہیں۔ (التعریفات ۱۷۰)

(ن ک)

النکاح:

(۱) لغۃً ضم، جمع۔ شرعاً وہ عقد ہے جو بضع کی منفعت کی تملیک پر قصداً وارد ہوتا ہے۔ (التعریفات ۱۷۰)

(۲) اس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔ (بہارِ شریعت ۷،۲)

النکاح الباطل:

وہ نکاح جو محل میں بطلان کی وجہ سے منعقد نہ ہوا ہو جیسے۔ غیر کی منکوحہ سے نکاح کرنا۔ (قواعد الفقہ ۵۳۴)

نکاح السر:

وہ نکاح جو بغیر تشہیر کے ہوا ہو۔ (التعریفات ۱۷۰)

النکاح الصحیح:

وہ نکاح جو منعقد ہو نافذ ہو اور صحت نکاح کی تمام شرائط کو جامع ہو۔ (قواعد الفقہ ۵۳۴)

النکاح الفاسد:

وہ نکاح جس میں صحت نکاح کی شرائط نہ پائی جائے جیسے بغیر گواہوں کے نکاح کرنا۔

النکاح الفضولی:

کسی غائب عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کسی موجود مرد کے ساتھ یا اس کے موجود وکیل کے ذریعے غائب مرد کا نکاح کرنا یا کسی غائب مرد کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کسی موجود عورت سے کرنا عورت کے وکیل کی موجودگی میں مذکورہ مرد کا نکاح کرنا۔
(قواعد الفقہ ۵۳۴ توضیحا)

نکاح المتعۃ:

یہ ہے کہ مرد عورت سے کہے "یہ (مثلاً) دس درہم پکڑ اور میں تجھ سے مدت معلوم تک تمتع کروں گا" تو عورت اس کو قبول کر لے۔ (التعریفات ۱۷۰)

نکاح المؤقت:

مقررہ وقت تک کیلئے کرنا مثلاً مرد عورت گواہوں کی موجودگی میں دس دن کیلئے نکاح کرے۔

النکاح الموقوف:

وہ نکاح جو اصیل یا وکیل یا ولی یا وکیل وکالت عامہ کی اجازت پر موقوف ہو۔
(قواعد الفقہ ۵۳۵)

النکتۃ:

وہ مسئلہ لطیفہ جس کو دقیق نظر اور خوب تلاش کے ذریعے نکالا گیا ہو۔ (التعریفات ۱۷۰)

النکرۃ:

جس کو کسی غیر معین شے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے۔ رجل، فرس۔ (التعریفات ۱۷۰)

(ن م)

النمام:

وہ شخص ہے جو قوم کے ساتھ گفتگو کرے پس ان پر چغلی کھائے اور اس کو ظاہر کرے جس کا ظاہر کرنا ناپسند ہے۔ برابر ہے کہ منقول عنہ اس کو ناپسند کرے یا منقول الیہ ناپسند کرے یا تیسرا کوئی ناپسند کرے اور برابر ہے کہ یہ ظاہر کرنا عبارت کے ذریعے یا اشارہ کے ذریعے ہو یا ان دونوں کے علاوہ سے ہو۔ (التعریفات ۱۷۰)

النمو:

جسم کے حجم کا اس کے سبب سے زیادہ ہونا کہ جو اس سے ملا ہے اور وہ اسے نسبت طبعی کے ساتھ تمام قطروں میں داخل کر دے۔ (التعریفات ۱۷۰)

النمیمۃ:

اصطلاحاً آپس میں فساد ڈالنے کیلئے بعض کی باتیں بعض دوسروں (کو) تک پہنچانا۔ (شرح صحیح مسلم ۱/۵۶۴)

(ن و)

النواجذ:

طواحن کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں ہیں۔ (علم التجوید ۲۳)

نواسخ الجملة:

وہ افعال اور حروف جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے پہلے حکم کو ختم کر دیں۔

النوحة:

میت کے اوصاف گن گن کر روتے ہوئے میت پر واویلا کرنا۔

النور:

وہ کیفیت ہے کہ باصرہ اولاً اس کا ادراک کرتی ہے پھر اس کے توسط سے تمام دیکھی جانے والی اشیاء کا ادراک کرتی ہے۔ (التعریفات ۱۷۰)

النوع:

(۱) وہ کلی ہے جو متفقۃ الحقائق کثیرین پر "ماھو" کے جواب میں بولی جائے۔

(۲) وہ اسم ہے جو ان کثیر اشیاء پر دلالت کرے جو مختلف بالاشخاص ہوں۔

(التعریفات ۱۷۰)

النوع الاضافی:

وہ ماہیت ہے کہ جس پر اور اس کے غیر پر قول اول کے طور پر یعنی بلا واسطہ جنس بولی جائے۔ (التعریفات ۱۷۰)

النوع الحقیقی:

ہر ہو جو واحد پر یا متفقۃ الحقائق کثیرین پر "ماھو" کے جواب میں بولی جائے۔

(التعریفات ۱۷۱)

النوم:

وہ حالت طبعی کہ جس کے ہوتے ہوئے بخارات کے دماغ کی طرف چڑھنے کے سبب قویٰ (قوتیں) معطل ہو جاتی ہیں۔ (التعریفات ۱۷۱)

النون الثقیلة:

وہ نون جو مشدد ہوتا ہے اور مضارع کے چودہ صیغوں کے آخر میں آتا ہے، اس

کے معنٰی میں تاکید پیدا کرتا ہے اور اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔

النون الخفیفۃ:

- وہ نون جو ساکن ہوتا ہے اور مضارع کے ان صیغوں کے آخر میں آتا ہے جن میں نون ثقلیہ سے پہلے الف ساکن نہیں ہوتا۔ یہ بھی مضارع کے معنٰی میں تاکید پیدا کرتا ہے اور مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔

(ن ہ)

النہار:

عرف میں طلوع شمس سے غروب شمس تک کے وقت کو کہا جاتا ہے۔ شرعاً طلوع فجر سے غروب شمس تک کے وقت کو کہا جاتا ہے۔ (قواعد الفقہ ۵۳۷)

النہک:

(۱) بیت کے دو ثلث کو حذف کر دینا پس آخری جزء جو باقی بچا ہے اسے منہوک کہتے ہیں۔ (التعریفات)

(۲) بحر رجز کے دو ثلث حذف کر دینا باقی جو بچے اس کو منہوک کہتے ہیں۔ (المنجد ۱۰۵۵)

النہی:

(۱) یہ امر کی ضد ہے اور یہ قائل کا اپنے سے اولیٰ کو کہنا ہے "لا تفعل"۔ (التعریفات ۱۷۱)

(۲) وہ فعل ہے جس کے ساتھ کسی کو زمانہ مستقبل میں کام کرنے سے روکا جائے۔

(ن ی)

النیۃ:

کسی کام کا ارادہ کرنا کہ جو اس کام سے ملا ہوا ہو۔ (الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ ۱۷)

(وا)

الواجب:

لغۃً سقوط۔ فقہاء کے عرف میں اس سے عبارت ہے کہ جس کا وجوب ایسی دلیل سے ثابت ہو کہ جس میں شبہ ہو جیسے۔ خبر واحد۔ اور اس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور اس کے ترک پر عقاب کیا جاتا ہے اگر عذر نہ ہو حتیٰ کہ اس کے انکار کرنے والے کو گمراہ کہا جائے گا مگر تکفیر نہ کی جائے گی۔ (التعریفات ۱۷۴)

الواجب لاعتقادی:

وہ کہ دلیل ظنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ (بہارِ شریعت ۱، ۲۸۳)

الواجب العملی:

وہ واجب کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے۔ اگر عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے۔

کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔ (بہارِ شریعت ۱، ۲۸۳)

الواجب لذاتہ:

وہ موجود ہے کہ جس کا عدم ممتنع ہو اس کے غیر کے وجود کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی ذات کی وجہ سے۔ اگر وجود کا وجوب لذاتہ ہو تو اسے "واجب لذاتہ" کہا جاتا ہے اور اگر غیر کی وجہ سے ہو تو "واجب لغیرہ" کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۷۴)

واجب الوجود:

ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا وجود (یعنی ہونا) ضروری اور عدم محال (یعنی نہ ہونا غیر ممکن) ہے یعنی (وہ ذات) ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی جس کو کبھی فنا نہیں کسی نے اس کو پیدا نہیں کیا بلکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے جو خود اپنے آپ سے موجود ہے اور یہ صرف اللہ کی ذات ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ۴۵)

الواحد:

وہ جو ایک فرد (شے) پر دلالت کرے۔

الوارد:

وہ اچھے خواطر ہیں جن کو بندے ارادے کے بغیر دلوں میں محسوس کرتے ہیں۔
(رسالہ قشیریہ ۱۹۰)

الواصلیۃ:

یہ ابو حذیفہ واصل بن عطا کے اصحاب ہیں۔ یہ لوگ اللہ سے صفات کی نفی کرتے ہیں اور قدرت کی نسبت بندوں کی طرف کرتے ہیں۔ (التعریفات ۱۷۴)

الواقع:

(۱) (عند المتکلمین) وہ لوح محفوظ ہے۔ (۲) (عند الحکماء) وہ فعال عقل ہے۔
(التعریفات ۱۷۴)

(وت)

الوتد المجموع:

(فی علم العروض) وہ کہ دو حرف متحرک ہوں جن کے بعد ساکن حرف ہو جیسے بھا۔ (التعریفات ۱۷۴)

الوتد المفروق:

(فی علم العروض) وہ کہ دو متحرک حروف کے درمیان ساکن حرف ہو جیسے۔

کیف۔(التعریفات ۱۷۴)

الوتر:

یہ شفعہ (طاق) کی ضد ہے۔نماز عشاء کے بعد وہ تین رکعتیں کہ جن کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے۔

(وج)

الوجد:

وہ کیفیت ہے جو اتفاقاً طاری ہو اور یہ کیفیت اوراد و وظائف کا نتیجہ ہے پس جس شخص کے وظائف زیادہ ہونگے اس پر اللہ کی عنایات بھی زیادہ ہوں گی۔(رسالہ قشریہ ۱۵۷)

الوجدانیات:

وہ قضایا جن میں تصدیق حواس باطنہ کے واسطے سے حاصل ہو۔

الوجوب:

(۱) وہ ذات کا اپنے عین کا تقاضا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کا خارج میں متحقق ہونا ہے۔

(۲) (عندالفقہاء) ذمہ کے مشغول ہونے کا نام ہے۔(التعریفات ۱۷۴)

وجوب الاداء:

یہ ذمہ سے فارغ ہونے کو طلب کرنے کا نام ہے۔(التعریفات ۱۷۴)

الوجوب الشرعی:

وہ ہے کہ جس کو ترک کرنے والا ذم اور عقاب کا مستحق ہو۔(التعریفات ۱۷۴)

الوجوب العقلی:

جس کا صدور فاعل سے لازمی ہو اس حیثیت سے کہ فاعل ترک کرنے پر قادر نہ ہو کہ ترک محال کو لازم ہو۔(التعریفات ۱۷۵)

الوجود:

بندے کا گم ہو جانا صفات بشریہ کے مٹ جانے کے ذریعے اور حق کا وجود ہونا ہے کیونکہ حقیقت کے سلطان کے ظہور کے بعد بشریت کی بقاء نہیں رہتی۔ اور یہی معنیٰ ہے امام ابوالحسن النوری کے اس فرمان کا کہ میں بیس سال سے وجد اور فقد کے درمیان ہوں جب میں اپنے رب کو پایا ہوں اپنا دل کھو بیٹھا ہوں۔ (التعریفات ۱۷۵)

الوجودیۃ اللا دائمۃ:

وہ مطلقہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لا دوام ذاتی کے۔

الوجودیۃ اللا ضروریۃ:

وہ مطلقہ عامہ ہی ہے ساتھ قید لا ضرورۃ ذاتی کے۔

الوجیہ:

وہ شخص کہ جس میں اچھی خصلتیں ہوں اور اس کی عادت ہو کہ بھلائی کرے برائی نہ کرے۔ (التعریفات ۱۷۵)

(و ح)

الوحی:

لغۃً اشارہ کرنا، کلام خفی۔ اصطلاحاً ان کلمات الٰہیہ کو کہتے ہیں جن کو اللہ اپنے انبیاء اور اولیاء کی طرف القاء فرماتا ہے۔ یہ القاء یا تو اس فرشتے کے واسطے سے ہوتا ہے جو دکھائی دے اور اس کا کلام سنائی دے یا بغیر مشاہدہ کے اللہ کا کلام سنائی دے یا نبی کے دل میں کوئی بات ڈال دی جائے۔ (نعمۃ الباری ۱، ۱۱۶)

وحی جلی:

(اس کو وحی متلو بھی کہا جاتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے الفاظ اور معانی دونوں کا نزول ہو اس کو وحی جلی یا وحی متلو کہتے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ۳، ۳۴۷)

وحی خفی:

نبی کریم ﷺ پر دین کے احکام سے متعلق یا کسی سوال کے جواب میں وحی نازل کی جائے اور اس وحی میں آپ ﷺ صرف معانی اور مسائل کا نزول ہو اور الفاظ نازل نہ کیے جائیں اور آپ ﷺ ان مسائل و معانی کو الفاظ نبوت سے تعبیر فرمائیں اس کو وحی خفی یا وحی غیر متلو کہتے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ۳، ۲۴۷)

وحی شیطانی:

جو شیطان کی جانب سے کاہن، ساحر، کفار و فساق کے دلوں میں ڈالی جاتی ہے۔
(بہار شریعت حصہ اول ۱، ۳۶)

(ود)

الودجان:

حلق میں حلقوم اور مری دونوں رگوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے۔ ان کو ودجان کہا جاتا ہے۔

الودی:

جو سفید گاڑھا مادہ جو پیشاب کے بعد بغیر شہوت کے ذکر سے نکلتا ہے۔ یہ ناقضِ وضو ہے موجب غسل نہیں۔

الودیعۃ:

وہ امانت ہے کہ جس کو غیر کے پاس قصداً حفاظت کیلئے چھوڑا گیا ہو۔
(التعریفات ۱۷۵)

(ور)

الورع:

(۱) حرام کاموں میں پڑنے کے خوف سے شبہات سے بھی بچنا۔
(۲) اچھے اعمال پر ہمیشگی اختیار کرنا۔ (التعریفات ۱۷۵)

الورقاء:

نفس کلیہ ہے۔اور وہ لوح محفوظ،لوح قدرار وہ روح ہے کہ جس کو صورتوں میں ان کے برابر کرنے کے بعد پھونکا گیا تھا۔اور وہی اول موجود ہے کہ جو سبب سے پایا گیا تھا۔(التعریفات ۱۷۵)

(وزہ)

وزن الفعل

یہ منع صرف کا ایک سبب ہے۔مراد ہر وہ علم جو کسی ایسے وزن پر آجائے جو صرف فعلوں کے ساتھ خاص ہو۔

(وس)

الوسط:

جو ہمارے قول ''لانہ'' کے ساتھ ملا ہوا ہو اس حیثیت سے کہ جب کہا جائے ''لانہ کذا'' مثال کے طور پر جب ہم نے کہا ''العالم محدث لانہ متغیر'' تو ہمارے قول ''لانہ'' کے ساتھ ''متغیر'' ملا ہوا ہے اور یہی ''متغیر'' وسط ہے۔(التعریفات ۱۷۶)

الوسق:

(۱) یہ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔جدید حساب کے مطابق تقریباً دوسو چھیالیس (۲۴۶) کلوگرام۔

(۲) (۲۵۵) دوسو پچپن کلوگرام کا ہوتا ہے۔(شرح صحیح مسلم ۴، ۲۰۰)

الوسمۃ:

یہ نیل کو ہی نہیں کہتے بلکہ ایک اور پتی ہے کہ حنا میں ملا کر اس کی سرخی تیز کر دیتی ہے۔(فتاوی رضویہ ۲۳/۵۰۴)

الوسیلۃ:

جس چیز کے ذریعے غیر کا تقرب حاصل کیا جائے۔(التعریفات ۱۷۶)

(وص)

الوصف:

(۱) اس کا نام ہے جو ذات پر اس معنیٰ کے اعتبار سے دلالت کرے جو اس کے حروف کے جوہر سے مقصود ہے یعنی ذات پر صفت کے اعتبار سے دلالت کرے جیسے "احمر"۔

(۲) وہ وصف جو فاعل کے ساتھ قائم ہو۔(التعریفات ۱۷۶)

الوصل:

بعض جملوں کا بعض پر عطف کرنا۔(التعریفات ۱۷۶)

الوصول:

(عندالصوفیاء) حق کے سوا سب سے منقطع ہونے کا نام ہے۔(قواعدالفقہ ۵۴۳)

الوصی:

(۱) وہ شخص جو کسی دوسرے شخص یا بچے کے مال کی حفاظت اور اس میں تصرف کرنے کیلئے قائم ہو۔

(۲) وہ شخص جسے وصیت کرنے والا اپنی وصیت پوری کرنے کیلئے مقرر کرے۔

الوصیۃ:

(۱) شرعاً بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

(۲) وہ تملیک جو موت کے بعد کی طرف مضاف ہوتی ہے۔(التعریفات ۱۷۶)

الوصیلۃ

(زمانہ جاہلیت میں کفار کا طریقہ تھا کہ) بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اس وصیلہ کہتے ہیں۔

(خزائن العرفان ۲۲۵)

(وض)

الوضع:

(۱) لغۃً لفظ کو معنیٰ کے مقابلہ میں کرنا۔ اصطلاحاً ایک شے کا دوسری شے کے ساتھ اسی طرح مختص کرنا کہ جب پہلی شے کا اطلاق کیا جائے یا محسوس کیا جائے تو اس سے دوسری شے سمجھی جائے۔

(۲) (عندالحکماء) کسی شے کو عارض ہونے والی وہ ہیئت جو دو نسبتوں کے سبب ہو۔ ایک اس کے بعض اجزاء کی دوسرے بعض اجزاء کے ساتھ نسبت۔ دوسری اس کے اجزاء کی اس سے امور خارجہ کی طرف نسبت۔ (التعریفات ۱۷۶)

الوضوء:

لغۃً یہ "وضاءۃ" سے ہے اور وہ حسن ہے۔ شرعاً اعضاء مخصوصہ کو دھونا اور مسح کرنا۔ (التعریفات ۱۷۶)

الوضیعۃ:

ثمن اول سے کمی کے ساتھ بیع کرنا۔ (التعریفات ۱۷۶)

(وط)

الوطن الاصلی:

وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت اختیار کرلی اور یہ وہ ہے کہ وہاں سے نہ جائے گا۔ (قواعد الفقہ ۵۴۴)

الوطن الاقامۃ:

وہ جگہ کہ اس نے وہاں پندرہ دن یا زائد ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو مگر اسے مستقل مسکن نہ بنایا ہو۔ (التعریفات ۱۷۶)

الوطن السکنی:

وہ جگہ کہ جہاں مسافر نے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔ (قواعد الفقہ ۵۴۵)

(وع)

الوعظ:

اس کے متعلق بھلائی کی نصیحت کرنا کہ جس کیلئے دل رحم رکھتا ہے۔(التعریفات ١٧٦)

(وف)

الوفاء:

مساوات کے طریقہ کو لازم پکڑنا اور باہم میل جول رکھنے والوں کے عہدوں کی مخالفت کرنا۔(التعریفات ١٧٦)

الوفد:

چند اشخاص کا وہ گروہ کہ جسے مشترکہ امر کی خاطر کسی ذی مرتبہ کی طرف بھیجا جائے۔

(وق)

الوقار:

مطالب کی طرف متوجہ ہونے میں غور و فکر کرنا۔(التعریفات ١٧٧)

وقف الاستواء:

نصف النہار کا وقت یعنی اس سے مراد ضحوی کبریٰ سے لے کر زوال تک پورا وقت مراد ہے۔(فتاویٰ رضویہ ٥، ١٢٦)

الوقتیۃ المطلقۃ

وہ قضیہ جس میں حکم کیا جائے کہ محمول کا ثبوت موضوع کیلئے یا محمول کا سلب موضوع سے ضروری ہے وقت معین میں۔

الوقتیۃ:

وہ قضیہ مطلقہ ہی ہے ساتھ قید لا دوام ذاتی کے۔

الوقص:

(عندالعروضیین) وہ ''مفاعلتن'' سے تا حذف کرنا ہے تو یہ ''مفاعلن'' ہو جائے گا اسے ''اوقص'' کہا جاتا ہے۔ (التعریفات ۱۷۷)

الوقف:

(ا) (لغۃً) حبس (فی علم العروض) ساتویں متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے ''مفعولات'' سے تا ساکن کرنا کہ باقی ''مفعولات'' بچا۔ اسے موقوف کہا جاتا ہے۔
(التعریفات ۱۷۷)

(۲) (عندالفقہاء) کسی شے کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ کی ملک کر دینا اس طرح کہ اس کا نفع بندگان خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔
(بہار شریعت ۲، ۵۲۳)

(۳) (عندالقراء) کسی کلمہ کو اس کے مابعد سے آواز اور سانس توڑ کر جدا کرنا۔
(علم التجوید ۱۷)

الوقف بالاسکان:

(عندالقراء) جس حرف پر وقف کیا اس کو ساکن کر دیا۔ یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے۔ (علم التجوید ۱۷)

الوقف بالاشمام:

(عندالقراء) جس حرف پر وقف کیا اس کو ساکن کر کے ہونٹوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا۔ یہ ضمہ میں ہوتا ہے۔ (علم التجوید ۱۷)

الوقف بالروم:

جس حرف پر وقف کی اس کو تھوڑی سی حرکت دینا۔ یہ زبر اور پیش میں ہوتا ہے۔
(علم التجوید ۱۷)

الوقفۃ:

دو مقام کے درمیان رکنا ہے۔ اس کی وجہ اس مقام کے حقوق ادا نہ کرنا ہے کہ

جس سے نکلا ہے اور اعلیٰ مقام میں داخل ہونے کا مستحق نہ ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ دونوں میں کش مکش میں ہوتا ہے۔ (التعریفات ۱۷۷)

وقف المشاع:

غیر تقسیم شدہ مشترک شے کو وقف کرنا۔ (قواعد الفقہ ۵۴۶)

(وک)

الوکالۃ:

جو تصرف (کوئی) خود کرتا ہے اس میں دوسرے کو اپنا قائم مقام کر دینا۔ (بہارِ شریعت ۲،۹۷)

الوکیل:

وہ شخص ہے کہ جو غیر کیلئے تصرف کرتا ہے اپنے مؤکل کے عجز کی وجہ سے۔ (التعریفات ۱۷۷)

(ول)

الولاء:

وہ میراث کہ جس کا کوئی شخص اپنی ملک سے کسی کو آزاد کرنے یا عقد موالاۃ کے سبب مستحق ہوتا ہے۔ (التعریفات ۱۷۷)

الولایۃ:

(۱) غیر پر قول کو نافذ کرنا چاہے غیر چاہے یا انکار کرے۔

(۲) وہ قرابت حکمیہ جو عتق یا موالاۃ سے حاصل ہوتی ہے۔ (التعریفات ۱۷۷)

الولد:

ہر وہ کہ جسے کوئی پیدا کرے۔ اس کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں پر ہوتا ہے۔

الولی:

(۱) وہ شخص جو بحسب ممکن اللہ کی ذات وصفات کا عارف ہو اور طاعات پر مواظبت کرنے والا ہو اور معاصی سے بچنے والا ہو اور لذات وشہوات میں انہماک سے اعراض کرنے والا ہو۔ (شرح العقائد ۱۴۵،۱۴۶) (التعریفات ۱۷۷،۱۷۸)

(۲) جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ (بہارِ شریعت ۲،۴۲)

الولی بالمال:

وہ شخص جس کیلئے صغیر یا صغیرہ یا مجنون یا مجنونہ کے مال کی حفاظت کی ولایت ہوتی ہے۔ (قواعد الفقہ ۵۴۸)

الولی بالنکاح:

وہ شخص جسے نکاح کرنے کی ولایت ہوتی ہے۔ اس میں ترتیب وراثت میں عصبہ کی ترتیب کی طرح ہے۔ (قواعد الفقہ ۵۴۸)

الولیمۃ:

شب زفاف کی صبح کو احباب کی دعوت کرنا ولیمہ ہے۔ رخصت سے پہلے یا بعد رخصت قبل زفاف جو دعوت کی جائے ولیمہ نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ۱۱،۲۵۶)

(وہ)

الوہابیۃ:

یہ ایک نیا فرقہ ہے جو (۱۲۰۹ھ) میں پیدا ہوا۔ اس مذہب کا بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی تھا۔ جس نے تمام عرب خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے۔ علماء کو قتل کیا، صحابہ کرام وائمہ کرام وعلماء وشہداء کی قبریں کھود ڈالیں۔ روضہ انور کا نام معاذ اللہ "صنم اکبر" رکھا۔ ان کا ایک بہت بڑا عقیدہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہے۔ (بہارِ شریعت ۱،۱۲۴)

الوہم:

(۱) وہ قوت جسمانیہ ہے انسان کی کہ جس کا محل دماغ تجویف اوسط کا آخری حصہ ہے۔اس کا کام ان معانی جزئیہ کا ادراک کرنا ہے جن کا تعلق محسوسات کے ساتھ ہوتا ہے جیسے۔زید کی شجاعت۔(التعریفات ۱۷۸)

(۲) وہ اعتقاد جو مرجوح ہو۔

الوہمی المتخیل:

وہ صورت ہے جس کا متخیلہ (قوت) وہم کو استعمال کرنے کے ساتھ اختراع کرتی ہے جیسے وہ موت کہ جس کو درندے سے تشبیہ دی گئی ہے اس میں پنجے کی صورت۔ (التعریفات ۱۷۸)

الوہمیات:

وہ قضایائے کاذبہ کہ جن میں نفس وہم کے تابع ہو کہ غیر محسوس پر بھی محسوس کا حکم لگا دیتا ہے۔

(وی)

وید:

اس کا مصدر ''ود'' ہے جس کا معنیٰ جاننا، سوچنا، موجود ہونا، غور کرنا اور حاصل کرنا ہے۔یہ وہ لٹریچر ہے جو تقریباً دو ہزار سال کے عرصہ میں ہندیوں نے مختلف علوم و رسوم سے متعلق جمع کیا اور اس کا نام وید رکھا۔(مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ۱۱۰)

﴿......الھاء......﴾

(ھا)

الھاجرۃ:

زوال شمس سے عصر تک کے وقت کو کہا جاتا ہے۔ اسے ہجیر بھی کہتے ہیں۔

(قواعد الفقہ ۵۵۰)

الھاجس:

کسی چیز کا اچانک خیال آنا۔

(شرح صحیح مسلم ۱،۵۹۴)(التعریفات فی سیر المناوی ۱،۹۹)

(ھب)

الھبۃ:

کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک کر دینا ہبہ ہے۔ دینے والے کو واہب اور جس کو دی گئی اس کو موہوب لہٗ اور چیز کو موہوب یا ہبہ کہا جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت ۱۴،۴۰)

(ھج)

الھجرۃ:

لغۃً ترک کرنا۔ اصطلاحاً (۱) کافروں کے علاقے کو ترک کر کے مسلمانوں کے علاقے میں جانا۔ (۲) دار الخوف کو ترک کر کے دار السلام کی طرف جانا۔ (نعمۃ الباری ۱:۱۴۱)

(ہ د)

الہدایۃ:

اس پر دلالت کرنا جو مطلوب پر پہنچادے۔(التعریفات۲۔۱۷)

الہدی:

وہ جانور جو قربانی کیلئے حرم کو لے جایا جائے۔(التعریفات۲۔۱۷)یہ تین جانور ہیں، بکری گائے، اونٹ۔(بہارِ شریعت ۱،۱۲۱۳)

الہدیۃ:

جو بغیر لوٹانے کی شرط کے لیا جائے۔(التعریفات۲۔۱۷)

(ہ ذ)

الہذیلیۃ:

معتزلہ کے شیخ ابو الہذیل کے اصحاب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے تمام مقدرات کو فنا ہے اور اہل خلد کی حرکات منقطع ہوجائیں گی اور تمام ہمیشہ کیلئے ساکن وجامد ہوئیں گے۔(التعریفات۲۔۱۷)

(ہ ز)

الہزل:

(۱) لفظ بول کر نہ حقیقی معنی مراد لینا نہ مجازی معنی۔ یہ "جد" کی ضد ہے۔
(التعریفات۲۔۱۷)

(۲) شے سے اس کا غیر مراد لینا کہ جس کیلئے وہ وضع کی گئی ہے۔(الحسامی ۲۱۴)

(ھش)

الھشامیۃ:

یہ ہشام بن عمرو الفوطی کے اصحاب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں حلال اور حرام پر کوئی دلالت نہیں اور امامت اختلاف کے ہوتے ہوئے منعقد نہیں ہوتی۔

(التعریفات۲،۱۷)

(ھم)

الھم:

(۱) کسی کام کے کرنے میں راجح جانب کرنے کی ہو اور نہ کرنے کا مرجوح سا خیال ہو۔ (شرح صحیح مسلم ۱،۵۹۳) (تفسیر الصاوی ۱،۹۹)

(۲) کسی اچھے یا برے کام کے کرنے پر اس کے کیے جانے سے پہلے دل کو پختہ کرنا۔

(التعریفات۲،۱۷)

الھمۃ:

قلب کا اپنی تمام روحانی قوتوں کے ساتھ حق جانب توجہ کرنا اپنے یا غیر کے کمال کو حاصل کرنے کیلئے۔ (التعریفات۲،۱۷)

(ھو)

الھوی:

نفس کا بغیر داعی شرع کے شہوات میں سے اس کی طرف مائل ہونا جو نفس کو لذت دے۔ (التعریفات۲،۱۷)

الھویۃ:

وہ حقیقت مطلقہ جو مطلق غیب میں حقائق پر گٹھلی کے درخت پر شامل ہونے کی

طرح شامل ہو۔(التعریفات ۱۷۳)

(ہ ی)

الھیبۃ والانس:

وہ دو حالتیں ہیں جو قبض اور بسط سے اوپر ہوتی ہیں جیسے قبض وبسط یہ خوف ورجاء سے اوپر ہوتے ہیں۔ پس ہیبت کا مقتضیٰ غیبت ہے اور انس کا مقتضیٰ صحو وافاقہ ہے۔
(التعریفات ۱۷۳)

الھیولیٰ:

لفظ یونانی ہے اور اصل و مادہ کے معنیٰ میں ہے۔
اصطلاحاً جسم میں وہ جوہر ہے جو اس جسم کو عارض ہونے والے اتصال وانفصال کو قبول کرتا ہے اور دو صورتوں یعنی صورت جسمیہ اور صورت نوعیہ کا محل ہے۔
(التعریفات ۱۷۳)

﴿......الیاء......﴾

(ی ب)

الیبوسیۃ:

وہ کیفیت ہے جو تشکل، تفرق اور اتصال کی تنگی کا تقاضا کرتی ہے۔
(التعریفات ۱۷۹)

(ی ت)

الیتیم:

وہ بچہ جس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔ (اور وہ نابالغ ہو) کیونکہ بچے کا نفقہ ماں پر نہیں باپ پر ہوتا ہے۔ جانوروں میں وہ بچہ جس کی ماں مر چکی ہو۔ کیونکہ دودھ اور کھانا ماں سے ہوتا ہے۔ (التعریفات ۱۷۹)

(ی ز)

الیزیدیۃ:

یہ یزید بن انیسہ کے اصحاب ہیں۔ یہ اباضیہ گروہ پر بھی شدت میں زیادہ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ عنقریب عجم سے ایک نبی مبعوث ہوگا جس پر یکبارگی ایک کتاب کا نزول ہوگا اور شریعت محمدیہ ﷺ کو چھوڑ کر ملت صائبہ جس کا ذکر قرآن میں ہے اس کی طرف رجوع کرے گا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہر گناہ شرک ہے چاہے وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ۔ (التعریفات ۱۷۹)

(ی ق)

الیقظۃ:

اللہ تعالیٰ سے اس کو سمجھ لینا کہ جو اس کے زجر فرمانے میں مقصود ہے۔

(التعریفات ۱۷۹)

الیقین:

(۱) لغۃً وہ علم ہے کہ جس کے ساتھ شک نہ ہو۔ اصطلاحاً کسی شے پر اعتقاد رکھنا اس طرح کہ یہ ممکن ہی نہیں مگر اسی طرح اور وہ واقع کے مطابق ہو اس کا زائل ہونا غیر ممکن ہو۔ (التعریفات ۱۷۹)

(۲) (عندالصوفیاء) وہ علم ہے جس میں صاحب علم کو کوئی شک نہیں ہوتا۔ علم الیقین وہ ہے جس برہان اور دلیل کی شرط ہو۔ "عین الیقین" وہ ہے جس میں وضاحت ہو۔ "حق یقین" وہ ہے جس میں معاینہ ومشاہدہ پایا جائے۔

(رسالہ قشیریہ ۱۹۰)

(ی ل)

یلملم:

یہ اہل یمن اور پاک وہند کی میقات ہے۔ (بہارِ شریعت توضیحاً ۱، ۱۰۶۷)

(ی م)

یمین:

لغۃً قوت۔ شرعاً خبر کے دونوں طرفوں میں سے ایک کو اللہ کے ذکر یا تعلیق کے ساتھ قوت دینا۔ اللہ کا نام ذکر کیے بغیر شرط اور جزاء کا ذکر بھی یمین ہے جیسے کسی نے حلف اٹھایا کہ حلف نہ اٹھائے گا پھر اس نے کہا: "ان دخلت الدار فعبدی حر" تو حانث ہو

جائے گا۔(التعریفات ۱۸۰)

یمین الصبر:

یہ ہے کہ جس میں شخص جان بوجھ کر جھوٹ بولے اور قصد کرے کہ مال مسلم لے جائے۔(التعریفات ۱۸۰)

الیمین الغموس:

ماضی میں کسی کام کے کرنے پر جھوٹا حلف اٹھانا۔(التعریفات ۱۸۰)

الیمین اللغو:

یہ ہے کہ کوئی یہ گمان کرتے ہوئے حلف اٹھائے کہ ایسا ہی واقعہ ہے مگر در حقیقت ایسا نہ ہو۔(التعریفات ۱۸۰)

الیمین المنعقدۃ:

آنے والے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حلف اٹھانا۔
(التعریفات ۱۸۰)

(ی و)

یوم الشک:

وہ دن جو انتیس شعبان کے بعد ہو۔(یعنی تیس شعبان المعظم کا دن)۔

الیونسیۃ:

یہ یونس بن عبدالرحمٰن کے اصحاب ہیں۔معاذ اللہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ عرش پر ہے کہ جس کو ملائکہ نے اٹھایا ہوا ہے۔(التعریفات ۱۸۰)

●●●●

ادارے کی دیگر خوبصورت و معیاری کتب

زلف وزنجیر مع لالہ زار	مولانا ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ	220
تحفۂ شادی خانہ آبادی	مولانا محمد فیض سلطان قادری المدنی	260
مناقب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	علامہ مفتی شفقات احمد نقشبندی مجددی	200
اقوال وافکار نقشبند	محمد صادق قصوری	200
تذکرہ خاندان نبوت	ابوتراب علامہ ناصر الدین ناصر مدنی	300
آیئے قرآن سمجھیں	ابوتراب علامہ ناصر الدین ناصر مدنی	220
بے مثل رسول ﷺ کے بے مثل واقعات	علامہ محمد شہزاد قادری ترابی مدظلہ	160
تذکرہ علمائے امرتسر	محقق عصر حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب	240
فہرست رسائل فتاویٰ رضویہ	ندیم احمد ندیم نورانی مدظلہ	200
خطبات محرم	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	300
تعریفات علوم درسیہ (اردو)	شیخ الحدیث علامہ محمد عبداللہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ	240
دورِ جدید کے بعض مسلم مسائل ایک بازدید	خوشتر نورانی	160
کنز التعریفات	علامہ محمد ظفر قادری عطاری مدظلہ العالی	170
خلفاء راشدین	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	80
اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت	مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ	300
سیرت رسول عربی	پروفیسر علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ	300
مصنف عبدالرزاق	مولانا محمد کاشف اقبال مدنی مدظلہ	200

تحفہ شادی
خانہ آبادی
جواہر البیان
اسرار الارکان
فقہ اسلامی
امیر معاویہ
خاندان نبوت
آیئے قرآن مجید
رسائل فتاویٰ رضویہ
کنز التعریفات
ایک بازدید
تذکرہ علماء امرتسر
مصنف عبدالرزاق
والضحیٰ پبلی کیشنز